ماہنامہ نصرۃ العلوم، جولائی ۲۰۲۳ء

[جلد ۲۸، شمارہ ۷]

اشاعت خاص: بیاد حضرت **مولانا محمد ریاض خان سواتیؒ** ناظم جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

::: **فہرست** :::

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم --- ❀ --- حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتیؒ

ذاتی ڈائری کا ایک صفحہ

''۲۷ محرم الحرام ۱۳۸۸ھ، ۲۶ اپریل ۱۹۶۸ء جمعۃ المبارک کا دن گزر کر ہفتے کی رات سوا دو بجے کے عمل میں بندہ کے گھر اللہ نے تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے ایک لڑکا عطا فرمایا ہے، جس کا نام محمد ریاض خان رکھا ہے، اللہ تعالیٰ ایمان کی سلامتی کے ساتھ اس کی عمر دراز کرے، اور ہر قسم کی آفات سے اس کی حفاظت فرمائے، آمین۔''

''بروز جمعۃ المبارک نو بجے صبح محمد ریاض خان کے سر کے بال اتارے گئے، اور اسی وقت اس کی ختنہ بھی کرا دی گئی، اللہ تعالیٰ اس کو صحت وعافیت سے رکھے اور اپنا نیک اور صالح بندہ بنائے، آمین۔''

۳ مئی ۱۹۶۸ء، ۴ صفر ۱۳۸۸ھ

(عبدالحمید سواتی)

اعلان! ماہنامہ نصرۃ العلوم کے جن خریداروں کا سالانہ چندہ خریداری ختم ہو چکا ہے وہ براہ کرم اپنا چندہ روانہ فرما دیں اور خط وکتابت کرتے وقت اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں۔ (ادارہ)

حالات وواقعات

مولانا زاہدالراشدی
شیخ الحدیث جامعہ نصرۃ العلوم

مولانا حافظ محمد ریاض خان سواتیؒ

برادر عزیز مولانا محمد ریاض خان سواتی رحمہ اللہ تعالیٰ اس قدر اچانک ہم سے رخصت ہوئے ہیں کہ اس کے یقین کا ماحول ابھی تک نہیں بن رہا اور وہ خیال وتصور میں اردگرد گھومتے ہی دکھائی دے رہے ہیں، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ میں نے طالب علمی کا زیادہ تر عرصہ عم مکرم حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتی قدس اللہ سرہ العزیز کی سرپرستی میں ان کے گھر میں گزارا ہے۔ اس لیے حضرت صوفی صاحبؒ کی اولاد نے ہمارے سامنے بلکہ ہمارے ساتھ پرورش پائی ہے۔ اور میں مولانا محمد ریاض خان سواتی مرحوم کے بارے میں تو کہہ سکتا ہوں کہ میرے ہاتھوں میں پلے بڑھے اور کھیلے ہیں۔ عملی زندگی میں وہ میرے معتمد ترین رفیق کار رہے ہیں۔ شہر میں میری سرگرمیاں خطابت وتدریس اور جماعتی زندگی کے علاوہ شہری روابط اور ضلعی انتظامیہ کے ساتھ معاملات کے حوالہ سے بھی مسلسل رہی ہیں، مجھے مفتی شہر حضرت مولانا مفتی عبدالواحدؒ نے اس راستہ پر لگا کر میری تربیت کی تھی اور میں مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ میں ان کی حیات میں کم وبیش بارہ سال تک ان کے نائب کی حیثیت سے خدمات سرانجام دینے کی سعادت سے بحمداللہ تعالیٰ بہرہ ور ہوں۔

گزشتہ نصف صدی کے دوران ضلعی انتظامیہ کے ساتھ معاملات اور شہر کے مختلف طبقات کے ساتھ روابط میں مجھے جن حضرات کی رفاقت اور معاونت حاصل رہی ہے، اپنے دور میں مولانا حافظ محمد ریاض خان سواتیؒ سرفہرست تھے۔ وہ شہر کے امن وامان، فرقہ وارانہ ہم آہنگی، تاجر اور وکلاء کے ساتھ تعلقات اور مختلف نوع کے تنازعات نمٹانے میں وہ زیادہ تر میری نمائندگی کرتے تھے اور میں کوئی بھی معاملہ ان کے سپرد کر کے مطمئن ہو جایا کرتا تھا کہ یہ کام میری توقعات کے مطابق ہو جائے گا، اور اکثر ایسا ہی ہوتا تھا۔ مجھے یاد نہیں کہ کوئی معاملہ ان کے سپرد کرتے ہوئے مجھے انہیں تفصیلی بریفنگ دینے کی ضرورت پڑی ہو، وہ اپنی خداداد صلاحیتوں اور معاملہ فہمی

کے باعث خود ہی صورتحال کا صحیح ادراک کر کے معاملات کو نمٹا دیا کرتے تھے۔ وہ جامعہ نصرۃ العلوم کے ناظم تھے اور اساتذہ، طلبہ اور مہمانوں کے ساتھ ان کا بے تکلفانہ طرز عمل ایک عرصہ تک ذہنوں میں تازہ رہے گا۔

زندگی میں مشکل اور کٹھن مراحل آتے ہیں جو اُن کو بھی پیش آئے مگر اپنی تحمل مزاجی اور بردباری کے باعث وہ ان میں اکثر سرخرو رہے اور اس حوالہ سے بھی ان کی کمی محسوس ہوتی رہے گی۔ میں اپنے بھائی، ساتھی، رفیق کار اور مسلکی و جماعتی معاملات میں سرگرم معاون کی جدائی کے صدمہ کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مسلسل دعا گو ہوں کہ باری تعالیٰ مولانا حافظ محمد ریاض خان سواتی مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کریں، سواتی خاندان، مرحوم کے بچوں اور دیگر سب متعلقین کو صبر و حوصلہ کے ساتھ اس صدمہ سے سرخرو فرمائیں اور ہم سب کو ان کی حسین روایات کا تسلسل قائم رکھنے کی توفیق سے نوازیں، آمین یارب العالمین۔

وفیات

(۱) جامعہ نصرۃ العلوم کے درجہ دورۂ حدیث کے طالب علم محمد فرمان قادری کے والد محترم۔

(۲) جامعہ نصرۃ العلوم کے استاذ مولانا حافظ عبد القدوس خان قارن صاحب کا دو دن کا نومود پوتا، حافظ علم الدین ابو ہریرہ کا بیٹا۔

(۳) مولانا رشید احمد زاہد ایبٹ آباد کی ہمشیرہ محترمہ بنت مولانا عبد الرؤفؒ۔

(۴) جامعہ نصرۃ العلوم کے فاضل مولانا قاری محمد ادریس قاسمی کنگنی والا گوجرانوالہ کے پوتے اور محمد طلحہ ادریس قاسمی شریک دورۂ حدیث جامعہ نصرۃ العلوم کے کمسن بیٹے۔

(۵) بزم حسان پاکستان کے سربراہ ملک کے مشہور نعت خواں قاری محمد حنیف شاہد رامپوری شہیدؒ کی اہلیہ محترمہ۔

ہم ان وفات پانے والے تمام خاندانوں سے تعزیت کرتے ہیں اور قارئین کرام سے ان کے حق میں دعائے مغفرت کی درخواست کرتے ہیں، اللہ کریم ان تمام کی غلطیوں، کوتاہیوں، لغزشوں اور خطاؤں کو درگزر فرما کر جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے، آمین یارب العالمین۔ (فیاض)

[خطاب] مولانا محمد فیاض خان سواتی
[ضبط وترتیب] محمد حذیفہ خان سواتی

بھائی ریاضؒ کی تعزیت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى، خُصُوْصاً عَلٰى سَيِّدِ الرُّسُلِ وَخَاتَمِ الْاَنْبِيَآءِ، وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ نُجُوْمِ الْهُدٰى، اَمَّا بَعْدُ، فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ٥

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ فِى الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ، وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ٥

صَدَقَ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ، وَبَلَّغَنَا رَسُوْلُهُ النَّبِىُّ الْكَرِيْمُ، وَنَحْنُ عَلٰى ذٰلِكَ لَمِنَ الشّٰهِدِيْنَ وَالشّٰكِرِيْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔

محترم حاضرین وبرادرانِ اسلام وخواتین محترمات!

تمہید

میں نے آپ کے سامنے قرآن کریم تیرہویں پارہ میں سے ''سورۃ ابراہیم'' کی آیت نمبر ۲۷ تلاوت کی ہے، جس کی روشنی میں آج میں آپ کے ساتھ اپنے بھائی کی تعزیت کرنا چاہتا ہوں، یہ ہم سب کا مشترکہ غم ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ تعزیت کرنے کا موقع ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ اور جناب رسول اللہؐ نے اس موقع کیلئے کیا تعلیمات دی ہیں، ہمیں اِس دنیا میں کیسے زندگی گزارنی چاہئے اور پھر اس کا نتیجہ اُخروی زندگی میں کیسے حاصل ہوگا، تلاوت کردہ آیتِ مبارکہ میں اسی کا ذکر ہے، نیز اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس میں دو قسم کے لوگوں کا ذکر فرمایا ہے، ایک ایمان والوں اور مسلمانوں کا اور دوسرا ظالموں اور کافروں کا، غرضیکہ تلاوت کردہ آیتِ مبارکہ میں دنیا کی زندگی اور آخرت کی زندگی دونوں کیلئے ہدایات دی گئی ہیں۔

اقوامِ عالم کے مختلف تصوراتِ خدا

اس وقت دنیا میں اللہ تعالیٰ کے بارے میں مختلف نظریات چل رہے ہیں، کچھ لوگ اللہ کو مانتے ہیں اور کچھ لوگ نہیں مانتے، اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو اللہ کو مانتے تو ہیں، لیکن غلط تصورات کے ساتھ، ۲۰۰۵ء میں مذاہبِ عالم پر ایک سروے ہوا تھا کہ دنیا میں کون کون سے مذاہب ہیں اور کتنے کتنے فیصد ہیں، وہ رپورٹ میں نے پڑھی تھی، اس میں یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ دنیا کی کل آبادی کا 2.3 حصہ ایسے لوگوں پر مشتمل ہے جو خالقِ کائنات کے وجود کے قائل نہیں ہیں، ان کے نزدیک کوئی خالق یعنی اللہ ہے ہی نہیں، اس رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ ان لوگوں کی سب سے زیادہ تعداد اس وقت سویڈن میں ہے، وہاں کی پچاسی فیصد آبادی منکرِ خدا ہے، یہ لوگ دہریہ (Atheist) کہلاتے ہیں، جو خدا کے وجود کے ہی قائل نہیں ہوتے۔

دوسری طرف کافر، مشرک اور منافق اعتقادی ہیں، جو خدا کو مانتے تو ہیں، لیکن شرک فی الصفات کے مرتکب ہیں، ان میں بھی کئی مذاہب ہیں، اہلِ کتاب میں بھی تصورِ خدا میں خرابی ہے۔

تیسرا گروہ مسلمانوں کا ہے، جو صحیح تصورِ خدا رکھتے ہیں کہ خدا ایک ہے، اس کے علاوہ کوئی خالق و معبود نہیں ہے، اہلِ کتاب اور دیگر مذاہب نے تو کئی خدا بنا رکھے ہیں، مشرکینِ مکہ نے تین سو ساٹھ بت بیت اللہ شریف میں رکھے ہوئے تھے، اسی طرح ہندو لوگ دیوتاؤں اور دیویوں کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں، یہ سب لوگ خدا کو مانتے تو ہیں، لیکن غلط تصورات کے ساتھ۔

تلاوت کردہ آیت کا ترجمہ و مفہوم

تلاوت کردہ آیت مبارکہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ یُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اللہ تعالیٰ مومنین کو ثابت قدم رکھتا ہے بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ مضبوط، ثابت شدہ اور قوی بات کے ساتھ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا دنیا کی زندگی میں، جو ہم اِس وقت گزار رہے ہیں وَ فِى الْاٰخِرَةِ اور آخرت میں بھی۔

قولِ ثابت، یعنی مضبوط بات کیا ہے، جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی میں ثابت قدم رکھتا ہے، اکثر لوگ یہی نہیں سمجھتے اور اسی طرح دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ بہت سی احادیث اور اقوالِ صحابہؓ میں قولِ ثابت یعنی مضبوط بات سے کلمۂ توحید مراد لیا گیا ہے۔ لَآ الٰه الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه۔ اشهد ان لَآ الٰه الا اللّٰه واشهد انّ محمداً عبدهٗ ورسولهٗ۔ لیکن یہ بات بھی ملحوظ رہنی چاہئے کہ صرف زبان سے کلمہ

پڑھ لینا اور محض شہادت کا اقرار کر لینا کافی نہیں ہے، بلکہ کلمۂ توحید اور کلمۂ شہادت کو اپنے تمام تر لوازمات کے ساتھ زندگی میں لاگو کرنا بھی ضروری ہے، یہی مضبوط بات ہے، مطلب یہ کہ انسان کا عقیدہ ہر لحاظ سے درست ہو، اس کا نظریہ، آئیڈیالوجی، فکر، اعتقاد اور ایمان مکمل ہو، وگرنہ خدا کو تو دوسرے لوگ بھی مانتے ہیں، لیکن غلط طریقہ کے ساتھ۔

الغرض! کلمۂ توحید اور کلمۂ شہادت قولِ ثابت ہے، اس کے ساتھ جو مرد اور خاتون دنیا کی زندگی میں ثابت قدم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ نے ان سے اچھے انجام کا وعدہ کر رکھا ہے اور یہ معلوم ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔ (آل عمران۔۹) بے شک اللہ جو وعدہ کرتا ہے اس کی کبھی خلاف ورزی نہیں کرتا، وہ ہماری طرح نہیں ہے، چنانچہ جو اس دنیا کی زندگی میں مضبوط بات کے ساتھ ثابت قدم رہے گا اللہ اس کو آخرت میں بھی ثابت قدم رکھے گا۔

جناب رسول اللہؐ، صحابہ کرامؓ اور جمہور مفسرین کرامؒ کے مطابق اس آیت میں وَ فِی الْاٰخِـرَةِ سے مراد قبر ہے۔ انسان فوت ہونے کے بعد سب سے پہلے قبر میں جاتا ہے، اس کو برزخ کی زندگی کہتے ہیں، جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے کہ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ۔ (المؤمنون۔۱۰۰) اور ان کے آگے ایک برزخ ہے اس دن تک جس دن یہ دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔ اس درمیانی وقت کا مجموعی طور پر نام برزخ ہے، اس میں بعض لوگوں کو قبر نصیب ہوتی ہے اور بعض کو نہیں ہوتی، کچھ لوگوں کو جانور کھا جاتے ہیں، کچھ سمندر میں ڈوب جاتے ہیں، ان کا پتہ نہیں چلتا، لیکن وہ جہاں بھی ہوں ان کا برزخ وہیں چل رہا ہے۔ برزخ کا تعلق علیین اور سجین سے ہوتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ نے دو مقام بنائے ہیں، نیک لوگوں کیلئے علیین، جو جنت کا حصہ ہے اور بروں کیلئے سجین، جو جہنم کا حصہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو دنیا کی زندگی میں مضبوط بات کے ساتھ ثابت قدم رہے گا تو آخرت کی زندگی میں بھی ثابت قدم رہے گا، دنیا کی زندگی کی تو سمجھ آتی ہے کہ یہاں تدبیر کر سکتے ہیں، آخرت میں ہم کیسے ثابت قدم رہیں گے، تو اس کا مدار اسی دنیا کی زندگی کے ایمان، عمل اور نظریہ پر ہے، گویا کہ جو دنیا میں ان باتوں کے ساتھ ثابت قدم رہے گا وہ آخرت میں بھی ثابت قدم رہے گا۔

دوسرا پہلو یہ ہے کہ وَيُضِـلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنُ اور اللہ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے، بھٹکا تا ہے۔ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو اللہ کو نہیں مانتے، اگر مانتے ہیں تو غلط تصورات کے ساتھ، اس کی صفات مختصہ میں دوسروں کو شریک کرتے ہیں، جیسے منافق اعتقادی ہیں وغیرہ، یہ سب لوگ اسی مد میں آتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا

ہے کہ وَالْکٰفِرُوْنَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ۔(البقرۃ۔۲۵۴) جولوگ کفر کرنے والے ہیں وہی ظالم ہیں۔

آخر میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کا اظہار فرمایا ہے وَیَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے،اور ایک دوسرے مقام پر فرمایا کہ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔(البقرۃ۔۲۰) بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

غم اور آزمائش کے موقع پر اسلامی تعلیمات

وہ کسی کو زندہ رکھے،کسی کو بیمار کرے،کسی کو اپنے پاس بلالے،اسی کا اختیار ہے،اس حوالے سے قرآن پاک میں اصولی بات بیان کردی گئی ہے وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ، وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ۔ (البقرۃ۔۱۵۵)اور البتہ ہم ضرور تم کو آزمائیں گے کچھ خوف، بھوک، مالوں، جانوں اور پھلوں کے گھاٹے سے،غرضیکہ اللہ تعالیٰ کئی چیزوں کے ساتھ آزمائش میں ڈالتا ہے،کسی پر خوف طاری کرتا ہے،کسی کو بھوک میں مبتلا کرتا ہے،کسی کا مال کم کردیتا ہے،کسی کی جان تلف کرلیتا ہے، یہ سب آزمائش کی مختلف صورتیں ہیں،لیکن حکم کیا ہے وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ اے پیغمبرؐ! صبر کرنے والوں کو آپ خوشخبری دے دیں،انہیں اس موقع پر کیا طریقہ اختیار کرنا چاہئے،اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ، قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ (البقرۃ۔۱۵۶) جب ان کو کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ کہتے ہیں ”انا للہ وانا الیہ راجعون“ ہم اللہ ہی کیلئے ہیں اور ہم اللہ ہی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

موت ہر انسان کو لاحق ہونے والی ہے،کوئی بشر اس سے مستثنٰی نہیں ہے،ایک عربی شاعر نے قرآن وحدیث میں موت وحیات کے سارے ذخیرے کو سامنے رکھ کر اپنے ایک شعر میں اس طرح بیان کیا ہے،اس نے بڑی عجیب بات کہی ہے کہ

ے لَوْ کَانَتِ الدُّنْیَا تَدُوْمُ لِاَھْلِھَا
لَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ حَیًّا وَّ بَاقِیاً

اگر یہ دنیا اہلِ دنیا کیلئے دائمی ہوتی تو جناب رسول اللہؐ اس کے سب سے زیادہ لائق تھے کہ وہ یہاں ہمیشہ زندہ اور باقی رہتے،لیکن جب وہی اس دنیا سے رخصت ہوگئے ،اللہ کے حضور پیش ہوگئے تو ما وشما کیا چیز ہے، آپؐ تو کائنات میں سب سے افضل ہستی ہیں،ان کے حوالے سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کو قرآن پاک میں یہ

تعلیم دی ہے کہ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ، قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ، اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ۔ (آل عمران ۔۱۴۴) اورنہیں ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم مگر اللہ کے رسول، تحقیق گزر چکے ہیں ان سے پہلے بھی رسول، اگر وہ مرجائیں یا شہید کر دیے جائیں تو کیا تم الٹے پاؤں پلٹ جاؤ گے؟

لہٰذا غم کے مواقع پر صبر وتحمل اور برداشت کے ساتھ اللہ کے حکم کو تسلیم کرنا چاہئے، یہ میرے لیے بھی ہے اور آپ سب حضرات کیلئے بھی ہے، ایسے مواقع پر پر جزع فزع، ماردھاڑ، رونا پیٹنا شریعت اسلامیہ کو پسند نہیں ہے، غم ہر ایک کو ہوتا ہے، بخاری شریف میں آتا ہے کہ جس دن حضور نبی اکرمؐ کے بیٹے حضرت ابراہیمؓ کی وفات ہوئی تو آپؐ کے آنسو جاری تھے اور آپؐ یہ ارشاد فرما رہے تھے وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ اے ابراہیم! ہم تیری جدائی پر غمگین ہیں، تو غم اللہ تعالیٰ نے ہر انسان میں رکھا ہوا ہے۔

کسی بڑی شخصیت کی وفات پر شیطانی ہتھکنڈے

غم کے موقع پر ثابت قدم رہنا چاہئے، صبر کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور ثواب کی امید کے ساتھ آگے بڑھتے چلے جانا چاہئے، بھلا ہم گھر والوں سے زیادہ غم کس کو ہوگا، لیکن بعض لوگ ایسے مواقع پر گھبرا جاتے ہیں اور بڑی عجیب و غریب باتیں کرنے لگتے ہیں، خصوصاً جب کسی بڑے ادارے میں اس قسم کا حادثہ رونما ہو تو وہاں سب سے زیادہ صبر کا دامن تھامنے کی ضرورت ہوتی ہے، مفسرین، محدثین اور محققین نے یہ بات کہی ہے کہ جہاں جتنا زیادہ نیک عمل ہو رہا ہوتا ہے، وہاں شیطان حملہ بھی اتنا ہی زیادہ کرتا ہے، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کرتا ہے اور ہر طرف سے کرتا ہے، اللہ نے اس کو اختیار دیا ہوا ہے، وہ ہر طرح کے وسائل بروئے کار لاتا ہے، جہاں سے نیکی کے چشمے پھوٹ رہے ہوں وہاں مخالفین کے دماغوں میں یہ بات ڈالتا ہے کہ ادارہ اُجڑ جائے گا، یہ ہو جائے گا، وہ ہو جائے گا، اس حوالے سے بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآنِ پاک میں اصولی بات فرما دی ہے کہ ہم لوگوں کو تبدیل کرتے رہتے ہیں، ایک کی جگہ دوسرا آتا ہے، دوسرے کی جگہ تیسرا آتا ہے، یہ اللہ کا نظامِ قدرت ہے، جناب رسول اللہؐ نے اسی وجہ سے موت کو تحفۂ مومن کہا ہے تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ الْمَوْتُ۔ ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے، لیکن بالفرض والمحال اگر ایسا نہ ہوتا، جناب رسول اللہؐ دنیا میں تشریف رکھتے اور اب تک موجود ہوتے تو آپ کے صحابہ کرامؓ کی صلاحیتیں سامنے نہ آتیں، اگر صحابہ کرامؓ موجود رہتے تو ان کے بعد والوں کی صلاحیتیں سامنے نہ آتیں، علیٰ ہذا القیاس قیامت تک۔

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ

الْکٰفِرُوْنَ۔ (الصّف۔۸) یہ لوگ چاہتے ہیں کہ بجھادیں اللہ کے نور کو اپنے مونہوں کی پھونکوں سے، اور اللہ تعالیٰ پورا کرنے والا ہے اپنے نور کو اگرچہ کافر اس کو ناپسند کریں۔ یہ لوگ جناب رسول اللہؐ کے بارے میں پراپیگنڈا کرتے تھے، غزوۂ احد میں انہوں نے یہی کیا تھا، آپؐ زخمی ہو گئے تھے، منافقین نے پراپیگنڈا کیا کہ العیاذ باللہ حضور نبی اکرمؐ وفات پا گئے ہیں، اس کی وجہ سے بڑی افراتفری پیدا ہوئی، پراپیگنڈا ایسی چیز ہے کہ اس کے ظاہری اثرات بہت ہوتے ہیں، اللہ نے فرمایا کہ جتنے بھی لوگ ہیں، کافر، مشرک، اعتقادی منافق یا مفاد پرست، یہ اپنے مونہوں کی پھونکوں کے ساتھ اللہ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں، اُدھر اللہ تبارک وتعالیٰ بھی اپنی تدبیر کرتا ہے، وہ اپنے نور کو پورا کر کے رہتا ہے، اگرچہ کافر اور مشرک ناپسند کرتے رہیں۔ لہٰذا یہ بات ذہن میں رہے کہ بڑی شخصیات کے چلے جانے سے وقتی طور پر خلا ہوتا ہے، غم بھی ہوتا ہے، لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ اپنا وعدہ پورا کرتا ہے اور اس کے بعد کسی آدمی کو قائم کر دیتا ہے، یہ اس نے قیامت تک کرنا ہے، حدیث مبارکہ میں آتا ہے، بہت سے محدثین نے اس کو نقل کیا ہے کہ قیامت کن لوگوں پر برپا ہوگی، یہ دنیا کا بالکل اختتامی منظر ہے، جناب رسول اللہؐ نے فرمایا قیامت ان لوگوں پر برپا ہوگی جب اس روئے زمین پر کوئی ایک بھی اللہ اللہ کہنے والا نہیں ہوگا، یہاں اللہ اللہ کہنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تسبیح لے کر بیٹھ جائیں، مطلب یہ ہے کہ اللہ کا یقین، اللہ کے احکامات، اس کے نواہی، اس کی شرائط، اس کی کتابیں اور ساری ایمانیات کی باتیں اس میں شامل ہیں، جب تک ایک بھی آدمی ایسا رہے گا اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی، چاہے دنیا میں کتنا ہی فسق و فجور بڑھ جائے، ان نیک لوگوں کی وجہ سے جو صحیح دین پر قائم رہتے ہیں اللہ تعالیٰ دوسروں کو بھی مہلت دیتا رہتا ہے، لہٰذا ایسے مواقع پر بے صبری کا اظہار نہیں کرنا چاہئے۔

میرے اور بھائی کے بارے میں چند تاریخی حقائق

۱۹۸۹ء میں آپ کے اسی جامعہ سے میں دورۂ حدیث سے فارغ التحصیل ہوا تھا اور اسی سال مجھے کہا گیا کہ آپ اسباق بھی پڑھایا کریں، چنانچہ مجھے مدرس بھی رکھ لیا گیا، ۱۹۹۰ء میں حضرت والد ماجدؒ کو دل کا اٹیک ہوا اور وہ چھ ماہ تک صاحبِ فراش رہے، انہوں نے جامعہ کی مجلس منتظمہ کو استعفیٰ دے دیا اور کہا کہ میری حالت ٹھیک نہیں ہے اور اب میں اہتمام کی ذمہ داری نہیں اٹھا سکتا، ظاہر بات ہے کہ یہ بہت محنت طلب کام ہے، فرمایا کہ یہ مجھ سے اب نہیں ہو سکتا، اس وقت ان کی حالت بہت ناساز تھی، اس لیے مجلس انتظامیہ نے استعفیٰ قبول کر لیا، حضرت والد ماجدؒ نے فرمایا کہ میں انتظامی کام نہیں کروں گا، البتہ اگر اللہ نے موقع دیا تو تعلیمی کام کرتا رہوں گا، چنانچہ اس وقت کی مجلس

منتظمہ نے مدرسہ کے مہمان خانہ میں اجلاس کیا، جس میں نہ حضرت والد صاحبؒ موجود تھے اور نہ ہی میں موجود تھا، یہ بات بہت سے لوگوں کو تشویش میں ڈالتی ہے کہ مجھے شاید حضرت والد صاحبؒ نے یہاں بٹھا دیا ہے، ایسا نہیں ہے، یہ پراپیگنڈا ہے، میں اس کا ازالہ کر رہا ہوں، مجھے اس وقت کی مجلس شوریٰ نے بالاتفاق اپنا فیصلہ لکھ کر دیا تھا کہ حضرت صوفی صاحبؒ کی جگہ ہم تمہیں مدرسے کا مہتمم بنا رہے ہیں، میں نے کہا کہ نہیں، یہ بات میں آج آپ کے سامنے کھولنا چاہتا ہوں، میں نے بالکل انکار کر دیا تھا، میں نے کہا کہ میں تعلیم وتعلم کا کام کرنا چاہتا ہوں، لکھائی پڑھائی میرا ذوق ہے، میں اس طرف چلنا چاہتا ہوں، اس لیے یہاں آپ کسی اور آدمی کو بٹھا دیں، لیکن وہ میری بات نہ مانے اور مجھے قائل کرنے کیلئے سارے حضرات وہاں سے اٹھ کر حضرت والد صاحبؒ کے پاس گھر میں چلے گئے، جو اس وقت صاحبِ فراش تھے، ان سے کہا کہ ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے، وہ فیصلہ میرے پاس آج بھی محفوظ ہے، اس میں جو الفاظ میرے بارے میں لکھے گئے ہیں وہ میں اپنے بارے میں کہنا نہیں چاہتا، کہنے لگے کہ ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے، لیکن یہ مانتا نہیں ہے، حضرت والد صاحبؒ نے بھی انہیں یہ مشورہ دیا کہ یہ ابھی نوعمر ہے، آپ کسی سینئر آدمی کو رکھ لیں، اُس وقت میری عمر پچیس سال تھی، انہوں نے کہا کہ نہیں، ہمیں اسی پر بھروسا ہے، پھر حضرت والد صاحبؒ نے مجھے فرمایا کہ اگر جماعت والے کہتے ہیں تو ان کی بات قبول کر لو، جماعت کے فیصلے میں خیر ہوتی ہے، تو میں نے ۱۹۹۱ء میں اس کیفیت میں یہ چیز قبول کی تھی، اس وقت سے اب تک میں آپ کے سامنے ہی ہوں، وقت تو میرے جانے کا تھا، کیونکہ میں بڑا تھا، لیکن چھوٹا بھائی پہلے چلا گیا ہے، یہ اللہ کی حکمت ہے، عوارضات میں، میں مبتلا رہا، آپریشن میرا ہوا، بیماریوں میں، میں مبتلا رہا، وہ تو صحت مند تھا، لیکن اللہ کا حکم ہے، اس کے سامنے کون کچھ کر سکتا ہے، کہتے ہیں کہ آدمی جتنی بھی تدبیر کر لے تقدیر ہمیشہ تدبیر پر غالب آ جاتی ہے۔

اس کے بعد مجھے مہتمم بنا دیا گیا، ساتھ اسباق وغیرہ پڑھانے کا سلسلہ بھی شروع ہوا اور یہاں جمعہ پڑھانے کی ترتیب بھی شروع ہوگئی، یہ سب معاملات اسی وقت سے چل رہے ہیں، اس کے بعد ۱۹۹۲ء میں چھوٹا بھائی ریاض بھی مدرسہ سے دورۂ حدیث سے فارغ ہوا، حضرت والد ماجدؒ نے مجھ سے پوچھا کہ اس کے بارے میں کیا کرنا ہے، میں نے کہا جو آپ فرمائیں گے اسی طرح کریں گے، پہلے بھی ان ہی کے مشورے سے سب کچھ کر رہا تھا، جب تک وہ حیات رہے میں نے زندگی میں کوئی بھی اپنا فیصلہ نہیں کیا، وہ جو فرماتے تھے آنکھیں بند کر کے کرتا تھا، انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اس کو شعبۂ حفظ میں استاد رکھ لو، میں نے درخواست کی کہ اس وقت مدرسہ کا کام بہت زیادہ ہے، اگر

آپ میرا مشورہ قبول فرمائیں تو زیادہ بہتر رہے گا، ہمیں مدرسہ میں نائب ناظم کی ضرورت ہے، اس طرح یہ میرا دست و بازو بھی بن جائے گا، انہوں نے کہا کہ یہ بات ٹھیک ہے، چنانچہ ۱۹۹۲ء میں اس کو اس طرح باہمی مشاورت کے ساتھ نائب ناظم بنادیا اور ساتھ تدریس بھی دے دی، پھر ۱۹۹۹ء میں جب سابقہ ناظم صاحب چلے گئے تو ریاض کی ترقی ہوئی اور وہ ناظم کی پوسٹ پر آ گیا، اس وقت سے وفات تک وہ میرے ساتھ میرا دست و بازو تھا اور آخر تک میرے ساتھ کام کرتا رہا ہے، اس نے بڑا کام کیا ہے، مدرسے کے کام سے ہٹ کر اس نے اپنے ذاتی ذوق سے بھی کام کیے ہیں، لوگوں کے ساتھ تعلقات، سرکاری دفاتر میں جانا اور روحانیت کا کام، یہ مدرسہ کے قواعد وضوابط کے کام نہیں تھے، لیکن اس نے اپنے ذوق کے ساتھ ایسے کام بھی بہت کیے ہیں، میرے لیے اس وقت بڑی آزمائش ہے، کیونکہ مجھے والد صاحب نے جس کام کی تلقین زیادہ فرمائی تھی وہ یہاں بیٹھ کر کرنے کا کام تھا، وہ مجھ سے جیسا ہو سکا میں نے کیا، جبکہ اس کا انتظامی کام تھا جو اس نے بہت اچھے طریقہ سے کیا، ہم دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کی تمام خدمات کو قبول ومنظور فرمائے، اس کی قبر کو جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بنائے، اس کے پیچھے بیوہ بھی ہے، پانچ بچے ہیں، دو بیٹے اور تین بیٹیاں، بڑی بیٹی کی شادی کر دی تھی، باقی سب بچے ابھی زیرِ تعلیم ہیں، ان کیلئے بھی اللہ تبارک وتعالیٰ بہتر اسباب پیدا فرمائے، ہم سب خاندان والوں اور تمام متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہم سب جو زندہ ہیں ان کو قول ثابت کے ساتھ آخرت کی تیاری کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور جو وفات پا چکے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ سب کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

یہ تعزیت کے حوالے سے میں نے مختصر بات عرض کی ہے، ایک اور بات بھی عرض کر دوں۔

ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی مظلومیت

ہمارے ملک کی ایک خاتون ہے ڈاکٹر عافیہ صدیقی، اس کو ایک طویل عرصہ سے امریکہ کی جیل میں ڈالا گیا ہے، اس کا دورانیہ بیس سال سے بھی زیادہ ہو گیا ہے، اس دوران اس کے خاندان کے کئی لوگ فوت ہو گئے ہیں، اس کی بچیاں بھی تھیں، جن کو چھڑا لیا گیا تھا، ان بیس سالوں میں جتنی بھی پاکستانی حکومتیں آئی ہیں، کسی ایک نے بھی اس کی رہائی کیلئے صحیح کوشش نہیں کی، اس وقت بھی صرف انفرادی طور پر دو تین آدمی کوشش کر رہے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ اگر پاکستان کی حکومت سفارش کرے تو اس کی فوراً رہائی ہو جائے، ہمارے محکمے کچھ بھی نہیں کر رہے، دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو ہدایت نصیب فرمائے، فقہ کی کتابوں اور فتاویٰ میں یہ لکھا ہے کہ اگر مشرق میں کوئی مسلمان

عورت کسی مصیبت میں مبتلا ہوکر گرفتار ہوجائے اور مغرب کے لوگوں کو کہے کہ مجھے چھڑاؤ تو اتنی دور ہونے کے باوجود بھی ان پر واجب ہوجاتا ہے کہ اس کو کسی طریقے سے چھڑائیں، یہ اسلام کی تعلیم ہے، اس وجہ سے جس جس آدمی کا جہاں جہاں تعلق ہے، اسے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق آواز اٹھانی چاہئے کہ ہمارے محکمے اور ہماری حکومتیں پاکستان کی اس بیٹی کو ظلم کی اس چکی سے آزاد کرائیں۔

دعائیہ کلمات

ہمارے ایک ساتھی حافظ بلال صاحب کی والدہ کا کل آپریشن ہورہا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو صحت کاملہ و عاجلہ نصیب فرمائے۔ ہمارے مسجد کے پرانے نمازی بشیر ڈار صاحب جو فجر کی اذان دیا کرتے تھے، حضرت والد صاحب کے درس میں بھی شریک ہوتے تھے، قرآن کریم رکھتے اور اٹھاتے تھے، ان کے ساتھ بہت سی یادیں وابستہ ہیں، چھوٹی مسجد کا انتظام بھی ان کے پاس تھا، وہ بھی اسی ہفتے میں وفات پا گئے ہیں ان کیلئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کی بخشش ومغفرت فرمائے۔ محمد سلطان صاحب کی طبیعت خراب ہے، اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے،، حافظ عثمان صاحب کے گھر سختیاں پریشانیاں ہیں اللہ تعالیٰ آسانیاں پیدا فرمائے، ملک یونس صاحب رزق کی تنگی اور بے روزگاری کا کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے کاروبار میں برکت اور رزق حلال میں وسعت نصیب فرمائے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ تمام بیماروں کو شفا عطا فرمائے، جو وفات پا چکے ہیں ان کی بخشش ومغفرت فرمائے، ملک کے حالات کو درست فرمائے، جو پریشان حال ہیں ان کی پریشانیوں کو دور فرمائے، اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کو دینِ حق کی صحیح سمجھ نصیب فرمائے، اس پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور ہم سب کا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَن لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ۔

(تاریخ خطبہ جمعۃ المبارک: ۲، جون ۲۰۲۳ء)

ایک بات یہ کہی جاتی ہے کہ پاکستان کے نام سے الگ ریاست کے قیام کا اصل مقصد بس مسلمانوں کا معاشی تحفظ تھا۔ چلیں تھوڑی دیر کے لئے مان لیتے ہیں، تو مسلمانوں کو ہندوؤں کے معاشی غلبہ کے خوف سے نکال کر ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف کی معاشی بالادستی کے شکنجے میں جکڑ دینا کونسی قوم پرستی ہے؟

حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب

مولانا محمد فیاض خان سواتی

پچپن سالہ رفاقت کا خاتمہ

مختصر سوانحی خاکہ

☆ عزیزم بھائی مولانا محمد ریاض خان سواتیؒ کی ولادت ۲۷محرم الحرام سن ۱۳۸۸ھ بمطابق ۲۶اپریل سن ۱۹۶۸ء جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات سوا دو بجے گوجرانوالہ میں جامعہ کے مکان میں ہوئی۔

☆ انہوں نے دینی اور عصری تمام تعلیم جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں ہی حاصل کی۔

☆ عصری تعلیم پرائمری تک تھی، جو جامعہ کے شعبہ تعلیم الاطفال میں سن ۱۹۸۰ء سے قبل حاصل کی۔

☆ حفظِ قرآن کریم سے سن ۱۹۸۳ء میں فراغت حاصل ہوئی۔

☆ تجوید وقراءت سے سن ۱۹۸۷ء میں سندِ فراغت حاصل کی۔

☆ دورۂ تفسیر قرآن مجید سے سن ۱۹۸۸ء میں فراغت حاصل کی۔

☆ دورہ حدیث شریف سے سن ۱۹۹۲ء میں کامیاب ہوکر فارغ التحصیل ہوئے۔

☆ سن ۱۹۹۲ء میں احقر کے زیرِ اہتمام جامعہ کے نائب ناظم اور مدرس مقرر ہوئے۔

☆ سن ۱۹۹۵ء میں ماہنامہ نصرۃ العلوم کے ناظم مقرر ہوئے۔

☆ سن ۱۹۹۹ء میں جامعہ کے نائب ناظم سے ناظم کے عہدہ پر ترقی کی۔

☆ تدریس اور نظامت کا دورانیہ سن ۱۹۹۲ء سے تادمِ آخر رہا۔

☆ ۷ ذوالقعدہ سن ۱۴۴۴ھ بمطابق ۲۸ مئی سن ۲۰۲۳ء بروز اتوار صبح ساڑھے سات بجے دنیا سے عقبیٰ کی منزل کی طرف روانہ ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

ولادت اور ابتدائی عصری تعلیم

میری ولادت ۵ جنوری سن ۱۹۶۶ء میں ہوئی اور بھائی ریاضؒ کی ۲۶ اپریل سن ۱۹۶۸ء میں، یوں ہم دونوں کی

عمروں میں دوسال اور تقریباً چار ماہ کا فرق تھا، بچپن، لڑکپن، جوانی اور پھر ادھیڑ عمری کی طرف بڑھتے ہوئے ہماری پچپن برس تک باہم برادرانہ پھر دوستانہ اور پھر مکمل رفاقت رہی، اور پھر اچانک امرِ خداوندی سے جدائی کی وہ گھڑی بھی آن پہنچی، جس سے کسی بھی بشر کو مفر نہیں ہے، صرف و یبقی وجہ ربك ذوالجلال و الاکرام۔ وہ خدا کے حضور پیش ہو گیا اور ہم اپنی اپنی باریوں کے منتظر ہیں۔

بھائی ریاضؒ کی زندگی میری آنکھوں کے سامنے ایک کھلی ہوئی کتاب کی طرح ہے، ابھی تک تو غم اور تعزیت کے لئے آنے والوں کی کثرت کی وجہ سے سمجھ میں ہی نہیں آ رہا کہ میں اس کی کتابِ زندگی میں سے کونسا ورق پہلے کھولوں۔

ہماری عمروں کے اسی معمولی تفاوت کی وجہ سے ہمارے تعلیمی دورانیہ کا بھی فرق رہا، پرائمری تک عصری تعلیم ہم دونوں نے جامعہ نصرۃ العلوم کے شعبہ تعلیم الاطفال میں ہی حاصل کی، اس وقت اس شعبہ کے ہیڈ ماسٹر استاد رحمت اللہ سرہندیؒ تھے اور ان کے ساتھ پرائمری سکول کے دیگر عملہ میں ماسٹر مولانا سید عطاء اللہ شاہ شیرازیؒ، ماسٹر حافظ عبدالغنی لدھیانویؒ، ماسٹر گلزار احمد شکر گڑھیؒ اور ماسٹر ڈاکٹر منصور احمد لودھرویؒ ٹیچر تھے، جن سے ریاض نے سکول میں پرائمری تک کی تعلیم حاصل کی تھی، اور یہ سن ۱۹۸۰ء سے قبل کا زمانہ تھا۔

و ذکرك للمشتاق خیر شراب و کل شراب دونه کسراب

حفظ قرآن کریم

بھائی ریاضؒ نے حفظِ قرآن کریم متعدد اساتذہ کرام سے کیا، جس استاذ سے اس نے قرآنِ کریم حفظ کرنا شروع کیا وہ قاری محمد عبید اللہ اعوان مرجانویؒ تھے، وہ چونکہ جامعہ میں شعبہ تجوید وقراءت کے تنہا استاذ تھے، جب ان کے پاس تجوید کی کلاس میں طلبہ کرام کی کثرت ہوگئی تو ان کے پاس چند مخصوص حفظ کے بچوں اور بچیوں کو حضرت والدِ ماجدؒ نے مستقل حفظ کی کلاس میں جناب مولانا قاری گلزار احمد قاسمیؒ کے پاس منتقل کر دیا، پھر جب وہ جامعہ سے مستعفی ہوئے، تو درمیان میں کچھ عرصہ عبوری طور پر مولانا قاری عبدالمالک ہزارویؒ ور قاری غلام فرید پسروری صاحب نگران استاد رہے، ان کے بعد جامعہ ہی سے سن ۱۹۸۲ء میں تجوید وقراءت سے فراغت حاصل کرنے والے قاری محمد منیر شاہد صاحب جو کہ آج کل سعودی عرب کے دارالحکومت ریاض میں قیام پذیر ہیں، ان سے ریاض نے سن ۱۹۸۳ء میں قرآن کریم کے حفظ کی تکمیل کی۔

اس حفظ کے دورانیہ میں والدِ ماجدؒ نے رات کے وقت بھی اس کے لئے سبق یاد کرانے کے لئے مختلف اوقات میں کئی حضرات کی ڈیوٹی لگا رکھی تھی، جن میں مولانا حافظ محمد طاہر کوہ مری والے، مولانا حافظ محمد اسحاق کشمیر والے اور مولانا قاری محمد انور سیالکوٹ والے بھی قابلِ ذکر ہیں۔

ان میں سے آخر الذکر دو حضرات ہمارے ہاں گزشتہ دنوں اپنے شاگرد کی تعزیت کے لئے بھی تشریف لائے، اور انہوں نے اس دور کی کچھ دلچسپ باتیں بھی ہمیں سنائیں۔

تجوید وقراءت

میرے اور بھائی ریاضؒ کے تجوید وقراءت کے استاذ ایک ہی تھے، البتہ تعلیم کے سال مختلف رہے، میں نے سن ۱۹۸۴ء میں تجوید وقراءت سے فراغت حاصل کی تھی، جب کہ بھائی ریاضؒ نے تجوید وقراءت سے سن ۱۹۸۷ء میں فراغت حاصل کی، ہم دونوں بھائیوں کے تجوید وقراءت کے استاذ حضرت قاری محمد عبید اللہ اعوان مرجانویؒ تھے۔

جب سن ۱۹۶۹ء میں حضرت والدِ ماجدؒ نے جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں تجوید وقراءت کا شعبہ قائم فرمایا تو وہ اس کے سب سے پہلے تنہا معلم تھے، تقریباً ربع صدی تک انہوں نے اپنے شعبہ میں انتھک اور قابلِ رشک خدمات سرانجام دیں، پھر احقر کے دورِ اہتمام کے اندر سن ۱۹۹۲ء میں انہوں نے شدید علالت کے باعث استعفیٰ دے دیا تھا اور پھر اپنے آبائی علاقہ مرجان مضافاتِ کھاریاں میں تشریف لے گئے تھے۔

وہ برصغیر کے دو معروف قراء حضرت قاری عبد الخالق سہارنپوریؒ مصنف ''تیسیر التجوید'' اور ان کے چھوٹے بھائی قاری عبد المالک سہارنپوریؒ کے ممتاز شاگردوں میں سے تھے، ان دونوں بھائیوں نے مکہ مکرمہ میں ''مدرسہ صولتیہ'' میں تعلیم حاصل کی تھی، اور پھر عرب وعجم میں خدمات سرانجام دیں، اسی لئے یہ شیخ العرب والعجم کے لقب سے بھی معروف تھے، یہ حضرت مولانا سید عین القضاۃ فرنگی محلیؒ کے قائم کردہ مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ میں بھی پڑھاتے رہے، ہمارے استاذ مرجانویؒ نے وہاں ہی ان دونوں بھائیوں سے تجوید وقراءت کی تعلیم حاصل کی تھی، اسی لئے ہم دونوں بھائیوں کی تجوید وقراءت کی سند بحمد اللہ تعالیٰ نہایت عالی ہے کہ مصنف تیسیر التجوید اور ہمارے درمیان صرف ایک ہی واسطہ ہے، قاری عبد الخالق ؒ نے اپنے پینتالیس سالہ فنی تجربہ کے بعد یہ کتاب لکھی تھی، اللہ کریم نے اسے اتنی مقبولیت عطاء فرمائی کہ پورے برصغیر میں جہاں بھی اب روایتِ حفصؒ کے حوالہ سے تجوید وقراءت پڑھی پڑھائی جارہی ہے، یہ کتاب ان سب مدارس ومکاتب کے نصابِ تعلیم میں داخل ہے۔

و ذٰلك فضل اللّٰه يؤتيه من يشاء۔

دورۂ تفسیر قرآن کریم

میں نے دورۂ تفسیر قرآن کریم سے سن ١٩٨٦ء میں فراغت حاصل کی تھی، جب کہ بھائی ریاضؒ نے سن ١٩٨٨ء میں دورہ تفسیر قرآن کریم سے فراغت حاصل کی، اور یہ میرے دورہ حدیث شریف کی تعلیم کا سال تھا۔

جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں سالانہ تعطیلات شعبان اور رمضان کے دو ماہ میں دورہ تفسیر قرآن کریم کا آغاز سن ١٩٧٦ء میں ہوا تھا، عمِ مکرم امام اہل السنۃ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا ابوالزاہد محمد سرفراز خان صفدر نور اللہ مرقدہ فاضل دارالعلوم دیوبند تنِ تنہا یہ سارا دورۂ تفسیر قرآنِ کریم پڑھاتے تھے، اور ہر روز سارا سبق صبح سات بجے سے ظہر تک ایک ہی نشست میں پڑھانے کا معمول تھا، پھر گکھڑ واپس تشریف لے جاتے تھے، یہ سلسلہ سن ١٩٩٦ء تک مسلسل جاری رہا، اِن بیس سالوں میں تقریباً پانچ ہزار علماء کرام اور طلبہ عظام نے دورۂ تفسیر میں شرکت کر کے سندِ فراغت حاصل کی، پاکستان اور دنیا کے کئی براعظموں کے لوگوں نے اِس دورۂ تفسیر سے استفادہ کیا۔

یہ دورۂ تفسیر قرآنِ کریم سن ١٩٧٥ء میں جامع مسجد نور اور جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کو محکمہ اوقاف کی طرف سے سرکاری تحویل میں لینے کے نوٹیفکیشن کی وجہ سے عبوری طور پر شروع کیا گیا تھا، جو بعد ازاں محض اِس لئے جاری رہا کہ امامِ اہل السنۃؒ کی تفسیرِ قرآن کی سند نہایت عالی تھی، تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اُن سے استفادہ کر لیں، لیکن شومئی قسمت کہ اِس دوران بعض ایسے حوادثات رونما ہوئے کہ یہ سلسلہ شیخین کریمینؒ کی رائے سے منقطع کرنا پڑا، اِن ہی حوادثات کی ایک کڑی ابھی تک جامعہ پر بعض سرکاری پابندیوں کی شکل میں ہم بھگت رہے ہیں۔

امامِ اہل السنۃؒ نے امام الموحدین شیخ التفسیر حضرت مولانا حسین علی الوانی واں بچھراں ضلع میانوالیؒ سے قرآنِ کریم کی تفسیر پڑھی تھی اور حدیث کی سند کی بھی انہیں اُن سے اجازت تھی، بلکہ آپ اُن سے بیعت بھی تھے اور اُن کے آخری خلیفہ مجاز تھے، مولانا حسین علیؒ نے قرآنِ کریم کی تفسیر براہِ راست حضرت مولانا محمد مظہر نانوتویؒ بانیانِ جامعہ مظاہر العلوم سہارنپور سے اور حدیث انہوں نے براہِ راست فقیہ العصر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے پڑھی تھی، جو بانیانِ دارالعلوم دیوبند میں سے تھے، اِس لحاظ سے یہ تفسیر اور حدیث کی نہایت اعلیٰ وارفع سند ہے، اسی لئے امامِ اہل السنۃؒ محدثِ اعظم پاکستان کے لقب سے بھی متعارف تھے، سن ١٩٩٥ء میں امامِ اہل السنۃؒ سے اُن کے جنوبی افریقہ کے دورہ کے دوران دارالعلوم زکریا جوہانسبرگ میں علماء وطلباء کی طرف سے اُن کی اِن اسنادِ عالیہ کی اجازت

کا تقاضا کیا گیا تو انہوں نے اپنے ایک بیان میں یہ فرمایا، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ''میری یہ سند اتنی اعلیٰ وارفع ہے کہ شاید اِس وقت دارالعلوم دیوبند کے کسی استاذ کی بھی نہ ہو، کیونکہ میرے اور دارالعلوم دیوبند اور جامعہ مظاہر العلوم سہارنپور کے بانیوں کے درمیان تفسیر اور حدیث کی سند میں صرف ایک ہی واسطہ ہے۔''

بھائی ریاضؒ نے جس سال اُن سے دورہ تفسیر قرآن کریم پڑھا تھا، اُس سال اُس کے ساتھ کلاس میں ۳۷۳ علماء وطلباء شریک تھے۔

دورۂ حدیث شریف

بھائی ریاضؒ کی تعلیم ابھی جاری تھی کہ سن ۱۹۸۹ء کے آغاز میں احقر دورہ حدیث شریف سے فارغ ہوگیا تھا اور اسی سال جامعہ میں تدریس کی ذمہ داری بھی سونپ دی گئی تھی، پھر سن ۱۹۹۰ء میں حضرت والدِ ماجدؒ کو شدید ترین ہارٹ اٹیک ہوا اور وہ چھ سات ماہ تک صاحبِ فراش رہے، اس دوران انہوں نے اپنی شدید علالت کے باعث اہتمام کی ذمہ داریاں سرانجام دینے سے استعفیٰ دے دیا، تو جامعہ کی مجلسِ شوریٰ جو انجمن نصرۃ الاسلام کے نام سے رجسٹرڈ ہے، اس کے تمام ممبران نے بالاتفاق سن ۱۹۹۱ء کے آغاز میں میرے انکار کے باوجود مجھے اہتمام کی ذمہ داریاں سونپ دیں۔

بھائی ریاضؒ کی بقایا آخری دو سال کی تعلیم میرے ہی دورِ اہتمام میں مکمل ہوئی، سن ۱۹۹۲ء میں اس نے جامعہ سے دورۂ حدیث شریف کے امتحان میں کامیابی حاصل کر کے سندِ فراغت حاصل کی، اس سال دورۂ حدیث میں اس کے ساتھ چھیاسٹھ طلبہ کرام شریک تھے، جنہوں نے والدِ ماجد حضرت مولانا صوفی عبد الحمید خان سواتیؒ سے مسلم شریف کامل اور حجۃ اللہ البالغہ، عمِ مکرم حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ سے ترجمہ تفسیر قرآن کریم نصف آخر، بخاری شریف اول اور ترمذی شریف اول کتاب البیوع تک، حضرت مولانا استاذ عبد القیوم ہزارویؒ سے بخاری شریف ثانی، حضرت مولانا عبد المہیمنؒ سے ترمذی شریف جلد ثانی، حضرت مولانا حافظ محمد حبیب اللہ ڈیرویؒ سے ابوداؤد شریف، حضرت مولانا مفتی محمد عیسیٰ خان گورمانیؒ سے مؤطا امام مالکؒ اور مؤطا امام محمدؒ، حضرت مولانا رشید الحق عابد صاحب سے شمائل ترمذی اور حضرت مولانا حافظ عبد القدوس خان قارن صاحب سے نسائی اور ابن ماجہ دورہ حدیث کے اسباق پڑھے تھے۔

نائب ناظم اور تدریس

لیکن اس دوران ایک حادثہ یہ پیش آ گیا کہ بھائی ریاضؒ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے درجہ عالیہ کے امتحان میں کامیاب نہ ہو سکا، جس کی وجہ سے حضرت والدِ ماجدؒ اس کی عملی زندگی کے حوالہ سے سخت پریشان ہوئے اور مجھ سے فرمانے لگے کہ اسے جامعہ کے شعبہ حفظ میں قاری رکھ لو، میں نے عرض کیا کہ اس وقت جامعہ میں نائب ناظم کی سیٹ چند ماہ سے خالی پڑی ہے، اُس پر اِس کا تقرر کر دیتے ہیں اور ساتھ اعزازی طور پر علمی ترقی کے لئے دو تین اسباق بھی دے دیتے ہیں، اس طرح یہ میرا بھی دست و بازو بن جائے گا، میری یہ تجویز والدِ ماجدؒ کو بہت پسند آئی، چنانچہ میں نے سن ۱۹۹۲ء میں نائب ناظم کی پوسٹ پر باضابطہ اس کا تقرر کر دیا، اور ساتھ اسے تین آسان اسباق بھی اعزازی دے دیئے، جو درجہ اولیٰ، ثانیہ اور ثالثہ کا صرف حدرِ قرآنِ کریم تھا۔

بھائی ریاضؒ کا ذوق چونکہ تدریسی اور تحریری نہیں تھا، بلکہ تقریری اور سیاحتی تھا اسی لئے تا دمِ واپسیں اُس نے تدریسی اور تحریری میدان میں ترقی نہیں کی بلکہ آخر تک صرف اردو کے چند مندرجہ ذیل اسباق ہی پڑھاتا رہا، بہشتی گوہر، سیرتِ رسول، تاریخِ اسلام، چہل احادیث اور حدرِ قرآنِ کریم۔

یہ اسباق بھی وہ مجھ ہی سے تیاری کر کے پڑھاتا تھا، میں نے بہت دفعہ اسے کہا کہ ان کے علاوہ دیگر کتب بھی زیرِ تدریس لاؤ لیکن ؎ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

بلکہ ایک موقع پر تو اس نے مجھے یہ بھی کہا کہ تدریس مجھ سے چھڑا ہی دو، اس کے علاوہ اور جتنا بھی کام ہو گا، میں کر لوں گا، لیکن میں نے اسے تدریس چھوڑنے نہیں دی، بلکہ یہ سمجھایا کہ یہ آپ کے لئے علمی طور پر بہت مفید ہے، اور پھر یہ بھی کہ جو طلبہ کا منتظم ہو اور ساتھ ان کا استاذ بھی ہو تو یہ استاذی شاگردی نظم و نسق کے معاملہ میں بہت مفید رہتی ہے، چنانچہ اسے میری بات سمجھ میں آ گئی اور پھر آئندہ کبھی یہ مطالبہ نہیں دھرایا۔

نائب ناظم کی پوسٹ پر ابتداءً اس نے بہت ہی اچھا انتظام سنبھالا تھا، اسی کی وجہ سے تو مجھے اہتمام کے بکھیڑوں کے ساتھ ساتھ کچھ لکھنے پڑھنے کا موقع میسر آ گیا تھا، وگرنہ تو یہ بہت مشکل امر تھا۔ اللہ کریم اسے غریقِ رحمت فرمائے۔

ماہنامہ نصرۃ العلوم کی نظامت

سن ۱۹۵۲ء میں جب والدِ ماجدؒ نے جامعہ نصرۃ العلوم کی بنیاد رکھی تو اسی وقت سے ان کے دل میں یہ خواہش

تھی کہ جامعہ کا ایک معیاری ماہنامہ بھی جاری ہونا چاہئے، لیکن نامساعد حالات اور وسائل کی بے حد کمی کے باعث ان کے دورِ اہتمام میں سالہا سال تک ان کی یہ آرزو تشنۂ تکمیل ہی رہی، پھر مولا کریم کے خصوصی فضل وکرم اور احبابِ کرام کی پُرخلوص دعاؤں اور تعاون سے احقر کے دورِ اہتمام میں نومبر سن ۱۹۹۵ء میں اُن کی اِس دیرینہ آرزو کی تکمیل ان کی حیاتِ مبارکہ میں ہی ہوگئی، جس پر انہوں نے نہ صرف خوشی کا اظہار فرمایا بلکہ علالت کے باوجود بھی ہماری حوصلہ افزائی کرتے ہوئے ماہنامہ کے لئے متعدد مضامین بھی تحریر فرمائے، احقر اس کا ایڈیٹر مقرر ہوا، اُس وقت سے تا ہنوز اٹھائیس سال بیت چکے ہیں، رسالہ کے تمام مضامین کو خود ہی ایڈٹ کرتا رہا، اور ساتھ ساتھ متعدد سلسلوں کے تحت سینکڑوں اداریئے، مضامین، تبصرۂ کتب اور سوانح وغیرہ بھی تحریر کرتا رہا، اس شعبہ سے واقفیت رکھنے والے حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ یہ کتنی محنت اور جان کو جوکھوں میں ڈالنے والا کام ہے، چنانچہ کام میں سہولت کے لئے احقر نے ابتداً اپنے ساتھ اس شعبہ میں مولانا حافظ عزیز الرحمٰنؒ ایم اے ایل ایل بی فاضل وسابق مدرس جامعہ نصرۃ العلوم کا مدیرِ مسئول کی پوسٹ پر تقرر کردیا، جو نومبر سن ۱۹۹۵ء سے جولائی سن ۱۹۹۹ء تک صرف تقریباً چار سال کا عرصہ اس پوسٹ پر کام کرتے رہے، ان کے ساتھ بھائی ریاضؒ کا بھی احقر نے ناظمِ ترسیل کے عہدہ پر تقرر کردیا، جو تقریباً بارہ سال تک اس عہدہ پر کام کرتا رہا اور پھر جنوری سن ۲۰۰۸ء میں وہ اس عہدہ سے سبکدوش ہوگیا تھا، لہٰذا احقر نے اُس کی جگہ مولانا حافظ محمد واجد کو ہاٹی فاضل جامعہ نصرۃ العلوم کا تقرر کردیا، افسوس کہ قافلہ تو رواں دواں ہے لیکن ساتھی یکے بعد دیگرے بچھڑتے چلے جارہے ہیں، اللہ کریم سب کے ساتھ اپنے خصوصی فضل وکرم کا معاملہ فرمائے۔

وان افتقادی واحداً بعد واحدٍ دلیل علیٰ ان لا یدوم خلیل۔

ہماری جائے پیدائش اور بچپن

حضرت والدِ ماجدؒ کی شادی سن ۱۹۶۳ء میں تقریباً ۴۶ سال کی عمر میں ہوئی تھی، اِس کی بڑی وجہ اُن کے پاس وسائل اور مکان کا نہ ہونا تھا، اسی لئے جب اُن کی شادی ہوئی تو تقریباً ایک سال تک ہماری والدہ ماجدہؒ گکھڑ میں اُن کے بڑے بھائی امامِ اہل السنۃؒ کے مکان میں ہی رہائش پذیر رہیں، پھر انجمن نصرۃ الاسلام نے جامعہ کی مملوکہ زمین میں مہتمم صاحب کے لئے بطورِ عہدہ تقریباً پونے چار مرلہ جگہ میں رہائش تعمیر کرائی، جس کے بعد ہمارے والدینؒ نے تقریباً سن ۱۹۶۴ء میں اِس مکان کے اندر رہائش اختیار کی، ہم سب بہن بھائیوں اور پھر میرے اور ریاض کے تمام بچوں کی جائے پیدائش بھی یہی مکان ہے، یہ مکان ابتداءً چونکہ گارے اینٹوں سے تعمیر ہوا تھا، جو

صرف دو رہائشی کمروں پر مشتمل تھا، والدین اور بہن بھائیوں سمیت ہم گیارہ افراد اسی میں گزارا کرتے رہے، ان میں سے ایک کمرہ والدِ ماجدؒ کے استعمال میں رہتا تھا اور دوسرا کمرہ ہم سب کا مشترکہ کیمپ تھا، تمام بہن بھائیوں کے ساتھ اس ایک کمرے میں بیتے ہوئے ماہ وسال اب ایک حسین خواب بلکہ سراب معلوم ہوتے ہیں، پھر سن ۱۹۹۱ء میں احقر کے زیرِ اہتمام انجمن نے اس کچے مکان کو گرا کر از سرِ نو تعمیر کرایا، جس میں کمرے تو زیادہ ہو گئے لیکن اس کی کھلی فضا بالکل ختم ہو کر رہ گئی، اس مکان کی تعمیرِ نو میں بھی جملہ مصارف انجمن نے جامعہ کے اجتماعی فنڈ سے ہی برداشت کئے تھے، اِکّا دُکّا مخلصین نے جو نقد پیسہ اس مکان کی تعمیر کے لئے دیا تھا، اُن کو بھی والدِ ماجدؒ کی تلقین پر جامعہ میں جمع کر کے رسیدیں دے دی گئی تھیں، ہم سب بہن بھائی جامعہ کے مملوکہ اسی مکان میں پلے بڑھے۔ اتفاق سے میں اور بھائی ریاضؒ اسی مکان کی دوسری منزل پر صرف دو دو کمروں میں آمنے سامنے اپنی اپنی فیملیوں سمیت تقریباً پندرہ برس تک اکٹھے رہائش پذیر رہے، جس میں ہم دونوں کے بچے بچیاں بھی اکٹھے ہی کھیلتے کودتے رہے، وہ بہت ہی یادگار دن اور زندگی کی حسین ترین یادیں ہیں، جنہیں کبھی فراموش کرنا بھی چاہیں تو بُھلایا نہیں جا سکتا۔

ہم سب بہن بھائی چونکہ اپنے والدِ ماجدؒ کی بڑھاپے کی اولاد تھے، اس لئے انہوں نے ہم سب کو بہت پیار کیا اور بہت ہی ناز ونعمتوں میں پالا پوسا، اچھی تعلیم دلائی، ہمیشہ سچائی کی تلقین کی اور اچھا انسان بننے کی تربیت دیتے رہے، ہم چار بھائیوں اور پانچ بہنوں میں سے دو بھائی محمد ریاض خانؒ اور محمد عیاض عرف جگوؒ اور ایک بہن لبابہ خانم اب تک اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو چکے ہیں، یہ دنیا فانی ہے، یہاں سدا کسی نے بھی نہیں رہنا، باقی رہنے والی ذات صرف خدا کی ہے، اللہ کریم ہی ہم سب کو اپنے حفظ وامان میں رکھے اور بقیہ زندگی اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق ارزانی فرمائے۔ آمین یا الٰہ العالمین۔

نائب ناظم سے ناظم

سن ۱۹۹۹ء میں احقر کے زیرِ اہتمام ہی بھائی ریاضؒ نے جامعہ میں نائب ناظم کے عہدہ سے ناظم کے عہدہ پر ترقی کی اور پھر تا حیات اسی عہدہ پر خدمات سرانجام دیتا رہا، جامعہ کی طرف سے باضابطہ طور پر اس کے ذمہ دو ہی ڈیوٹیاں تھی نظامت اور تدریس، جن کا مختصر تذکرہ میں نے گزشتہ اوراق میں کیا ہے، اس کے علاوہ جامع مسجد نور میں اس کے ذمہ کوئی ڈیوٹی نہیں تھی، بلکہ مختلف اوقات میں وہ گوجرانوالہ کی متعدد مساجد میں خطابت کی ذمہ داریاں ادا کرتا رہا، جن میں جامع مسجد مدینہ لکڑ والا پل بھی قابلِ ذکر ہے، جہاں وہ کچھ عرصہ خطیب رہا اور پھر جب ماڈل ٹاؤن

گوجرانوالہ میں حضرت والدِ ماجدؒ کی خواہش اور کوشش سے ان کے معتقدین نے جامع مسجد فضل تعمیر کی تو بھائی ریاضؒ ہی اس کا خطیب مقرر ہوا، اور تادمِ واپسیں وہیں خطابت کی ذمہ داریاں انجام دیتا رہا۔

اسی سال جامعہ نصرۃ العلوم میں ایک حادثہ پیش آیا کہ جامعہ کے دو بانی ارکان میں باہم تنازعہ ہوا، جس کی پاداش میں انجمن نصرۃ الاسلام دو حصوں میں بٹ گئی تھی، لیکن غم واندوہ کی اس گھڑی میں احقر اس کا تذکرہ نہیں کرنا چاہتا، اگر اللہ کریم نے توفیق بخشی تو کسی وقت اس کی تفصیلات اپنی یادداشتوں میں ذکر کروں گا، ان شاء اللہ العزیز۔

تاہم اس نازک ترین موقع پر بھی بھائی ریاضؒ نے بڑے جارحانہ اور دلیرانہ انداز میں میرا ساتھ دیا تھا اور ہر موقع پر میرا دست و بازو بنا رہا، حتی کہ والدِ ماجدؒ اور احقر کے استعفیٰ کے بعد اس نے ایک سیکنڈ توقف نہیں کیا تھا، اور مسودہ پر دستخط کر کے ہمارے ساتھ شامل ہو گیا تھا، اور مجھے تو اس کی یہ بات دل و دماغ پر ابھی تک اسی طرح نقش ہے، جو اس موقع پر اس نے مخالفین کو برملا للکارتے ہوئے بڑے جذباتی انداز میں احقر کے بارے میں کہی تھی کہ

''حاجی صاحب ہمارے بڑے ہیں، جہاں ان کا پسینہ گرے گا وہاں پہلے میرا خون گرے گا۔''

آہ آہ کہ میرا وہ ہاتھ اب ہمیشہ کے لئے مجھ سے کٹ گیا ہے۔

اللہ کریم اس کی جملہ مساعی جمیلہ کو اپنی بارگاہِ اقدس میں شرفِ قبولیت سے نوازتے ہوئے، اس کے درجات کی بلندی اور نجات کا ذریعہ بنادے۔ آمین یارب العالمین۔

بس اتنی سی حقیقت ہے فریب خواب ہستی کی
کہ آنکھیں بند ہوں اور آدمی افسانہ ہو جائے۔

روحانی خدمات

سن ۱۹۴۴ء میں والدِ ماجدؒ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے چشتی سلسلہ میں بیعت ہوئے اور پھر ان سے سلوک کی منازل طے کرنا شروع کیں، جب وہ تکمیل کے مراحل میں داخل ہوئے تو اس دوران حضرت مدنیؒ کا وصال ہو گیا، چنانچہ والدِ ماجدؒ ان کی خلافت سے محروم رہے، ان کی وفات کے بعد انہوں نے کسی اور بزرگ سے تجدیدِ بیعت نہیں کی تھی، بلکہ اپنے مرشد کے ہی تلقین کئے ہوئے اذکار و وظائف پر تاحیات عمل پیرا رہے، اسی لئے انہوں نے اپنی زندگی میں نہ تو کسی کو بیعت کیا اور نہ ہی کسی کو خلافت دی، اور نہ ہی عملیات سے شغل رکھا، بلکہ صرف تعلیمی اسناد کی اجازت دیتے، زیادہ سے زیادہ دلائل الخیرات اور حصن حصین پڑھنے کی اجازت دیتے

تھے، جن کی حضرت مدنیؒ سے انہیں تحریری اجازت تھی، یہ اجازت وہ ہر اس عام آدمی کو بھی دیتے تھے، جو اُن سے اِس کا متقاضی ہوتا تھا، بالخصوص اپنے شاگردوں کو بھی حدیث کی اسناد کے ساتھ اگر وہ تقاضا کرتے تو انہیں بھی اس کی اجازت دیتے تھے، بحمداللہ تعالیٰ یہ اجازت مجھے اور بھائی ریاضؒ کو بھی حاصل تھی، لیکن یہ کوئی عملیات کی اجازت نہیں تھی، بلکہ اصلاحِ نفس اور حصولِ ثواب کے لئے تھی۔

البتہ بھائی ریاضؒ کو عمِ مکرم امامِ اہل السنۃؒ سے تعویذ ودم کی اجازت تھی، وہ بھی یہ اجازت اپنے ہر اس شاگرد یا متعلق کو دیتے تھے، جو ان سے اس کا متقاضی ہوتا تھا، ان کی شرط صرف تین نفلی روزوں کی ہوتی تھی، یہ اجازت تقریباً ان کے بیشتر شاگردوں کو حاصل ہے، احقر کو بھی یہ اجازت حاصل ہے، لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اتنی سی اجازت سے کوئی ان حضرات کا طریقِ سلوک میں خلیفہ مجاز بن جاتا ہے، تاہم بھائی ریاضؒ نے اپنے ذاتی شوق سے اِس تعویذ ودم کے باب میں بھی خوب کام کیا، لیکن میں اِس شغل سے ہمیشہ کنارہ کش ہی رہا، اللہ کریم بھائی ریاضؒ کی اِن حسنات کو بھی قبول فرمائے۔ آمین بحرمۃ سید المرسلین۔

مختلف القاب سے تعارف

بھائی ریاضؒ گوجرانوالہ امن کمیٹی کے ممبر بھی تھے، اسی لئے وہ اپنے مختلف عہدوں اور ذوقی کاموں کی وجہ سے مختلف طبقات میں مختلف القاب سے معروف تھے، اپنے لنگوٹیوں اور دوستوں کے ہاں ''چوہدری صاحب'' طلباء اور علماء کے طبقہ میں ''ناظم صاحب اور استاذ جی'' عوام الناس میں ''حاجی صاحب'' دم تعویذ کروانے والوں کے ہاں ''صوفی صاحب اور قاری صاحب'' اور سرکاری محکموں میں ''سواتی صاحب'' کے لقب سے عموماً پکارے جاتے تھے۔

علالت اور وفات

بھائی ریاضؒ کو شوگر، بلڈ پریشر اور دائمی قبض وغیرہ جیسے عوارضات تو پہلے سے ہی تھے، لیکن گزشتہ ۱۰ مئی کو رات کے وقت جامعہ ہی میں اچانک ہارٹ اٹیک ہوا، لیکن شوگر کی وجہ سے اس کا پتہ نہ چل سکا، بلکہ معدہ کی خرابی ہی سمجھی جاتی رہی، اگلے دن جناب ڈاکٹر شیخ عبدالحمید صاحب کو چیک کرایا تو انہوں نے فی الفور ہسپتال جانے کا مشورہ دیا، اس دوران اٹیک کو پندرہ گھنٹے گزر چکے تھے، چنانچہ گوجرانوالہ کے مشہور صدیق صادق ہسپتال میں چیک کے لئے گئے تو انہوں نے ایمرجنسی میں داخل کر لیا اور یہ بھی کہا کہ بارہ گھنٹے کے اندر اندر آجاتے تو آپ کو اس کے دفاع کا مخصوص انجکشن لگ سکتا تھا، لیکن تاخیر ہونے کی وجہ سے وہ نہ لگ سکا، علاج معالجہ شروع ہوا، کچھ دنوں کے بعد ہسپتال

سے چھٹی مل گئی، گھر میں آ کر دو دن بعد پھر تکلیف بڑھ گئی دوبارہ پھر اسی ہسپتال کے آئی سی یو میں داخل کیا گیا، دل کا ایک وال بند تھا اور باقی کمزور تھے، بلڈ پریشر بہت کم ہو جاتا تھا، انجیو گرافکس ابھی ممکن نہ تھی، اس لئے دوا اور پرہیز کی تلقین کے بعد ہسپتال سے پھر چھٹی مل گئی، سب ہی مطمئن ہو گئے تھے کہ اب طبیعت سنبھل گئی ہے، آخری رات تقریباً ساڑھے گیارہ بجے تک میں بھائی کے پاس ہی تھا، اسی دوران ہمارے عم زاد بھائی مولانا قاری عزیز الرحمٰن شاہد صاحب بھی آ گئے، میری اہلیہ، بھائی ریاضؒ کی اہلیہ جو میری خالہ زاد بھی ہیں، وہ، ان کے بچے اور خاندان کے دیگر کئی افراد بھی وہاں موجود تھے اور باہم باتیں ہو رہی تھیں، میں نے بھائی سے طبیعت کا پوچھا تو بتایا کہ ٹھیک ہے، صرف اندر تھوڑا اضطراب ہے، دوائی ہمارے سامنے ہی کھائی، اس کے بعد ہم واپس آ گئے، رات کو سونے جاگنے کی کیفیت میں مبتلا رہے، صبح دوائی کے لئے ان کے بیٹے نے اٹھایا تو اٹھ کر ادھر ادھر دیکھتے اور پڑھتے ہوئے ایک طرف گر گئے، خدا کا حکم آ گیا تھا، قدرت کے اٹل فیصلوں کے سامنے کون دم مار سکتا ہے، ۷ ذوالقعدہ سن ۱۴۴۴ھ بمطابق ۲۸ مئی سن ۲۰۲۳ء بروز اتوار کو احقر صبح پہلے پیریڈ کے لئے ابھی وضو کر رہا تھا کہ سوا سات، ساڑھے سات کے درمیان مجھے فون آیا کہ بھائی کی طبیعت زیادہ خراب ہو گئی ہے، آپ جلدی سے آئیں، اسی وقت تیزی سے میں اور خزیمہ وہاں پہنچے، اس وقت سانس نہیں چل رہی تھی، فوراً ایمبولینس کے ذریعہ صدیق صادق ہسپتال لے جایا گیا، کہ بلڈ پریشر لو ہو جانے کی وجہ سے سانس نہ رک گئی ہو، لیکن وہاں کے ڈاکٹر نے جلد ہی ہمیں یہ دلفگار خبر سنائی کہ ان کی ڈیتھ ہو چکی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ایک دم کہرام مچ گیا، میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا، خزیمہ کے غم کی وجہ سے ہاتھ پاؤں مڑ گئے، اسامہ کی حالت غیر ہو گئی اور اسے کنٹرول کرنا مشکل ہو گیا، کسی کو یقین ہی نہیں آ رہا تھا، بڑی مشکل سے سب کو تسلی دے کر باڈی واپس لائی گئی، گھر والوں کو اب کون تسلی دیتا، یکے بعد دیگرے دو ڈاکٹروں کو بلایا گیا، لیکن قدرت کا فیصلہ تو نافذ ہو چکا تھا، یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح آناً فاناً ہر سو پھیل گئی اور لوگ بے یقینی کے عالم میں غول در غول بھاگتے ہوئے آنے لگے، باہمی مشورہ سے رات سوا نو بجے نمازِ عشاء کے متصل بعد جامع مسجد نور، جامعہ نصرۃ العلوم میں نمازِ جنازہ کا اعلان کر دیا گیا، مغرب سے عشاء کے دوران میت کو جامعہ کے صحن میں عمومی زیارت کے لئے رکھا گیا، اس دوران ملک بھر سے آئے ہوئے علماء کرام اور احباب نے تعزیتی بیانات فرمائے اور پھر ایک جمِ غفیر نے نمازِ جنازہ میں شرکت کی، مسجد اور جامعہ میں تل دھرنے کی جگہ خالی نہ بچی، بلکہ باہر گلیوں اور سڑکوں تک نمازِ جنازہ ادا

کرنے والوں کا ہجوم تھا، شیخ الحدیث حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب نے نمازِ جنازہ پڑھائی، اس کے بعد گوجرانوالہ کے قدیمی قبرستان کلاں میں اپنے والدین کے قریب بہتے آنسوؤں اور دم گھٹتی ہچکیوں کے ساتھ سپرِ خاک کر دیا گیا، فقیر پُر تقصیر نے قبر پر دعا کرائی اور بعد میں ان تمام لوگوں کا شکریہ ادا کیا، جنھوں نے بھائی کی تجہیز و تکفین اور تدفین کے عمل میں شرکت کر کے ہمارے خاندان کے ساتھ اپنی پُر خلوص محبت اور دلی عقیدت کا اظہار فرمایا۔

اس کے ساتھ ہی میں بھائی کے ساتھ بیتی ہوئی اپنی لاتعداد یادداشتوں از قسم بچپن، مزاح، اسفار، اور راز و نیاز کی لازوال داستانوں کو پسِ پشت ڈال کر صرف اتنی ہی بات آخر میں لکھنا چاہتا ہوں کہ بھائی کی اچانک جدائی سے ہماری باہم پچپن سالہ برادرانہ و دوستانہ اور اکتیس سالہ حکمانہ رفاقت کا خاتمہ ہو گیا ہے، اور میری اندرونی کیفیت صحابی رسول حضرت عمرو بن معدی کربؓ نے بڑے ہی اچھوتے انداز میں اپنے اس شعر میں پیش کی ہے، جس میں وہ اپنے ممدوح کے بارہ میں فرماتے ہیں۔

ذَهَبَ الَّذِيْنَ أُحِبُّهُمْ وَ بَقِيْتُ مِثْلَ السَّيْفِ فَرْدَاً

مولانا محمد حذیفہ خان سواتی
فاضل و مدرس جامعہ نصرۃ العلوم

محترم چچا مرحوم اور ان کے متعلق تعزیتی پیغامات

۲۸، مئی ۲۰۲۳ء بروز اتوار صبح پونے آٹھ بجے احقر گھر سے جامعہ کی طرف اسباق پڑھانے کیلئے نکل رہا تھا، اچانک یہ اندوہ گین اطلاع ملی کہ چچا محترم حضرت مولانا صوفی محمد ریاض خان سواتیؒ کا انتقال ہو گیا ہے، سنتے ہی دماغ بالکل ماؤف ہو گیا اور فوراً زبان پر انا للہ وانا الیہ راجعون کا ورد جاری ہوا، دل و دماغ یقین کرنے سے انکاری تھے، افراتفری میں جامعہ سے واپس گھر میں داخل ہوا، والدہ ماجدہ اور گھر والوں کو یہ خبر دی تو ایک کہرام بپا ہو گیا۔

چچا محترم کچھ عرصہ سے شوگر کے موذی مرض میں مبتلا تھے، وفات سے تین ہفتے قبل ان کو پہلی بار دل کا اٹیک ہوا تھا اور بلڈ پریشر بہت لو ہو جانے کی وجہ سے دماغ کا اسٹروک بھی ہو گیا تھا، جس کی وجہ سے وہ چند روز گوجرانوالہ کے معروف صدیق صادق میموریل ٹرسٹ ہسپتال میں ایڈمٹ رہے، طبیعت کچھ بحال ہوئی تو وہ ہسپتال سے گھر منتقل ہو گئے تھے اور مائل بہ صحت تھے، لیکن طبیعت اچانک دوبارہ ناساز ہو گئی اور انہیں دوبارہ گھر سے ہسپتال میں شفٹ کرنا پڑا، ڈاکٹرز نے چندہ روزہ ٹریٹمنٹ کے بعد انہیں مکمل بیڈ ریسٹ کی تلقین کے ساتھ ہسپتال سے دوبارہ ڈسچارج کر دیا تھا، لیکن ۲۸ مئی کو صبح کے وقت ان کی طبیعت اچانک پھر سے بگڑ گئی، ان کے بڑے بیٹے حافظ محمد اسامہ خان سواتی نے بتایا کہ انہوں نے اپنے دونوں ہاتھ سینے پر رکھ لیے تھے اور زبان سے جیسے کچھ کہنا چاہا اور کچھ پڑھتے پڑھتے ان کا جسم بالکل ڈھیلا پڑ گیا اور آنکھیں بند ہو گئیں، والد گرامی حضرت مولانا محمد فیاض خان سواتی صاحب کو فی الفور اُن کے پاس لے جایا گیا، اور جب ان کو چیک کیا گیا تو اس وقت ان کی سانسیں بالکل معطل تھیں اور وہ اپنی ۵۵ سالہ حیاتِ مستعار کو پورا فرما کر اللہ رب العزت کے حضور پیش ہو چکے تھے، احتیاط کے طور پر فوراً ایمبولینس کے ذریعے ان کو صدیق صادق میموریل ٹرسٹ ہسپتال پہنچایا گیا تو ڈاکٹرز نے چیک کر کے بتایا کہ ان کا تقریباً آدھا گھنٹہ قبل انتقال ہو چکا ہے۔

ان للّٰہ ما اخذ ولہ ما اعطیٰ وکل شیء عندہ باجل مسمی ۔

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ بانی دارالعلوم دیوبند فرماتے ہیں ۔

’’اصل مالک (ہر شے کا) اللہ تعالیٰ ہے، بندوں کی جان و مال سب اس کی ملک ہے، بندوں کی ملک اس کی ملک کے سامنے ایسے ہی ہے، جیسے رعیت کے گھر کو رعیت کا گھر کہتے ہیں، وجہ اس (تشبیہ) کی سب ہی جانتے ہیں (کہ) جیسے اصل مالک کو اس بات کا اختیار ہوتا ہے کہ اپنی رعیت کو اپنے مکان میں چاہے رکھے، چاہے نکال دے، اور رعیت والوں کو یہ اختیار نہیں ہوتا کہ اس مکان پر چاہیں (تو) اصل مالک کو تصرف کرنے دیں، چاہیں نہ کرنے دیں، ایسے ہی خدا تعالیٰ کو اس بات کا اختیار حاصل ہے کہ جو چیز چاہے مخلوقات کے پاس رہنے دے (اور) جو چاہے ان سے لے لے، پر مخلوقات کو یہ اختیار نہیں کہ جو چیز چاہیں، جونسی چاہیں، نہ جانے دیں، اگر یہ بات ہوتی تو کاہے کو کوئی اپنے خویش واقرباء کو مرنے دیتا؟ اور کاہے کو کوئی غنی مفلس ہوا کرتا؟ جان و مال ہمیشہ ہمیشہ کو رہتا‘‘

(ماہنامہ الفرقان لکھنؤ جمادی الآخر ۱۳۹۳ھ ص ۳۵)

چنانچہ ان کے جسدِ خاکی کو ہسپتال سے جامعہ میں واپس منتقل کیا گیا اور حضرت والد گرامی نے سوشل میڈیا پر ان کی وفات کی اطلاع مندرجہ ذیل الفاظ میں نشر کی، جو ہر کس و ناکس پر بجلی بن کر گری:

’’یہ اندوہناک اور دل کو دہلا دینے والی خبر جاری کرتے ہوئے کلیجہ منہ کو آرہا ہے اور ضبط کے تمام بندھن ہاتھ سے چھوٹ رہے ہیں کہ مجھ سے چھوٹا بھائی عزیزم صوفی محمد ریاض خان سواتی ناظم جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ آج صبح قضائے الٰہی سے انتقال کر گیا ہے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس کی نمازِ جنازہ جامع مسجد نور، جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں آج رات سوا نو بجے نمازِ عشاء کے متصل بعد اداء کی جائے گی۔‘‘

بعد ازاں باہمی مشاورت سے تجہیز و تکفین وغیرہ کے معاملات طے کیے گئے اور لوگ نمازِ جنازہ میں شرکت کیلئے جوق در جوق جامعہ میں آنا شروع ہو گئے، ہر آنکھ اشک بار تھی اور ہر دل فگار تھا، نمازِ عشاء کے بعد شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب کی اقتداء میں ان کی نمازِ جنازہ اداء کی گئی، جس میں ملک بھر سے ایک خلقِ خدا نے شرکت کی اور چچا مرحوم کو گوجرانوالہ کے قدیمی قبرستان کلاں میں داداجانؒ اور دادی مرحومہ کے قریب سپردخاک کر دیا گیا۔

؎ تری جدائی سے مرنے والے، وہ کون ہے جو حزیں نہیں ہے
مگر تری مرگِ ناگہاں کا مجھے ابھی تک یقیں نہیں ہے

جانشین امام اہل السنةؒ کے تعزیتی کلمات

اگلی صبح جامعہ نصرۃ العلوم میں ان کے ایصالِ ثواب کیلئے قرآن خوانی ہوئی اوران کیلئے دعائے مغفرت کی گئی، اس موقع پر نانا جان جانشین امام اہل السنةؒ مفکر اسلام حضرت مولانا زاہدالراشدی نے اساتذہ وطلباء اور متعلقین کوخطاب کرتے ہوئے ان کی دینی وسماجی خدمات پرخراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایک متحرک اورفکرمند دینی راہنما تھے، جن کی زندگی دینی، تعلیمی، سماجی اور مسلکی خدمات میں گزری اورانہوں نے مختلف شعبوں میں سرگرم کردارادا کیا۔

انہوں نے کہا کہ ہم ان کی جدائی سے ایک بھائی کے ساتھ ساتھ ایک فکرمند اور متحرک دینی راہنما سے محروم ہو گئے ہیں اور یہ صدمہ تادیر تازہ رہے گا، اللہ تعالیٰ ان کی حسنات وخدمات کوقبول فرمائیں، سیئات سے درگزر کریں اور سب متعلقین کوصبر جمیل کی توفیق سے نوازیں، آمین یارب العالمین۔

جانشین مفسرِ قرآنؒ کا تعزیتی خطاب وتحریر

وفات سے اگلے جمعہ میں والدگرامی جانشینِ مفسرقرآنؒ استاذ العلماء حضرت مولانا محمد فیاض خان سواتی نے جامعہ میں مفصل تعزیتی خطاب ارشادفرمایا، جواسی شمارہ میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ مزید برآں حضرت والدگرامی نے بہت سے احباب کے تقاضا پر چچا مرحوم کا تفصیلی اور تاریخی حقائق سے بھرپور سوانحی خاکہ بھی سوشل میڈیا پر متفرق پوسٹس کی صورت میں رقم فرمایا، قارئین کرام اسے بھی زیرِنظر شمارہ میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

چچا مرحوم کا ایک نمایاں وصف

بھائیوں کا رشتہ بڑا ہی اہم رشتہ ہے، جو ایک دوسرے کیلئے عزت اورقوتِ بازو بنتے ہیں، آنحضرتؐ کا ارشادِگرامی ہے ''المرء کثیر باخیه'' آدمی بھائیوں سے ہی زیادہ ہوا کرتا ہے، اسی طرح فارسی کا مقولہ ہے ''ہرکہ برادر نہ دارد قوتِ بازو نہ دارد'' جس کا بھائی نہیں ہوتا وہ قوتِ بازو سے خالی ہوتا ہے، لیکن بسااوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی بھائی میں بعض وجوہات کی بناء پر اپنے ہی بھائی سے حسد، بغض اور عداوت پیدا ہو جاتی ہے، جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹوں ہابیل اور قابیل کا ذکر قرآن پاک میں فرمایا ہے، جو حقیقی بھائی تھے، مگر حسد کی بناء پر ایک نے دوسرے کوقتل کر دیا۔ یوں تو چچا مرحوم ایک جامع الاوصاف شخصیت تھے، تاہم ان کے بعض قریبی رفقاء اورمحبین نے ان کے بارے میں جوخصوصی پیغامات بھیجے ہیں، ان سے ان کی ایک نمایاں صفت اُبھرکر سامنے آتی ہے اور وہ ہے ''بڑے بھائی کا غایت درجہ احترام اورمرتبہ شناسی''، چنانچہ

☆ مولانا حافظ فضل الہادی، مدرس جامعہ نصرۃ العلوم رقمطراز ہیں۔

''ایک دفعہ میں نے حضرت مولانا صوفی محمد ریاض خان سواتی صاحبؒ سے عرض کیا کہ دو بھائیوں (حضرات شیخین کریمینؒ) کی جوڑی کی مثالیں بہت ہیں، آپ دونوں بھائی بھی ایک عرصے سے ساتھ چل رہے ہیں اور دونوں کا نام بھی ساتھ ساتھ آتا ہے۔ آپ حضرت مہتمم صاحب کی وہ خاص بات جسے آپ کسی قیمت پر فراموش نہ کر سکتے ہوں بتا دیں۔ یہ بات مجھے ناظم صاحب نے خود فرمائی تھی کہ مولانا! مجھے صوفی صاحب نے ناظرہ کی کلاس کے لیے منتخب کیا تھا، یہ جو ناظم اعلیٰ ہوں یہ حاجی صاحب کی شفقت ہے اور یہ بات مجھ سے کبھی فراموش نہ ہو سکے گی۔''

☆ مولانا محمد عبداللہ خان صفدر، فاضل جامعہ نصرۃ العلوم رقمطراز ہیں۔

''حضرت مولانا صوفی محمد ریاض خان سواتی صاحب بہت سی صفات کے مالک تھے، ہمیں تو ابھی ان کی وفات کا یقین ہی نہیں ہو رہا، لیکن کچھ بھی ہو جائے موت ایک اٹل حقیقت ہے، اللہ پاک حضرت ناظم صاحبؒ کو غریقِ رحمت کرے، آمین۔

حضرت ناظم صاحب کا اپنے بڑے بھائی حضرت اقدس مولانا محمد فیاض خان سواتی صاحب مدظلہ کے ساتھ بہت ہی پیار اور ادب کا رشتہ تھا، جس کا اظہار گاہے بگاہے کرتے رہتے تھے، میرے دیکھنے اور سننے میں کئی واقعات آئے، ایک دو عرض کرتا ہوں۔

(۱) حضرت حاجی صاحب مدظلہ کی عادت شریفہ تھی کہ اسباق پڑھانے کے بعد مدرسہ کے برآمدے میں چارپائی پر بیٹھ کر اخبار پڑھتے تھے، تو حضرت ناظم صاحبؒ کو اتنی فکر ہوتی تھی کہ حضرت حاجی صاحب کے آنے سے پہلے اخبار اکٹھی کرواتے تھے، اگر کوئی ساتھی لے کر گیا ہوتا تو فوری منگواتے تھے کہ حاجی صاحب نے اخبار پڑھنی ہے، میری عادت تھی کہ کوئی بھی کاغذ ملتا تو اس پر کچھ نہ کچھ لکھ دیتا تھا، اخبار پر بھی ایک مرتبہ میں نے کچھ لکھ دیا تو حضرت ناظم صاحبؒ نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا کہ اخبار پر نہ لکھا کر، یہ حضرت حاجی صاحب نے پڑھنی ہوتی ہے، گند مارنے کو حاجی صاحب پسند نہیں کرتے۔

(۲) قطب الاقطاب حضرت مولانا سید نفیس الحسینی شاہ صاحبؒ کی زندگی میں حضرت ناظم صاحبؒ کے ہمراہ اکثر ان کے ہاں حاضری کا موقع ملتا، حضرت ناظم صاحبؒ دعا کیلئے یا کسی کو بیعت کروانے کیلئے وہاں لے جاتے تو حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے بھئی! حاجی فیاض صاحب سے بیعت کروا دیا کرو، وہ بزرگ ہیں، میرے پاس آنے کی

تکلیف نہ کیا کرو،تو حضرت ناظم صاحبؒ عرض کرتے کہ حضرت حاجی صاحب پڑھنے پڑھانے والے آدمی ہیں، وہ اس کام میں ابھی نہیں آتے، ان کا کام بہت مشکل کام ہے، ادارے کی ذمہ داریاں، پڑھانے کی ذمہ داری اور لکھنے کا کام بہت زیادہ کرتے ہیں، طبیعت بھی ٹھیک نہیں رہتی، ان کیلئے دعا فرمادیا کریں۔ جب ہم وہاں سے رخصت ہونے لگتے تو حضرت شاہ صاحبؒ فرمایا کرتے کہ حاجی محمد فیاض صاحب کو میرا اسلام کہنا اور دعا کی درخواست کرنا۔

اللہ پاک حضرت مولانا محمد ریاض خان سواتیؒ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، اور حضرت اقدس مولانا حاجی محمد فیاض خان سواتی صاحب مدظلہ کا سایۂ شفقت ہم سب پر تادیر سلامت با کرامت رکھے، آمین۔''

☆ مولانا محمد رضوان منیر لاہوری، فاضل جامعہ نصرۃ العلوم رقمطراز ہیں۔

''چند سال قبل جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کا ایک وفد جامعہ نصرۃ العلوم میں تشریف لایا اور انہوں نے جامعہ کے مہمان خانہ میں حضرت مولانا صوفی محمد ریاض خان سواتی صاحبؒ سے ملاقات کی، اس موقع پر میں بھی شریکِ محفل تھا، انہوں نے حضرت ناظم صاحبؒ کو اس بات پر قائل کرنے کی کوشش کی کہ ہم آپ کو جماعت کے ضلعی امیر کا عہدہ دینا چاہتے ہیں، لیکن حضرت نے انہیں یہ کہہ کر برملا انکار کر دیا کہ حاجی صاحب موجود ہیں، وہ ہمارے بڑے ہیں اور وہ اہل ہیں۔'' نور اللہ مرقدہ۔

☆ مولانا قاری محمد جاوید کمبوہ، فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور رقمطراز ہیں۔

''ایک دفعہ جامعہ نصرۃ العلوم میں تعطیلات چل رہی تھیں اور مدرسہ بالکل سنسان تھا، میں نمازِ مغرب کے بعد جامعہ میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ سامنے برآمدے میں چارپائی پر دونوں بھائی جانشینِ مفسر قرآنؒ استاذ العلماء حضرت مولانا محمد فیاض خان سواتی صاحب مدظلہ اور ابن مفسر قرآنؒ حضرت مولانا صوفی محمد ریاض خان سواتی صاحبؒ بیٹھ کر باہم گپ شپ فرما رہے ہیں، میں نے ان سے ملاقات کی اور کہا کہ آج تو ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے دو پھول چارپائی پر بیٹھے ہوئے ہیں، میں نے کہا کہ اسی چارپائی پر میں نے کسی زمانے میں حضرات شیخین کریمینؒ کو بھی تشریف فرما دیکھا ہوا ہے، اور اب ان کے دونوں جگر گوشوں کو اسی جگہ، اسی انداز میں بیٹھا ہوا دیکھ کر محظوظ ہو رہا ہوں، بڑا ہی دل کش منظر ہے، تو حضرت ناظم صاحبؒ مجھے بطورِ مزاح پنجابی میں فرمانے لگے'' قاریا! تُو ویکھ کے حسد کر، تے سڑ''۔

''ایک دفعہ میں نے حضرت ناظم صاحبؒ سے کسی پروگرام میں عرض کیا کہ آپ کھل کر بیان کیوں نہیں کرتے، جیسے حاجی صاحب پورا پورا گھنٹہ بیان کر لیتے ہیں، جبکہ آپ کا بیان بہت ہی مختصر ہوتا ہے، تو فرمانے لگے کہ

میں ان کی موجودگی میں کھل کر بیان نہیں کرسکتا اور پھر فرمایا ''قاریا! وہ بہت بڑی شخصیت ہے اور بہت علمی آدمی ہے۔''

حضرت ناظم صاحبؒ اور میرا باہم بہت ہی مخلصانہ، دوستانہ اور نہایت بے تکلفانہ تعلق، بلکہ یارانہ تھا، ان کی وفات سے میں ایک مشفق باپ، ایک خیرخواہ استاذ و مربی اور ایک ہمدرد و ہمراز دوست سے محروم ہو گیا ہوں، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کو جنت الفردوس کی خوشیوں سے مالا مال فرمائے، آمین ثم آمین۔''

☆ قاری محمد ارشد رضا ملائشیا (فاضل تجوید و قراءت جامعہ نصرۃ العلوم) رقمطراز ہیں۔

(۱) میں جب جامعہ نصرۃ العلوم میں زیرِ تعلیم تھا تو حضرت ناظم صاحبؒ میرے ساتھ بہت شفقت کا معاملہ فرماتے تھے، میں ان کے قریب رہتا تھا اور ان کی خدمت کیا کرتا تھا، ایک دفعہ ایسا ہوا کہ امتحان میں ایک دن باقی تھا، حضرت ناظم صاحبؒ نے مجھے بلا کر امتحان کی بھرپور تیاری کی تلقین فرمائی اور مجھ سے پوچھا کہ کیا تمہیں پتہ ہے کہ تمہاری کلاس کا امتحان کس نے لینا ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے اس کا علم نہیں ہے، ناظم صاحبؒ فرمانے لگے کہ تمہارا امتحان حضرت مہتمم صاحب نے لینا ہے، اس لیے اس کی بہت اچھی تیاری کرو، اگر تمہارا رزلٹ اچھا نہ آیا تو میں تم سے ناراض ہو جاؤں گا، پھر میرے پاس بھی مت آنا، اگر تمہارا حاجی صاحب کے امتحان میں اچھا رزلٹ آ گیا تو پھر ہی تم میرے پاس آنے کا سوچنا، میری نظر میں جو مقام و مرتبہ حاجی صاحب کا ہے وہ کسی اور کا نہیں ہے، اگر تم ان کی نظر میں پاس نہیں تو پھر میری نظر میں بھی پاس نہیں، چنانچہ میں نے امتحان کی بھرپور تیاری کر کے اگلے دن حضرت مہتمم صاحب کو امتحان دیا اور اللہ کے فضل سے میری اپنی کلاس میں تیسری پوزیشن آئی، جس سے حضرت ناظم صاحبؒ بہت خوش ہوئے اور مجھے ڈھیروں دعاؤں سے نوازا۔

(۲) حضرت مہتمم صاحب کا یہ معمول ہے کہ وہ مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد مدرسہ کے برآمدے میں چارپائی پر کچھ دیر تشریف فرما ہوتے ہیں، حضرت ناظم صاحبؒ اُن کے آنے سے پہلے پہلے چارپائی کی صفائی اور تکیے وغیرہ سیدھے کروایا کرتے تھے، ایک دفعہ نمازِ مغرب کے بعد حضرت ناظم صاحبؒ نے مجھے دفتر کی چابیاں دیں اور کہا کہ وہاں سے فلاں فلاں چیزیں نکال کر مجھے دو اور دفتر کو تالا لگا دو، خود ناظم صاحبؒ دفتر کے باہر برآمدے میں چارپائی پر بیٹھ گئے، میں نے ان کو ان کی مطلوبہ چیزیں نکال کر دیں اور دفتر بند کر کے میں بھی اُن کے سامنے کرسی پر بیٹھ گیا، انہوں نے جب دیکھا کہ حضرت مہتمم صاحب نمازِ مغرب ادا کر کے مسجد سے باہر نکل رہے ہیں تو مجھے اپنی جگہ سے فوراً کھڑا کر دیا اور کہا کہ حضرت مہتمم صاحب آ رہے ہیں، سائیڈ پر ہو جاؤ، تو میں نہایت ہی ادب و احترام کے

ساتھ وہاں سے سائیڈ پر ہوگیا، حضرت ناظم صاحبؒ کا اپنے بڑے بھائی کے ساتھ اس قدر پُرخلوص اور ادب و احترام سے لبریز تعلق قابلِ رشک تھا، اللہ تعالیٰ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور حضرت مہتمم صاحب کا سایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ سلامت رکھے، وہ ہمارے سروں کا تاج اور سرمایۂ فخر ہیں، آمین یارب العالمین۔''

☆ محترم جناب محمد رضوان منور آف گوجرانوالہ رقمطراز ہیں۔

''میں جب بھی چھوٹے حاجی صاحب (حضرت مولانا صوفی محمد ریاض خان سواتیؒ) سے رمضان میں اپنے دل کی کیفیت کے متعلق بات کرتا تو ہمیشہ مجھے بڑے حاجی صاحب (حضرت مولانا محمد فیاض خان سواتیؒ) کے پاس بھیج دیا کرتے تھے، فرماتے تھے کہ وظائف مجھ سے لے لو اور اہلِ نظر بڑے حاجی صاحب ہیں۔''

''حذیفہ بھائی! آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ جمعہ کے بعد میری چھوٹے حاجی صاحب کے ساتھ جامعہ کے مہمان خانہ میں کافی بے تکلف گفتگو ہوتی تھی۔ جب آپ نے پہلی دفعہ تراویح پڑھانا شروع کی تو چھوٹے حاجی صاحب فرمانے لگے ''حذیفہ کی آواز بڑے حاجی صاحب سے کتنی ملتی ہے''۔ میں بہت چھوٹا تھا، جب بڑے حاجی صاحب نے جامعہ میں تراویح پڑھانے کا آغاز کیا تھا، واقعی آپ کی آواز ان سے بہت ملتی ہے، تراویح کے بعد رات دیر تک چھوٹے حاجی صاحب کے پاس بیٹھنا، کون کون سی بات بتاؤں، تحریر لکھتے وقت بھی آنسو جاری ہیں۔''

ایک یادگار واقعہ

چچا مرحوم کے ساتھ میرا بچپن سے جوانی تک سفر وحضر کا ساتھ اور ایک دوستانہ تعلق رہا ہے، ان کی نجی مجلسوں، راز و نیاز کی باتوں اور مخصوص حالات و واقعات سے مجھے جس قدر واقفیت حاصل ہے، اگر قلم کو جنبش دوں تو ان پر ایک ضخیم کتاب پردۂ اخفاء سے منصۂ شہود پر آ سکتی ہے، تاہم گزشتہ کچھ عرصہ سے بأمر وجوہ میرا ان کے ساتھ اسفار وغیرہ کا سلسلہ بالکل منقطع ہوکر رہ گیا تھا، ان کی وفات کے بعد سے ان کے ساتھ بیتے ہوئے یادگار لمحات یکے بعد دیگرے مسلسل دماغ کی اسکرین پر ابھرتے چلے آتے ہیں، فی الحال اُن کی یاد میں ایک دلچسپ واقعہ قارئین کرام کی نذر کیا جاتا ہے۔

''میں نے جب زندگی میں پہلی بار جامع مسجد مدنی فیضِ غفوری محلّہ نور باوا گوجرانوالہ میں مصلّی سنایا تھا تو مجھے وہاں اپنے ساتھ وہی لے کر گئے تھے، میں جھجک کی وجہ سے مصلّی سنانے کو تیار نہیں ہو رہا تھا، انہوں نے میرا دل بڑھانے کیلئے یہ حربہ استعمال کیا کہ جامعہ کے عملہ کے کچھ لوگ اور چند قریبی احباب کو اکٹھا کر کے میرے ساتھ

وہاں لے گئے اوران سب کو مجھ سے پچھلی صف میں کھڑا کر دیا، جب میں تراویح پڑھانے کیلئے مصلے پر کھڑا ہوا تو مجھے اپنے پیچھے صرف وہ لوگ نظر آ رہے تھے جن کو میں جانتا تھا اور مجھے ان سے بالکل بھی جھجک نہیں تھی، چنانچہ میں نے اپنی پہلی تراویح بڑے اطمینان اور سہولت کے ساتھ پڑھائی اور پھر وہ مسلسل کچھ دن میرے ساتھ وہاں جاتے رہے تاکہ مجھے وحشت محسوس نہ ہو، حوصلہ افزائی کیلئے اکثر میرے قراءت کے لہجے کی تعریف بھی فرمایا کرتے تھے، بعدازاں جب میں نے جامعہ نصرۃ العلوم میں مصلّٰی سنانا شروع کیا تو پھر آخر تک وہ ہر سال میری اقتداء میں ہی مکمل ماہ نمازِ تراویح اداء کرتے رہے۔''

؎ اٹھتے جاتے ہیں اب اس بزم سے اربابِ نظر
گھٹتے جاتے ہیں مرے دل کو بڑھانے والے

وارثینِ منبر ومحراب کو ایک گراں قدر نصیحت

مدارس کی سالانہ تعطیلات کے دوران گوجرانوالہ کے مختلف اداروں میں دورۂ تفسیر القرآن کیلئے ملک کے اطراف سے کثیر تعداد میں طلباء تشریف لاتے ہیں، اکثر طلباء کا یہ معمول ہوتا ہے کہ اس دوران وہ گروپس کی صورت میں جامعہ نصرۃ العلوم کا وزٹ کرتے ہیں اور رئیس الجامعہ والدگرامی حضرت مولانا محمد فیاض خان سواتی صاحب سے ملاقات کرتے ہیں، چند سال قبل کی بات ہے، نمازِ عصر کے بعد بندہ جامعہ میں چچا محترم کے ساتھ ان کے دفترِ انتظام میں بیٹھا ہوا تھا، اس دوران مدرسہ ''ریحان المدارس'' گوجرانوالہ میں دورۂ تفسیر القرآن کیلئے آیا ہوا طلباء کا ایک گروپ کمرہ میں داخل ہوا، اس وقت حضرت والد محترم جامعہ میں موجود نہیں تھے تو انہوں نے چچا مرحوم سے ملاقات کی اور ان سے اصرار کرنے لگے کہ آپ ہی ہمیں کچھ نصیحت فرما دیجئے تو چچا مرحوم نے اس موقع پر انہیں یہ نصیحت فرمائی:

''آپ حضرات عنقریب علماء بننے والے ہیں، کل کو آپ رونقِ منبر ہوں گے، میری صرف یہ نصیحت ہے کہ جن اختلافی مسائل سے عوام میں انتشار پھیلتا ہے ان کو منبر ومحراب میں ہرگز زیرِ بحث نہ لائیں، بلکہ اپنی پوری توجہ اصلاحی کام پر دیں اور فرقہ واریت سے مکمل طور پر اجتناب کریں۔''

اللّٰهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه واكرم نزله ووسع مدخله و برد مضجعه، آمین یارب العالمین۔

چچا مرحوم کی وفات حسرتِ آیات پر تعزیت کیلئے جو حضرات جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں تشریف لائے اور جنہوں نے ملک و بیرون ملک سے خطوط، فون کالز، واٹس ایپ، میسنجر، فیس بک اور دیگر سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے توسط سے تحریری یا صوتی طور پر اظہارِ تعزیت کیا، ان کا احاطہ ممکن نہیں ہے، جبکہ دنیا بھر سے تعزیتی پیغامات کا یہ سلسلہ تادمِ تحریر جاری ہے۔

تعزیتی مکاتیب

حضرت مولانا محمد الیاس گھمن

''حضرت مولانا محمد فیاض خان سواتی زید مجدہ
مہتمم جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مولانا محمد ریاض خان سواتی رحمہ اللہ کی وفات کی خبر ملی، سن کر بہت زیادہ افسوس ہوا۔

انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

ان للّٰہ ما اخذ ولہ ما اعطیٰ وکل شیء عنہ باجل مسمی فلتصبر ولتحتسب۔

اللہ کریم نے مولانا محمد ریاض خان سواتی رحمہ اللہ سے دین کی خدمت کا خوب کام لیا، ایک عرصہ دراز تک جامعہ نصرۃ العلوم کے ناظم رہے، جامعہ کی تعلیمی اور تعمیری ترقیات میں حضرت مرحوم کے اخلاص اور کوششوں کو بہت دخل ہے، جسے کسی صورت بھلایا نہیں جا سکتا، اللہ کریم انہیں اپنی شان کے مطابق اجر عطا فرمائے، جس وقت برادرِ مکرم مولانا محمد ریاض خان سواتی رحمہ اللہ کی وفات کی اطلاع ملی، اسی وقت میں نے اپنے ایک تعزیتی پیغام میں دنیا بھر میں بسنے والے اپنے متعلقین سے یہ درخواست کی ہے کہ حضرت مرحوم کے لیے ایصال ثواب کریں، ان کے لیے دعا مغفرت بھی کریں اور تمام لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا کریں۔

سچ تو یہ ہے کہ آپ کا چلے جانا یقیناً صدمے کا باعث ہے، لیکن اگر قرآن وسنت کی روشنی میں اللہ رب العزت کے نظام کائنات میں غور کریں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اصل آخرت ہی ہے، اللہ تعالیٰ نے دنیا میں خوشیوں کے دن بھی مقرر فرمائے ہیں اور صدمات کے دن بھی، یہاں کی خوشیاں عارضی ہیں اور غم بھی عارضی، ابدی خوشیاں تو

آخرت میں ہوں گی۔

مرحوم کی جدائی سے آپ کو اور آپ کے دیگر اہل خانہ کو جو صدمہ پہنچا، یقیناً وہ بہت صبر آزما مرحلہ ہے، اللہ کریم کے تمام فیصلوں کو دل و جان سے قبول کرنا ہی ایک سچے مومن کی علامت ہوتی ہے، اللہ کا شکر ہے کہ آپ ایک علمی گھرانے سے تعلق رکھتے ہیں، اس موقع پر آپ کی دہری ذمہ داری بنتی ہے، جہاں آپ نے خود صبر کرنا ہے وہاں باقی رشتہ داروں بالخصوص اپنے دیگر اہل خانہ کو بھی صبر کی تلقین کرنی ہے۔

میں اس موقع پر آپ کے تمام اہل خانہ، جامعہ نصرۃ العلوم کے اساتذہ، عملہ، طلباء اور معاونین کی خدمت میں تعزیت مسنونہ پیش کرتا ہوں، چونکہ میں اپنے چند ضروری علمی کاموں کی تکمیل کے سلسلے میں ملک سے باہر ہوں، اس لیے خود تو حاضر نہیں ہو سکتا، اس لیے اپنے چھوٹے بھائی خبیب احمد گھمن کے ہمراہ چند علماء کو آپ کے پاس اپنا نمائندہ بنا کر بھیج رہا ہوں، اور دعا گو ہوں کہ اللہ کریم اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے مرحوم کی تمام حسنات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، سیئات سے درگزر فرمائے، ان کی کامل مغفرت فرمائے، آخرت کی تمام منزلیں آسان فرمائے، آپ کو اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

محتاج دعا

محمد الیاس گھمن

(سرپرست خانقاہ و مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا)

۲۲، مئی ۲۰۲۳ء''

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد طیب عارفی

''محترم المقام جامع المحاسن حضرت مولانا محمد فیاض سواتی صاحب زید مجدکم

وصاحبزادگان حضرت مولانا صوفی محمد ریاض خان سواتی سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

''حضرت مولانا صوفی محمد ریاض خان سواتی صاحبؒ کا سانحۂ ارتحال بہت بڑا صدمہ ہے، سواتی خاندان کے لیے بھی بہت بڑا صدمہ ہے اور تمام اہل مدارس کے لیے، دینی حلقہ کے لیے اور مسلمانوں کے لیے بہت بڑا صدمہ ہے، جب حضرت کے بیمار ہونے اور ہسپتال داخل ہونے کی خبر ملی تو میں سوچ رہا تھا کہ حضرت جلد صحت مند ہوں گے اور میں

جا کران سے ملاقات کروں گا، لیکن میں مل بھی نہیں سکا اور عیادت بھی نہیں کر سکا اور حضرت اگلے جہان تشریف لے گئے، اللہ تعالیٰ ان کی کامل مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائیں، بندہ اور جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد کے اساتذہ اور طلبہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے اس غم کے مرحلے میں آپ کے ساتھ برابر شریک ہیں، آپ کے خاندان اور آپ کے ادارہ جامعہ نصرۃ العلوم سے ہمارا بہت ہی گہرا قلبی تعلق ہے اور جو صدمہ آپ کا ہے، وہی صدمہ ہمارا ہے۔

جس دن حضرت کا جنازہ تھا، بندہ سیالکوٹ تھا، لیکن اس دن میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی، جس کی وجہ سے میں جنازے میں شریک نہیں ہو سکا اور اب بھی میں پچھلے دو دن سے بخار کی کیفیت کی بنا پر صاحب فراش ہوں، اسباق بھی نہیں پڑھا رہا، ورنہ آپ کے ہاں حاضری کے بغیر دل بے چین ہے، دل یہی چاہتا ہے کہ آپ کے پاس بالمشافہ حاضر ہو کر تعزیت کروں اور جامعہ میں حاضری دوں، اللہ تعالیٰ ان جانے والوں کی برکت سے اس ادارے کو مزید ترقیات نصیب فرمائیں اور ہر قسم کے شرور وفتن سے اس ادارے کی حفاظت فرمائیں، اللہ تعالیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی حسنات کو قبول فرمائیں اور درجات بلند فرمائیں، آمین۔

محمد طیب

مہتمم جامعہ اسلامیہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد

۹، ذوالقعدۃ، ۱۴۴۴ھ

حضرت مولانا قاضی محمد ظہور الحسین اظہر

''محترمی ومکرمی جناب حضرت مولانا حاجی محمد فیاض صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج گرامی؟

آپ کے برادرِ صغیر حضرت مولانا محمد ریاض خان صاحب سواتی رحمہ اللہ تعالیٰ کا سانحۂ ارتحال بلاشبہ آپ حضرات اور ہم سب کے لیے بے حد صدمہ کا باعث ہے، آپ کا خانوادہ استادِ محترم حضرت صوفی صاحب نور اللہ مرقدہ کی نسبت سے میرے لیے قابل احترام اور اپنے گھر جیسا ہے۔

میری صحت متحمل نہیں ہے، اسی وجہ سے نمازِ جنازہ میں شریک نہ ہو سکا اور نہ ہی تا حال تعزیت کیلئے حاضر ہو پایا ہوں، تاہم ایصالِ ثواب کا اہتمام کیا گیا ہے۔ عریضہ کے ذریعے آپ، آپ کے اہلِ خانہ اور خانوادہ سواتی کے جملہ متعلقین کی خدمت میں تعزیت مسنونہ کی جا رہی ہے، جیسے ہی طبیعت نے اجازت دی، حاضرِ خدمت ہوں گا، ان شاء اللہ۔

حق تعالیٰ حضرت مولانا مرحوم کی مغفرت فرمائیں، انہیں جنت الفردوس اور اہل خانہ کو صبر جمیل نصیب ہو۔

آمین بحرمۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

والسلام

قاضی ظہور الحسین اظہر

(امیر مرکزیہ تحریک خدام اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان)

۲۱، ذی قعدہ ۱۴۴۴ھ

حضرت مولانا ظہور احمد علوی

''حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا زاہد الراشدی، مولانا فیاض خان سواتی،

مولانا عرباض خان سواتی، صاحبزادگان و جملہ متعلقین مولانا ریاض خان سواتیؒ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

انسانی زندگی طویل وقصیر سفروں کا زنجیری تسلسل ہے، لمحوں سے ملے لمحے اور وقفوں سے ملے وقفے، کسی کی حیات کی کڑیاں بنتے نظر آتے ہیں، نظر سے نظر ملتے ہی ایک نئی داستان حیات کا آغاز ہو جاتا ہے، لیکن وہ لمحے جو طفلانہ شوخیوں سے ہی کسی ولی بلکہ اولیاء کی آغوش ولایت سے آشنا ہوں، کسی صاحبِ نظر کی دور رس نگاہوں کے اجالے ہوئے ہوں، کسی صاحبِ دل کے انفاس کی خوشبو سے معطر ہوں، وہ لمحے جس تقدس کو وجود بخشتے ہیں اس کے وجود مسعود کی رعنائیوں سے ایک عالم شاداب ہوتا ہے، وہ جس باغ وریاض کو جنم دیتے ہیں، مبداء فیاض کی طرف سے کائنات کی بوقلمونیوں کے لیے اس کا انتخاب ہوتا ہے۔ عنفوان شباب تفسیر وحدیث اور تفقہ ومنطق کے جن سوتوں سے فیض یاب ہوتا ہے، اور علم وعمل کے گہرے سمندروں سے روشناس ہوتا ہے، تو جب یہ پختہ شبابی لمحے خزینے لٹانے لگتے ہیں تو ان سے ایک جہان سیراب ہوتا ہے۔ وقت کے اولیاء اللہ کی ملاقاتیں وزیارتیں، ان کے دلنشین سجود اور عبادتیں، ان کے بوسے، دعائیں اور سعادتیں، ان سے اس قالب میں وہ انسان ڈھلتا ہے، جس سے ایک وجود ہستی فیض یاب ہوتا ہے۔

ہمارے بھائی اور دوست مولانا محمد ریاض خان سواتیؒ کو قدرت نے کچھ ایسی ہی انمول عطایا سے سرفراز فرمایا تھا، جس عظیم ہستی کے گھر، گود میں اس گوہر نے جنم لیا، وہ وقت کے عظیم مفسر، متکلم اور صوفی باصفا حضرت مولانا

صوفی عبدالحمید سواتیؒ تھے، جس گودی وآغوش میں پلے بڑھے، وہ وقت کے قابل فخر مفسر، محدث، صاحب دل امام اہل سنت حضرت مولانا سرفراز خان صفدرؒ تھے، جس ہستی کی لوریاں اور لاڈیاں نصیب ہوئیں وہ مجاہد، تحریکوں کے قائد، عقل ونقل کے ماہر، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کے ہمسفر، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم ہزارویؒ تھے۔ کیا نسبتیں ہیں، کیا سعادتیں ہیں۔

اس دورِ قحط الرجال میں ایسی منجھی ہوئی ہستیوں کا وجود جہاں ایک غنیمت سے کم نہیں، وہاں ان کا کھو جانا بھی ایک حسرت سے کم نہیں، ان درد بھرے لمحوں اور دکھی لحظوں میں ہم آپ کے درد آشنا بھی ہیں اور غم شریک بھی۔

آپ حضرت ظہور احمد علوی (مہتمم جامعہ) اور تمام اساتذہ کرام جامعہ محمدیہ F-6/4 اسلام آباد کی طرف سے مولانا صوفی ریاض سواتی خان صاحبؒ کے سانحہ ارتحال پر دلی تعزیت قبول فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کی جملہ حسنات ومساعی جمیلہ کو قبول فرمائیں، ان کی بشری لغزشوں سے درگزر فرمائیں، اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں۔

آتی ہی رہے گی تیرے انفاس کی خوشبو
گلشن تیری یادوں کا مہکتا ہی رہے گا

والسلام مع الاکرام
بہ احترامات فراواں
ظہور احمد علوی
(مہتمم جامعہ محمدیہ اسلام آباد)''

حضرت مولانا راشد الحق سمیع

''محترم المقام جناب شیخ الحدیث حضرت مولانا زاہد الراشدی صاحب مدظلہ
محترم المقام جناب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد فیاض خان سواتی صاحب مدظلہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

حضرت مولانا محمد ریاض خان سواتیؒ کی اچانک رحلت کے موقع پر آپ حضرات سے دلی تعزیت کرتا ہوں، حضرت مولانا مرحوم خود بھی بہت بڑے باکمال عالم دین تھے اور ان گنت خوبیوں، علمی واخلاقی صفات سے مالا مال

تھے، اس قدر قیمتی اور قریبی شخصیت کا یوں اچانک بچھڑ جانا یقیناً بہت ہی ملال کا باعث ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ آپ تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین۔

دارالعلوم حقانیہ میں حضرت مرحوم کے لیے ایصالِ ثواب کا اہتمام کیا گیا، اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے، آمین۔ غم کے اس موقع پر آپ کے خاندان کے ساتھ خانوادہ حقانی بھی برابر کا شریک ہے۔

شکریہ والسلام

(مولانا) راشد الحق سمیع

مدیر ''الحق'' جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

یکم جون ۲۰۲۳ء''

حضرت مولانا سید محمد اکبر شاہ بخاری

''محترم المقام ہر دل عزیز جناب مولانا فیاض خان سواتی صاحب زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج گرامی؟

کسی اخبار میں پڑھ کر دلی صدمہ ہوا ہے کہ آپ کے بھائی حضرت مولانا محمد ریاض خان سواتی صاحب انتقال فرما گئے ہیں، اناللہ وانا الیہ راجعون۔

دل سے دعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ مولانا مرحوم کے درجات بلند فرمائیں اور آپ سب اہل خاندان کو صبر جمیل عطا فرمائیں، آمین۔ ہم نے اجتماعی طور پر بھی اپنی مسجد میں دعا کرائی ہے، یہ عظیم سانحہ ہے، بس دعا ہی کر سکتے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی کامل مغفرت فرمائیں، آمین۔

والسلام

احقر سید اکبر شاہ بخاری غفرلہ

مہتمم مدرسہ اشرفیہ احتشام العلوم راجن پور

ضلعی صدر مجلس صیانۃ المسلمین پاکستان

سرپرست انٹرنیشنل ختم نبوت پاکستان ضلع راجن پور

۲۸، مئی ۲۰۲۳ء''

حضرت مولانا حفظ الرحمٰن اعوان

بخدمت جناب حضرت مولانا محمد فیاض خان سواتی مدظلہ

امام وخطیب جامع مسجد نور و مہتمم جامعہ نصرۃ العلوم واستاذ الحدیث

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج شریف؟

دنیا ایک سٹیج ہے، جہاں ہر فرد اپنی خداداد صلاحیت اور قابلیت کے جوہر دکھاتا ہے، بے شمار لوگ اپنا وقتی معمولی نوعیت کا کردار دکھا کر ذہنوں سے محو ہو جاتے ہیں اور کچھ افراد اپنے غیر معمولی کردار کے انمٹ نقوش چھوڑ کر امر ہو جاتے ہیں، اس دنیا پر ایسے بھی کچھ خوش بخت لوگ بستے ہیں، جو اپنی قابل رشک زندگی کی بدولت گمنامی کی زندگی سے شہرت کی رفعتوں کو چھوتے ہیں، وہ اپنی دلعزیز شخصیت کی وجہ سے نظروں کو بھاتے، دلوں میں سماتے اور ذہنوں پر چھا جاتے ہیں، ان کی دل نشین یادوں سے تصورات کی حسین دنیا درخشاں وشاد رہتی ہے، وہ خود اس جہان بے ثبات سے کوچ کر جاتے ہیں مگر زمانہ انہیں صدیوں یاد رکھتا ہے، انہی شخصیات میں سے آپ کے برادر عزیز حضرت مولانا محمد ریاض خان سواتی رحمۃ اللہ علیہ تھے، جن کی وفات حسرت آیات کی خبر ابھی چند دن قبل ہمیں موصول ہوئی تو دل کو کافی صدمہ پہنچا کہ آپ ایک بازو سے محروم ہو گئے ہیں، نصرۃ العلوم کے درودیوار غمزدہ ہوں گے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان للّٰہ ما اخذ ولہ ما اعطیٰ وکل شیء عندہ باجل مسمی۔

اللہ تعالیٰ انہیں غریقِ رحمت فرمائے، درجات بلند فرمائے اور آپ کو بمع اہل خانہ صبر جمیل اور اجر جزیل نصیب فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کے فیصلے کو دل وجان سے قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ صدمہ بہت بڑا ہے، نہ والد والدہ اس دنیا میں آئیں گے اور نہ بھائی پیدا ہوں گے، بھائی کیسے ہوتے ہیں، کس طرح ہوتے ہیں، ان میں محبت کا رشتہ کیسے استوار ہوتا ہے اور محبت ہوتی کیسے ہے، اس کا سبق اور درس اگر ملتا ہے تو حضرات شیخین کریمینؒ (مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ، مولانا عبدالحمید خان سواتیؒ) یا مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد رفیع عثمانیؒ اور شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ کی جوڑی سے ملتا ہے، یہ بے مثال بھائی بھی تھے اور دوست بھی تھے، ایک دوسرے کے معاون بھی تھے، ورنہ آج کے حالات میں تو پتہ بھی نہیں چلتا کہ یہ بھائی ہیں؟ ظاہر یہ کہ آپ بھی انہی مقدس اور عظیم شخصیات کے جانشین ہیں تو آپ کا بھائی بھی ایسا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ایسے بھائی ہر مسلمان کو نصیب فرمائے، ہمارے ہاں تو یہ بات ضرب المثل ہے کہ حقیقت میں بھائی ایسے ہوتے ہیں جیسے حضرات شیخین کریمینؒ تھے۔

بحیثیت مہتمم مدرسہ ھٰذا، جملہ اساتذہ کرام اور تمام طلباء کرام آپ کی خدمت میں تعزیت مسنونہ پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے علم وعمل، عمر اور اولاد میں برکت عطا فرمائے، اور آپ کی حفاظت فرمائے اور آپ کے مرحوم بھائی، والدین اور جملہ عزیز واقارب، جامعہ کے اساتذہ کرام اور جامع مسجد نور کے نمازی اور تمام مسلمان جو اس جہان فانی سے اس جہان میں منتقل ہو چکے ہیں، سب کی مغفرت کاملہ فرمائے، آمین۔

والسلام: (مولانا) حفظ الرحمٰن

امام وخطیب جامع مسجد رحمانیہ خانوخیل

مہتمم جامعہ تجوید القرآن رحمانیہ رجسٹرڈ خانوخیل

ضلع ڈیرہ اسماعیل خان''

حضرت مولانا قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

''محترم المقام حضرت العلام مولانا محمد فیاض خان سواتی صاحب زیدمجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ! مزاج گرامی؟

سلام مسنون کے بعد عرض خدمت ہے کہ حضرت اقدس مولانا صوفی محمد ریاض خان صاحبؒ کی جدائی ہم سب کے لیے صدمہ لائی ہے، مگر اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، یہاں آ کر کے انسان لاچار ہو جاتا ہے، ان کے ساتھ ہماری یادیں ایک گھر کے فرد جیسی تھیں، حضرت صوفی صاحبؒ کی ایک نشانی ہم سے اور گم ہوگئی، مرحوم کے لیے مسجد اور مدرسہ میں دعائے بخشش کروائی گئی، اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے، حضرت مرحوم نے اپنے بزرگوں کی یادوں کو ہمیشہ تازہ رکھا، اللہ کی مخلوق کی خوب خدمت کرتے رہے، شاید انہی کی زندگی کے بارے میں یہ کہا گیا ہے۔

؎ یہی ہے عبادت یہی دین وایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

مرحوم کی جدائی پر ہم پورے خاندان کے غم میں شریک ہیں کہ ہمارے مادر علمی کے ناظم اعلیٰ ہم سے جدا ہو گئے، ان شاء اللہ حضرتؒ پر تفصیلی مضمون لکھا جائے گا، آج کے اخبارات میں حضرت مرحوم پر تعزیتی بیانات شائع ہوئے ہیں، کچھ اخبارات کے تراشے ارسالِ خدمت ہیں، دعا گو ہونے کے ساتھ دعا جو بھی ہوں، ہمیں اپنی دعاؤں

میں نہ بھولنا، حضرت صوفی صاحبؒ کی ایک خواب جس میں ہم نے ان کو دیکھا تھا، اس کی تعبیر شاید حضرت مولانا صوفی محمد ریاض خان صاحب کی جدائی تھی، جس کو ہم نے تدبیر کے طور پر آپ کی خدمت اقدس میں یکم فروری ۲۰۲۳ء بمطابق ۹ رجب المرجب ۱۴۴۴ھ ۱۸ ماگھ ۲۰۷۹ راجہ بکرم جیت گجر کو لکھا تھا اور وہ خط آپ کی خدمت اقدس میں ارسال کیا تھا، شاید آپ کو ملا ہو، ہم ہمیشہ حضرات شیخین کریمینؒ کا ذکر خیر کرتے رہتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں ان حضرات کے خدام میں شامل رکھے، آمین۔

فقط والسلام مع الاکرام

آپ کا خادم اور مخلص

قاضی محمد اسرائیل گڑنگی (چیچی الشاشی)

خطیب جامع مسجد صدیق اکبرؓ مانسہرہ

۳۱ مئی ۲۰۲۳ء بمطابق ۱۰ ذیقعدہ ۱۴۴۴ھ

۱۷ جیٹھ ۲۰۷۹ راجہ بکرم جیت گجر''

چیئرمین و جملہ اراکین وممبران پاک فلسطین فورم

''بخدمت اقدس جناب مولانا فیاض خان سواتی صاحب

مہتمم جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ناظم اعلیٰ جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ جناب حضرت مولانا صوفی محمد ریاض خان سواتی صاحب جیسے جلیل القدر عالم دین کی وفات پاکستان اور امت مسلمہ کے لیے انتہائی دکھ اور الم کا باعث ہے، اس موقع پر پاک فلسطین فورم کے بانی چیئرمین، مولانا فتیح اللہ عثمانی اور فورم کے جملہ اراکین وممبران اپنے گہرے رنج والم کا اظہار کرتے ہوئے مرحوم کی وفات کو دینی حلقوں اور خصوصاً جامعہ نصرۃ العلوم جیسی عظیم دینی وعلمی درسگاہ کے لیے ایک عظیم نقصان سمجھتے ہیں۔ پاک فلسطین فورم مرحوم کے اہل خانہ اور جامعہ نصرۃ العلوم کی انتظامیہ کے ساتھ غم کی اس گھڑی میں برابر کی شریک ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام پس ماندگان، لواحقین اور جامعہ کے منتظمین واراکین کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین۔

والسلام

چیئرمین مولانا فتیح اللہ عثمانی

وجملہ اراکین وممبران پاک فلسطین فورم

۲، جون ۲۰۲۳ء''

تعزیت کیلئے تشریف لانے والے

☆ جمعیۃ علماءِ اسلام پاکستان کے قائد حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ العالی جامعہ میں تشریف لائے اورانہوں نے والدگرامی رئیس الجامعہ حضرت مولانا محمد فیاض خان سواتی حفظہ اللہ تعالیٰ، نانا جان شیخ الحدیث حضرت مولانا زاہدالراشدی دامت برکاتہم، دیگرافرادِخانوادہ اور جامعہ کے اساتذہ ومتعلقین سے چچامرحوم حضرت مولانا صوفی محمد ریاض خان سواتی نوراللہ مرقدہ کے انتقال پُر ملال پر دلی تعزیت کا اظہار کیا اوران کی بخشش ومغفرت کیلئے خصوصی دعا کرائی، اس موقع پرممبرقومی اسمبلی مولانا صلاح الدین ایوبی، شاعراسلام سیدسلمان گیلانی، محترم جناب بلال میر آف لاہوراوران کےعلاوہ کثیرتعداد میں علماءِکرام ومعززین شہربھی تشریف لائے۔

قائد جمعیۃ نے جامعہ میں تعزیتی خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

''جامعہ نصرۃ العلوم اوراس کی پوری انتظامیہ حضرت الشیخ مولانا سرفراز خان صاحب صفدرؒاور حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتیؒ کا ایک شاہکاراوران کی ایک یادگار ہے، جوآج ایک صدمے سے دوچار ہے کہ ہمارا بھائی بڑی کم عمری میں ہم سے جدا ہوگیا ہے، یہ صرف خاندان کیلئے صدمہ نہیں ہے کہ جب ہم آئیں تو حضرت مولانا زاہدالراشدی صاحب سے یا حضرت مولانا فیاض خان صاحب سے تعزیت کریں، بلکہ تمام علماء، اساتذہ، طلباءاور متعلقین اس کے مستحق ہیں کہ میں ان کی خدمت میں اپنی تعزیت عرض کروں، بلکہ اس حوالے سے میں خودبھی اپنے آپ کودوسروں کی طرف سے تعزیت کا مستحق سمجھتا ہوں اوراسے اپنے ہی خاندان کا ایک بڑانقصان سمجھتا ہوں، اللہ تعالیٰ مولانا ریاض خان صاحب کی قبرکومنور فرمائے، ان کے درجات کو بلند فرمائے، ان کو جنت الفردوس نصیب فرمائے اوریہ جوتعلیم وتعلم کے سلسلے چل رہے، اللہ تعالیٰ انہیں جاری رکھےاوران کیلئے صدقۂ جاریہ بنائے۔

میرامقصدآپ حضرات کی خدمت میں تعزیت عرض کرنی تھی اوراسی غرض سے میں حاضرہوا تھا، ابھی دواور

جگہوں پر بھی میں نے حاضری دینی ہے، اب اجتماعی دعا کر لیتے ہیں، جمعیۃ علماء اسلام کیلئے بھی دعا کریں، مدارس کیلئے بھی دعا کریں، مساجد کیلئے بھی دعا کریں، ان کے تمام علماء، ائمہ، مدرسین اور طلباء کیلئے دعا کریں، جو آج کل ایک بین الاقوامی دباؤ میں ہیں، ان پر ہر طرف سے دباؤ ہے اور یہ جس کسمپرسی کے عالم میں اس کا مقابلہ کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں اپنی مدد اور نصرت سے سرفراز فرمائے۔''

قائد جمعیۃ حضرت مولانا فضل الرحمٰن کے والد ماجد مفکرِ اسلام حضرت مولانا مفتی محمود رحمہ اللہ تعالیٰ بھی ہمارے جامعہ میں بکثرت تشریف لایا کرتے تھے، وہ بانی جامعہ دادا جان مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتیؒ کے رفیقِ خاص تھے اور ان کا باہم گہرا قلبی تعلق تھا، جس کا اندازہ اس تاریخی واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ

''ایک دفعہ دادا جانؒ جامعہ میں ''حجۃ اللہ البالغۃ'' کا سبق پڑھا رہے تھے، حضرت مفتی صاحبؒ اچانک تشریف لائے اور چپکے سے طلباء کے ساتھ پچھلی صف میں بیٹھ گئے، اور سبق سنتے رہے، حالانکہ وہ ایک بہت بڑی شخصیت تھے، جب ایک طالب علم نے دادا جانؒ کو بتایا تو انہوں نے فوراً سبق بند کر دیا اور طلباء کو ڈانٹا کہ تم لوگوں نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ حضرت تشریف لائے ہوئے ہیں، چنانچہ جب انہوں نے حضرت مفتی صاحبؒ سے پوچھا کہ آپ کیسے تشریف لائے، تو انہوں نے فرمایا کہ بس میرا جی چاہ رہا تھا کہ آپ کے سبق میں تھوڑی دیر بیٹھوں اور آپ سے ملاقات کر آؤں''

الحمدللہ ان بزرگوں کے ناطے سے باہمی محبت ومودت کا یہ سلسلہ آج بھی برقرار ہے، قائد جمعیۃ حضرت مولانا فضل الرحمٰن فرمایا کرتے ہیں کہ ''میں جامعہ نصرۃ العلوم میں حاضری کو اپنے لیے باعثِ سعادت سمجھتا ہوں، اس ادارے کے ساتھ تعلق مجھے اپنے بزرگوں سے وراثت میں ملا ہے، میں اس کو اپنی زندگی کا ایک اثاثہ سمجھتا ہوں، اور میری دلی دعا ہے کہ میں اس مرکز کے ساتھ تعلق کو صرف اپنی ذات تک نہیں، بلکہ آنے والی نسلوں میں بھی منتقل کر سکوں، ہم اس تعلق کو اخروی کامیابی کا ذریعہ سمجھتے ہیں''

دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ دین کی نسبت سے ہمارے اس تعلق کو مداومت عطا فرمائے اور حضرت قائد جمعیۃ کو لمبی اور صحت وسلامتی والی عمر نصیب فرمائے تاکہ وہ طاغوتی قوتوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مردانہ وار مقابلہ کرتے رہیں، آمین یارب العالمین۔

☆ جمعیۃ علماءِ اسلام کے مرکزی راہنما اور معروف عالمِ دین حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ بھی جامعہ میں تعزیت

کیلئے تشریف لائے ،حضرت والدگرامی اور بندہ ناچیز سے ملاقات کی،حضرات شیخین کریمینؒ کی یادیں تازہ کیں، چچامرحوم کے درجات کی بلندی کیلئے خصوصی دعا کرائی اور ان کے صاحبزادگان کے سروں پر دستِ شفقت رکھتے ہوئے تمام اہل خاندان ومتعلقین کوصبر کی تلقین فرمائی۔

☆ جمعیۃ علماءِ اسلام کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل حضرت مولانا محمد امجد خان نے چچامرحوم کی نمازِ جنازہ میں شرکت کی اوران کی تدفین کے موقع پر بھی حضرت والدگرامی کے ساتھ موجود رہے۔

☆ ناظمِ اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت مولانا قاری محمد حنیف جالندھری اوران کے صاحبزادے مولانا احمد حنیف جالندھری،مولانا حامد گلزار قاسمی (مہتمم جامعہ قاسمیہ گوجرانوالہ) مولانا جواد محمود قاسمی (کوآرڈینیٹر گوجرانوالہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان) اور حافظ عبدالجبار جرنلسٹ آف گوجرانوالہ کے ہمراہ جامعہ میں تشریف لائے ، انہوں نے حضرت والدگرامی سے ملاقات کی اور دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے چچا مرحوم کی بخشش و مغفرت اور بلندیٔ درجات کیلئے دعا کرائی۔

☆ خانقاہ سراجیہ کندیاں کے سجادہ نشین حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد نقشبندی حفظہ اللہ تعالیٰ نے بھی جامعہ میں تشریف لاکر نانا جان اور حضرت والدگرامی سے چچامرحوم کی وفات کے حادثہ فاجعہ پر تعزیت کی،حضرت کے خادمِ خاص مولانا حافظ سمیع الحق ان کے ہمراہ تھے،اس موقع پر حضرت نے مولانا مرحوم کے بیٹوں کو دلاسا دیا، جامعہ کے مہمان خانہ میں اس مختصر سی تعزیتی نشست میں جامعہ کے اساتذہ اور بہت سے معززینِ شہر شریک ہوئے۔

☆ خانقاہ عالمی انجمن خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور کے سجادہ نشین، جانشین امام الہدیٰ حضرت مولانا ڈاکٹر میاں محمد اجمل قادری حفظہ اللہ تعالیٰ بھی جامعہ میں تشریف لائے اور گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے حضرت والد گرامی سے دلی تعزیت کی ،حضرت مولانا جواد محمود قاسمی،حضرت مولانا ساجد محمود قاسمی اور دیگر علماء کرام کا ایک وفد ان کے ہمراہ تھا،اس موقع پر حضرت نے مولانا مرحوم کے بیٹوں سے غم گساری کی اور حاضرینِ مجلس سے اپنے مخصوص انداز میں مختصر گفتگو بھی فرمائی،آخر میں حضرت نے مولانا مرحوم کی بخشش ومغفرت اور بلندی درجات کیلئے خصوصی دعا کرائی اور حضرت والدگرامی نے شکریہ ادا کرتے ہوئے انہیں رخصت کیا۔

☆ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ وراہنماء حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب بھی جامعہ میں تشریف لائے ، نانا جان اور حضرت والدگرامی سے تعزیت کی ، چچا مرحوم کی بلندیٔ درجات اوران کے صاحبزادگان، دیگر

اہل خاندان اور متعلقین کیلئے صبر جمیل کی دعا کی۔

☆ امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے نواسے اور مجلس احرار اسلام پاکستان کے مرکزی امیر حضرت مولانا سید محمد کفیل شاہ بخاری دامت برکاتہم نے بھی جامعہ میں تشریف لا کر حضرت والدگرامی سے ملاقات اور تعزیت کی، انہوں نے چچا مرحوم کیلئے دعاءِ مغفرت اور حضرت والدگرامی کی صحت وسلامتی کیلئے خصوصی دعا فرمائی، مجلس احرار اسلام گوجرانوالہ کے امیر محمد اشرف، حافظ محمد اکمل اور مبلغ احرار مولانا عمر شکیل بھی ان کے ساتھ تھے۔

☆ مفسرِ قرآن حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہریؒ کے فرزند ارجمند شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد عبداللہ مدنی حفظہ اللہ تعالیٰ (آف مدینہ منور) بھی جامعہ میں خصوصی طور پر تشریف لائے اور حضرت والدگرامی اور جامعہ کے اساتذہ و متعلقین سے تعزیت کی۔

☆ شیخ الحدیث حضرت مولانا حامد میاںؒ کے داماد اور جامعہ مدینہ کریم پارک لاہور کے شیخ الحدیث حضرت مولانا نعیم الدین کی بھی جامعہ میں تشریف آوری برائے تعزیت ہوئی۔

☆ حضرت مولانا سید عبدالخبیر آزاد چیئرمین رویئت ہلال کمیٹی پاکستان وخطیب بادشاہی مسجد لاہور نے چچا مرحوم کے جنازہ میں شرکت فرمائی اور تدفین کے موقع پر بھی حضرت والدگرامی کے ساتھ موجود رہے اور ان کی ڈھارس بندھاتے رہے،، بعدازاں انہوں نے بادشاہی مسجد لاہور میں چچا مرحوم کی درجات کی بلندی کیلئے خصوصی دعا بھی کروائی۔

مولانا موصوف کے والد ماجد امام السلاطین حضرت مولانا سید عبدالقادر آزاد نور اللہ مرقدہ سابق خطیب بادشاہی مسجد لاہور دادا جان مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتیؒ بانی جامعہ نصرۃ العلوم کے کلاس فیلو تھے، ۱۹۶۰ء میں دونوں حضرات نے حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ سے ان کے جامعہ مخزن العلوم خانپور میں دورۂ تفسیر قرآن کریم اکٹھے ہی پڑھا تھا، اس ناطے باہم گہرے مراسم تھے، مولانا آزادؒ نے اپنے دو صاحبزادوں مولانا سید عبدالخبیر آزاد اور سید عبدالبصیر آزاد حفظہما اللہ تعالیٰ کو جامعہ نصرۃ العلوم میں درسِ نظامی کی تعلیم کے سلسلہ میں داخل فرمایا تھا، یہ دونوں بھائی کچھ عرصہ ہمارے جامعہ میں زیرِ تعلیم رہے ہیں اور اتفاق سے فقہ اسلامی کی معروف کتاب ''نور الایضاح'' انہوں نے حضرت والدگرامی سے پڑھی تھی۔

☆ فیصل مسجد اسلام آباد کے امام حضرت مولانا قاری اخلاق احمد مدنی صاحب مع ایک وفد بھی جامعہ میں تشریف لائے اور حضرت والدگرامی سے تعزیت کی۔ مولانا کے والد حضرت مولانا قاری محمد امینؒ راولپنڈی والے ہمارے

حضرات شیخین کریمینؒ کے دارالعلوم دیوبند میں دورۂ حدیث کے کلاس فیلو تھے۔مولانا قاری اخلاق احمد مدنی نے چچامرحوم کی بخشش ومغفرت اور درجات کی بلندی کیلئے دعا کرائی اورحضرت والدگرامی نے مولانا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان کو رخصت کیا۔

☆ حضرت مولانا ڈاکٹر محمد سلیم مہتمم جامعہ عثمانیہ آسٹریلیا مسجد لاہور بھی تعزیت کیلئے جامعہ میں تشریف لائے۔

☆ پاکستان کے معروف عالمِ دین اورخطیب حضرت مولانا مفتی ابومحمد (مہتمم القرآن انٹرنیشنل اکیڈمی سیالکوٹ) اورحضرت مولانا مفتی محمد عثمان (مہتمم دارالعلوم پسرورسیالکوٹ) علماء کے ایک وفد کے ہمراہ دوپہر کے وقت جامعہ میں تشریف لائے،حضرت والدگرامی اور بندہ سے ملاقات کی اور چچامرحوم کی وفات پر دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے ان کیلئے درجات کی بلندی کی دعا کرائی،انہوں نے حضرت والدگرامی کیلئے خصوصی دعا بھی کرائی کہ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ ادارہ، خانوادہ، متعلقین اور اہلِ شہر پر سلامت با کرامت رکھے اور منافقین و حاسدین سے ان کی حفاظت فرمائے،حضرت والدمحترم نے ان کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ آپ نے تعزیت کیلئے تشریف لاکر ہماری حوصلہ افزائی کی ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو اجرِ جزیل سے نوازے، چنانچہ نمازِ عصر سے قبل حضرت مفتی صاحب اپنے ساتھیوں کے ہمراہ جامعہ سے رخصت ہو گئے۔

☆ حضرت مولانا عزیزالرحمٰن ثانی (مرکزی راہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)،محترم جناب میاں محمد رضوان نفیس (خادمِ خاص قطب الاقطاب حضرت سید نفیس الحسینی شاہؒ) اورحافظ فیصل بلال حسان (چیئرمین پاکستان نعت کونسل) بھی ایک وفد کے ہمراہ جامعہ میں تشریف لائے اورحضرت والدگرامی سے تعزیت کی۔

☆ امام اہل السنۃ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ کے صاحبزادگان حضرت مولانا عزیزالرحمٰن خان شاہد،حضرت مولانا قاری حمادالزہراوی اورحضرت مولانا منہاج الحق خان راشد بھی جامعہ میں تعزیت کیلئے تشریف لائے۔

☆ حضرت مولانا صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی (چیئرمین مرکزی علماء کونسل پاکستان) اورحضرت مولانا شاہنواز فاروقی (مہتمم دارالعلوم فاروقیہ گوجرانوالہ،سیکرٹری جنرل مرکزی علماء کونسل، فاضل جامعہ نصرۃ العلوم) بھی علماء کے ایک وفد کے ہمراہ جامعہ میں تشریف لائے اور حضرت والدگرامی سے تعزیت کرتے ہوئے گہرے رنج وغم کا اظہار کیا۔

☆ حضرت مولانا ڈاکٹر قاری عتیق الرحمٰن (مہتمم جامعہ اسلامیہ راولپنڈی) بھی ایک وفد کے ہمراہ جامعہ میں

تشریف لائے، جس میں مولانا مفتی عبدالرحمٰن، مولانا مفتی ہارون، مولانا حلیم الرحمٰن بھی شامل تھے۔

☆ حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی شہیدؒ کے صاحبزادے حضرت مولانا ریحان محمود ضیاء آف سمندری بھی جامعہ میں تشریف لائے اور حضرت والدگرامی سے اظہارِ تعزیت کیا۔

☆ حضرت مولانا ڈاکٹر پروفیسر وقار احمد ہری پوری، فاضل جامعہ نصرۃ العلوم کی قیادت میں الشریعہ اکیڈمی کنگنی والا گوجرانوالہ سے ایک وفد کی بھی جامعہ میں برائے تعزیت تشریف آوری ہوئی۔

☆ حضرت مولانا مفتی محمد نعیم اللہ مہتمم مدرسہ اشرف العلوم باغبانپورہ گوجرانوالہ، حضرت مولانا مفتی فخر الدین عثمانی، مولانا قاری معین الدین اور ان صاحبان کے صاحبزادگان بھی علماء کے ایک فد کے ہمراہ جامعہ میں تشریف لائے اور حضرت والدگرامی سے تعزیت کی۔

☆ دار العلوم گوجرانوالہ کے مہتمم حضرت مولانا مفتی محمد ادریس اور اساتذہ کرام بھی جامعہ میں تعزیت کیلئے تشریف لائے اور حضرت والدگرامی سے ملاقات کرتے ہوئے گہرے رنج وغم کا اظہار فرمایا۔

☆ حضرت مولانا پیر حبیب اللہ نقشبندی (شیخ الحدیث معھد الفقیر الاسلامی جھنگ وخلیفہ مجاز پیر طریقت حضرت مولانا حافظ پیر ذوالفقار احمد نقشبندی) اور محترم جناب حافظ انعام اللہ صاحب نقشبندی آف گوجرانوالہ (خلیفہ مجاز پیر طریقت حضرت مولانا ذوالفقار احمد نقشبندی) کی بھی جامعہ میں تعزیت کیلئے مع وفود تشریف آوری ہوئی۔

☆ خانپور سے خطیب العصر حضرت مولانا عبدالکریم ندیم اپنے بیٹے مولانا محمد احمد ندیم اور علماءِ کرام کے ایک وفد کے ہمراہ جامعہ میں تشریف لائے اور دفترِ اہتمام میں حضرت والدگرامی سے دلی تعزیت کا اظہار کیا، انہوں نے حضرت والد گرامی کو ایک تعزیتی تحریر بھی لکھ کر دی جو اِسی شمارہ میں شاملِ اشاعت کی گئی ہے۔

☆ کوٹ مومن سرگودھا سے حضرت مولانا محمد الیاس گھمن کے برادرِ صغیر حضرت مولانا محمد خبیب گھمن علماء کے وفد کے ساتھ جامعہ میں تعزیت کے لیے تشریف لائے اور حضرت والدگرامی کو حضرت مولانا الیاس گھمن کی طرف سے تعزیتی پیغام اور مکتوب بھی پہنچایا۔

☆ کوٹ مومن سرگودھا سے حضرت مولانا محمد الیاس گھمن کے رفیقِ خاص حضرت مولانا عثمان بھی تشریف لائے اور جامعہ کے مہمان خانہ میں حضرت والدگرامی سے ملاقات کی اور دلی تعزیت کا اظہار فرمایا۔

☆ بریلوی مسلک کے علماء کی مولانا خالد حسن مجددی کی قیادت میں جامعہ میں تعزیت کیلئے آمد ہوئی، وفد میں

قاری محمد سلیم زاہد، مولانا اکبر نقشبندی، صاحبزادہ فیضان سلیم گجر، صاحبزادہ محمد عدیل عارف ایڈووکیٹ اور محمد نعمان صدیقی بھی ہمراہ تھے۔

☆ جمعیۃ اہل حدیث پاکستان کے سابق امیر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہؒ کے صاحبزادے مولانا عمران عریف صاحب کی قیادت میں اہل حدیث مسلک کا ایک وفد بھی جامعہ میں تعزیت کیلئے تشریف لایا۔

☆ جماعت اسلامی کا ایک وفد بھی جامعہ میں برائے تعزیت تشریف لایا جس میں مظہر اقبال رندھاوا، بلال قدرت بٹ اور محمد فرقان عزیز بٹ وغیرہ شامل تھے۔

☆ وفاقی وزیر توانائی انجینئر خرم دستگیر خان نے چچا مرحوم کے جنازہ میں بھی شرکت کی اور بعدازاں حضرت والد گرامی سے خصوصی طور پر تعزیت کیلئے بھی جامعہ میں تشریف لائے۔

☆ مولانا مفتی محمود احمد قاسمی (جامعہ قاسمیہ گوجرانوالہ) مولانا تصور اقبال قاسمی (پاکستان علماء کونسل نارووال) مولانا صاحبزادہ ایوب خان ثاقب (مہتمم دارالعلوم مدنیہ ڈسکہ) مولانا حافظ گلزار احمد آزاد (سیکرٹری جنرل جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ حنفی دیوبندی گوجرانوالہ) مولانا عبدالحق عامر (مانسہرہ) مولانا عبدالمعین قریشی (سابق ٹکٹ ہولڈر قومی اسمبلی گوجرانوالہ وممبر مرکزی جنرل کونسل جمعیۃ علماء اسلام پاکستان) حضرت مولانا قاضی عبدالباقی (فرزند حضرت مولانا قاضی محمد اسلمؒ فاضل دیوبند وسابق مدرس جامعہ نصرۃ العلوم وصوبائی نائب امیر پاکستان شریعت کونسل و مدیر جامعہ اسلامیہ انوریہ ڈھینڈہ ہری پور) مولانا محمود الحسن (خانقاہ ڈوگراں شیخوپورہ و فاضل جامعہ نصرۃ العلوم) مولانا حافظ خرم شہزاد (ایڈیٹر اخبار جمعیۃ گوجرانوالہ) مولانا سید حفیظ الرحمٰن شاہ (فرزند حضرت مولانا سید عبدالمالک شاہؒ سابق استاذ الحدیث جامعہ نصرۃ العلوم) مولانا رشید الحسینی (آف مدینہ منورہ) مولانا پروفیسر اختر رحمانی (فاضل جامعہ نصرۃ العلوم) مولانا قاری محمد انور سیالکوٹی (فاضل جامعہ نصرۃ العلوم)، مولانا عبدالحمید حامد (مہتمم جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ) مولانا قاری عبدالجبار (مہتمم جامعہ فاروقیہ ڈنگہ کھاریاں وفاضل جامعہ نصرۃ العلوم) مولانا ایوب سعدی (لکی مروت، فاضل جامعہ نصرۃ العلوم)، مولانا اسلم طارق (بٹل مانسہرہ مع وفد) مولانا بشیر احمد (فاضل جامعہ نصرۃ العلوم) مولانا قاری احمد علی شاہد (فاضل جامعہ نصرۃ العلوم) محترم جناب حافظ گلزار صاحب (آف گوجرانوالہ) مولانا قاری ریاض احمد ہزاروی مع وفد (ایبٹ آباد، فاضل جامعہ نصرۃ العلوم) جامعہ عربیہ گوجرانوالہ کے مہتمم مولانا عطاء الرحمٰن مدنی، ناظم مولانا ضیاء الرحمٰن اوران کے ادارہ کا ایک وفد، سپیشل برانچ کا ایک وفد، ملک

عبداللہ (آئی ایس آئی) رائیونڈ تبلیغی مرکز کے مدرسہ کے استاذ الحدیث حضرت مولانا احمد عمر واساتذہ مع وفد، حکیم عبدالواحد صاحب علماءِ سیالکوٹ کے وفد کے ساتھ، مولانا عمر عثمانی کی قیادت میں جامعہ نصرۃ العلوم کے فضلاء کا ایک وفد کھاریاں سے، مولانا شبیر فاضل جامعہ نصرۃ العلوم کی قیادت میں قاری محمد اخترؒ پنجن کسانہ والوں کے صاحبزادے مولانا عبداللہ اختر اوران کے مدرسین کا ایک وفد، مولانا نثار اکبر (سرگودھا، فاضل جامعہ نصرۃ العلوم وکلاس فیلو چچا مرحوم) مولانا ابوبکر قریشی مع وفد (فاضل جامعہ نصرۃ العلوم ومہتمم معارف القرآن سنٹر جیل ہری پور) مولانا حاجی محمد احمد کریم قاسمی (خطیب گلبرگ لاہور) مولانا ڈاکٹر ناصر محمود (لاہور، فاضل جامعہ نصرۃ العلوم) مولانا محمود الحسن (خانقاہ ڈوگراں شیخوپورہ و فاضل جامعہ نصرۃ العلوم) مولانا معظم (خطیب تراڑکھل آزاد کشمیر) مولانا محمد قاسم توحیدی (راولپنڈی) مولانا عبدالرؤف فاروقی (مہتمم جامعہ اسلامیہ کامونکی) مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے ضلعی امیر مولانا محمد اشرف مجددی، ناظم اعلیٰ حافظ محمد یوسف عثمانی، ضلعی مبلغ مولانا حافظ فقیر اللہ اختر اور کارکن مولانا محمد عارف شامی، مرکز ختم نبوت کنگنی والا کے خطیب اور دفتر ختم نبوت چمن شاہ کے ناظم مولانا عمر حیات سیال اور کارکنان مولانا محمود الرشید قدوسی، مفتی عبدالواجد، قاری عبدالغفور، حافظ احسان الواحد، قاری عبدالقدیر سواتی (مہانڈری، جمعیۃ علماء اسلام) مولانا محمد اشرف گجراتی (فاضل جامعہ نصرۃ العلوم) مولانا قاری عبید الرحمٰن (سعودی عرب، فاضل جامعہ نصرۃ العلوم) جمعیت علماء اسلام گوجرانوالہ کے امیر قاضی مراد اللہ خان، سیکرٹری جنرل چوہدری بابر رضوان باجوہ، مولانا قاضی کفایت اللہ خان مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم، مولانا قاری محمد رفیق کوٹ خضری اوران کے علاوہ بے شمار حضرات نے جامعہ میں تشریف لاکر حضرت والدگرامی سے بالمشافہہ تعزیت کی۔

تعزیتی پیغامات

مولانا مفتی محمد تقی عثمانی (صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان و رئیس جامعہ دار العلوم کراچی) مولانا انوار الحق حقانی (شیخ الحدیث دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک) مولانا عرفان الحق حقانی (اکوڑہ خٹک) حضرت مولانا حافظ حسین احمد (مرکزی راہنما جمعیۃ علماء اسلام) مولانا محمد الیاس چنیوٹی (ناظم اعلیٰ ادارہ مرکزیہ دعوت و ارشاد چنیوٹ) مولانا قاضی محمد شاہد اقبال (برطانیہ) مولانا عثمان انیس درخواستی (خانپور، صاحبزادہ مولانا انیس الرحمٰن درخواستی شہیدؒ) مولانا خالد محمود سرفرازی (گکھڑمنڈی) مولانا سید عبدالقادر (مدیر جامعہ عربیہ سراج العلوم مانسہرہ)

مولانا سید انظر شاہ (مانسہرہ، صاحبزادہ خطیب الاسلام مولانا سید شاہ عبدالعزیزؒ) سید اسد شاہ مشہدی (جامعہ عربیہ سراج العلوم جبوڑی مانسہرہ) عبدالشکور احسان (راولپنڈی) مولانا مفتی محمود (جامعہ اشرفیہ لاہور) مولانا صوفی مسعود الرحمٰن (مانسہرہ) مولانا فاروق ندیم (صاحبزادہ مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہؒ) مولانا عبدالسلام چترالی (فاضل جامعہ نصرۃ العلوم) حافظ عبید اللہ (اسلام آباد) وحید خان سواتی (وائس چیئر مین بلدیہ ٹاؤن کراچی) مولانا ظہیر احمد ظہیر (تلمیذ حضرت مولانا علامہ خالد محمودؒ، مسجد جلال راجگڑھ لاہور) مولانا سید عطاء اللہ ثالث بخاری (مجلس احرار اسلام پاکستان) مولانا محمد معاذ (جامعہ مدنیہ کریم پارک لاہور) رانا سجاد، مولانا ڈاکٹر سمیع اللہ فراز (لاہور) مولانا قاری محمد اکرم صدیقی (نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام تحصیل صادق آباد) مولانا مفتی محمد ناصر (جنرل سیکرٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تحصیل نوشہرہ ورکاں) مولانا احسان احمد حسینی (فاضل جامعہ نصرۃ العلوم) محترم جناب طاہر قیوم (روزنامہ وزارت) مولانا عبید اللہ حیدری (پاکستان علماء کونسل) مولانا محمد ریاض انور گجراتی (گوجرانوالہ) محمد عمر توقیر (گوجرانوالہ) مولانا ڈاکٹر مفتی رشید احمد علوی (گوجرانوالہ) مولانا غلام مرتضٰی (عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت) مولانا ارشد محمود (جمعیۃ علماء اسلام) پروفیسر شہزاد لارنس (کرسچن کمیونٹی) قاری محمد ارشد رضا (گوجرانوالہ) مولانا ضیاء المحسن طیب (برمنگھم) قاری منیر احمد شاہد (ریاض، سعودی عرب) مولانا ڈاکٹر سعید عنایت اللہ (مکہ مکرمہ) قاری محمد اسلم شہزاد (امریکہ) قاری عبید الرحمٰن ضیاء (کویت) میاں محمد اکمل قادری (سعودی عرب) مولانا عبدالقیوم حسن (برطانیہ)۔

تحریک تحفظ ختم نبوت کوٹلی آزاد کشمیر کے صدر شیخ الحدیث مولانا محمد سلیم اعجاز، نائب صدر مولانا عبدالوحید قاسمی، ناظم تبلیغ مولانا شبیر کاشمیری، مرکزی ترجمان مولانا جمیل احمد جامی اور کارکن حافظ مقصود کشمیری۔

انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے مرکزی امیر مولانا ڈاکٹر سعید عنایت اللہ، مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج، نائب امیر مولانا عبدالرؤف مکی، معاون خصوصی امیر مرکزیہ مولانا محمد بن سعید، مرکزی ترجمان مولانا مجیب الرحمٰن اور کارکنان مولانا قاری محمد طیب عباسی، مولانا محمد امداداللہ قاسمی، مولانا قاری شبیر احمد عثمانی، مولانا قاری محمد رفیق وجھوی، مولانا افتخار اللہ شاکر، مولانا غلام یاسین صدیقی وغیرہ۔

پاکستان شریعت کونسل کے امیر مولانا مفتی محمد رویس خان ایوبی، نائب امیر اول مولانا عبدالقیوم حقانی، نائب امیر دوم مولانا عبدالرزاق، نائب امیر سوم مولانا رشید احمد درخواستی، سرپرست مولانا تنویر الحق تھانوی، سیکرٹری اطلاعات مولانا

عبدالرؤف محمدی، اسلام آباد کے امیر مولانا رمضان علوی، پنجاب کے امیر مفتی محمد نعمان پسروری، صوبہ سندھ کے امیر مولانا قاری اللہ داد، امیر کے پی کے مولانا عبدالحفیظ محمدی، ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا شبیر احمد کاشمیری، ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات پروفیسر حافظ منیر احمد، امیر ملکہ کوہسار مری مولانا قاسم عباسی، جنرل سیکرٹری پنجاب مولانا قاری عثمان رمضان، سیکرٹری مالیات سعید احمد اعوان، سیکرٹری اطلاعات پنجاب مولانا امجد محمود معاویہ، گوجرانوالہ کے امیر حافظ نصر الدین خان عمر، جنرل سیکرٹری اسلام آباد مولانا حافظ محی الدین، جنرل سیکرٹری کے پی کے مفتی جعفر طیار، سیکرٹری اطلاعات آزاد کشمیر مولانا عطاء اللہ علوی، جنرل سیکرٹری سندھ مولانا ڈاکٹر سیف الرحمٰن۔ مجلس تحفظ سنت پاکستان کے سرپرست مولانا مفتی عبدالرحمٰن، امیر مجلس مولانا مفتی سعید احمد، نائب امیر مجلس مفتی محمد مسعود ظفر، ناظم عمومی میاں محمد کاشف رشیدی۔

اخبارات و جرائد

پاکستان کے جن قومی اخبارات اور دینی مجلّات نے تعزیتی خبروں اور مضامین کو نشر کیا، ان میں روزنامہ ایکسپریس (گوجرانوالہ) روزنامہ پاکستان (اسلام آباد، راولپنڈی) روزنامہ دنیا (گوجرانوالہ) روزنامہ اسلام (لاہور) روزنامہ شیرِ پاکستان (لاہور) روزنامہ ٹاور (گوجرانوالہ، لاہور) روزنامہ آخر کب (گوجرانوالہ، پاکستان) روزنامہ گریٹ نیوز (گوجرانوالہ) روزنامہ سحر (گوجرانوالہ) روزنامہ سجاول نیوز (گوجرانوالہ، لاہور، اسلام آباد) روزنامہ برائٹ سٹار (گوجرانوالہ) روزنامہ اٹل فیصلہ (لاہور، گوجرانوالہ) ہفت روزہ اجداد (اسلام آباد) روزنامہ فرسٹ ایکشن (گوجرانوالہ) روزنامہ سچ کی آواز (لاہور) روزنامہ مشرق (لاہور) اور روزنامہ ایمرا (لاہور) وغیرہ شامل ہیں، ان سب میں چچا مرحوم کی وفات کے متعلق مضامین چونکہ یکساں ہی تھے اس لیے تکرار و طوالت کے خدشہ سے ان کو شامل اشاعت نہیں کیا گیا۔

اظہارِ تشکر

حضرت والد گرامی نے تعزیت کنندگان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فیس بک پر مندرجہ ذیل پوسٹ جاری کی:

''بندہ فقیر اپنے تمام متعلقین کا اپنی طرف سے اور تمام خاندانِ سواتی کی طرف سے تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے، جنہوں نے بھائی کی نمازِ جنازہ میں شرکت کی اور بالمشافہہ یا فون اور پیغام یا کسی بھی ذریعہ سے غم و اندوہ کی ان گھڑیوں میں تعزیت، دعا اور ایصالِ ثواب کرتے ہوئے ہماری حوصلہ افزائی فرمائی، اللہ کریم سب کو اجرِ جزیل سے نوازے، آمین یارب العالمین۔''

ڈاکٹر فضل الرحمان صاحب
سیکرٹری جنرل انجمن نصرۃ الاسلام

بھائیوں جیسا دوست

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
اک شخص سارے شہر کو ویراں کر گیا

''مولانا محمد ریاض خان سواتی مرحوم'' آپ انتہائی ملنسار اور اچھے انسان تھے۔
آپ کے والد کا اسم گرامی ''حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتیؒ'' ہے۔
آپ کے بھائی کا نام ''مولانا محمد فیاض خان سواتی'' ہے جو صدر و مہتمم ادارہ نصرت العلوم ہیں۔
''مولانا علامہ زاہد الراشدی'' آپ کے چچازاد بھائی ہیں۔

آپ کے والد محترم مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتیؒ فرماتے تھے کہ مولانا محمد ریاض خان سواتی طالب علموں کی قدر کرتے اور ان کی خدمت میں ہمیشہ ہمہ تن گوش بہت مصروف رہتے اور اگر کوئی طالب علم بیمار ہو جاتا تو ان کو اپنے بچوں کی طرح ہاسپٹل خود لے کر جاتے اور ان کا علاج معالجہ کرواتے۔

مولانا زاہد الراشدی صاحب فرماتے ہیں کہ اگر کسی جگہ یا کسی پروگرام میں مجھے شرکت کرنا ہوتی اور میں کسی وجہ سے حاضری نہ لگوا سکتا تو مولانا محمد ریاض خان سواتی میری حاضری لگوا دیا کرتے تھے۔

مولانا محمد فیاض خان سواتی فرماتے ہیں کہ مولانا محمد ریاض خان سواتی مرحوم نے ادارہ ہٰذا کی بہت زیادہ خدمت کی ہے۔

مولانا محمد ریاض خان سواتی مرحوم کا تعلق میرے ساتھ بھائیوں جیسا تھا اور ان کی وفات کے بعد میں بہت ہی پیارے اور اچھے بھائی کی دعاؤں سے محروم ہو گیا ہوں اللہ پاک ان کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے آمین۔

مولانا ڈاکٹر حافظ سمیع اللہ فراز
فاضل وسابق مدرس جامعہ نصرۃ العلوم

چوہدری صاحب

ہمارے محبوب، ''چوہدری صاحب'' یعنی مولانا صوفی محمد ریاض خان سواتی آج داغ مفارقت دے گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ میں بطور متعلم سن ۱۹۹۵ء سے ۲۰۰۱ء اور پھر بطور مدرس سن ۲۰۰۳ء سے ۲۰۰۶ء تک، قریب گیارہ سال، چوہدری صاحب سے بہت قربت کا تعلق رہا۔ سیدھے آدمی اور سیدھی بات کرنے والے، مدرسہ کے نظم کے حوالے سے ہر وقت متحرک، طلبہ کی نفسیات کے ماہر اور بڑوں کو ہمیشہ عزت دینے والے تھے۔ بڑے درجات کے طالب کو ہمیشہ مولوی صاحب کہہ کر پکارنا اور بے تکلف شاگردوں کو بھی پورے نام سے پکارنا ان کا خاصہ تھا۔ مسلک وفکر کے نمائندہ اور وسیع الظرف والمظروف تھے۔ قریب تین دہائیوں پر مشتمل ان کی نظامت میں مدرسہ نصرت العلوم ہر لحاظ سے مثالی اور ترقی پذیر رہا۔ اپنے طلباء، فاضلین اور مقامی حلقہ علماء میں بیک وقت ہمیشہ باعث تکریم رہے۔

مجھے یاد ہے، درس نظامی کا سب سے پہلا سبق، تاریخ اسلام اردو کا ہم نے انہی سے پڑھا۔ نیز حضرت والد صاحب اور ہم پانچ بھائی بیک وقت ان کی نظامت میں مدرسہ نصرت العلوم کے طالب علم رہے۔ کیونکہ ابو جی نے حضرت شیخ مولانا سرفراز خان صفدرؒ سے ان کے تدریس کے آخری برس دورۂ حدیث شریف کیا تھا۔ شرعی عملیات کے ذریعے، حضرت شیخ مولانا سرفراز خان صفدرؒ اور شیخ التفسیر حضرت صوفی عبدالحمید سواتیؒ کی روایت کو آگے بڑھایا۔ (نوٹ! حضرت والد ماجدؒ عملیات کا کام نہیں کرتے تھے۔ فیاض)

درس نظامی کے آٹھ سالہ دور میں، ہم کچھ صاحبزادگان کا گروپ بطور طالبعلم انہیں اکثر شکایت کا موقع دیتا رہتا تھا لیکن ان کی محبت اور حکمت سے ہم پڑھ گئے ورنہ کہیں اور ہوتے تو پہلے سال ہی اخراج کے بعد مدرسے میں

داخلہ ممنوع قرار دیا جاتا۔ان سے بے تکلفی بھی رہی، ڈانٹ بھی کھائی، اور اس کے باوجود وہ ہمیشہ عزت سے نوازتے رہے۔اپنی سستی کی وجہ سے ان کی تیمارداری کے لئے حاضر نہ ہوسکا جس کا ہمیشہ افسوس رہے گا۔

ناظم مدرسہ نصرت العلوم صوفی ریاض خان سواتی کی وفات پر ہم ان کے صاحبزادگان، اہل خانہ، استاد مکرم مولانا زاھد الراشدی اور حضرت مولانا حاجی محمد فیاض خان سواتی، جناب مولانا عرباض خان سواتی، مولانا حذیفہ خان سواتی، اور مدرسہ کے اساتذہ، فضلاء اور جملہ متعلقین کے غم میں شریک ہیں اللہ پاک کامل مغفرت فرمائے اور سواتی خاندان کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی ہمت عطا فرمائے، اور نصرت العلوم کو ان کا بہترین خلف عطا کرے، آمین ثم آمین۔

تعزیتی اجتماعات! ☆ جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ میں حضرت ناظم صاحبؒ کے متعلق چار تعزیتی اجتماعات ہوئے، پہلا اجتماع ان کی نماز جنازہ سے قبل مغرب اور عشاء کے دوران ہوا، جس میں ملک بھر سے آئے ہوئے علماء کرام اور تمام مسالک کے راہنماؤں نے تعزیتی بیانات فرمائے، یہ تعزیتی اجتماعات میں سے سب سے بڑا اجتماع تھا۔

☆ دوسرا تعزیتی اجتماع ان کی وفات سے اگلے دن جامعہ نصرۃ العلوم کے اساتذہ، طلباء، خاندان اور متعلقین کا ہوا، جس میں شیخ الحدیث حضرت مولانا زاہدالراشدی صاحب نے ناظم صاحبؒ کی ہمہ جہت خدمات پر خراج تحسین پیش کیا اور قرآن خوانی کے بعد ان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

☆ جامع مسجد نور میں تیسرا تعزیتی اجتماع ناظم صاحبؒ کی وفات سے اگلے جمعہ کے موقع پر ہوا، یہ جامعہ نصرۃ العلوم کے بہی خواہوں، متعلقین اور مستقل پنج وقتہ اور جمعہ کے نمازیوں کا تھا، جو گوجرانوالہ میں دوسرا بڑا تعزیتی اجتماع تھا، اس میں جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے مہتمم حضرت مولانا محمد فیاض خان سواتی صاحب خطیب جامع مسجد نور نے گھنٹہ تک ناظم صاحبؒ کی وفات پر تعزیتی بیان فرمایا اور ان کی تاریخی باتوں اور خدمات پر روشنی ڈالتے ہوئے دعائے بخشش و مغفرت فرمائی۔

☆ جامعہ نصرۃ العلوم میں چوتھا بڑا عوامی اجتماع قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب کی تعزیت کے لئے آمد کے موقع پر ہوا، جس میں ہر طبقہ کے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی اور دعائے بخشش کی گئی۔

☆ اسی طرح ضلع گوجرانوالہ اور ملک بھر میں متعدد مقامات کے اندر ناظم صاحبؒ کی رحلت پر تعزیتی اجتماعات ہوئے، جن میں گوجرانوالہ کی مرکزی جامع مسجد شیرانوالہ باغ میں جمعیۃ اہل السنۃ والجماعۃ کی طرف سے ایک بڑا اجتماع ہوا، جس میں تمام مکاتب فکر کے لوگوں نے شرکت کی اور ناظم صاحبؒ کی ہمہ جہت خدمات جلیلہ پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔(ادارہ)

مولانا محمد قاسم توحیدی، راولپنڈی

محبوب دوست

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
ایک شخص سارے جہاں کو ویران کر گیا

کسی محبوب شخص کے انتقال کے صدمے سے دوچار ہونا ایک ایسا تکلیف دہ تجربہ ہے جس سے جلد یا بدیر ہر انسان کو گزرنا پڑتا ہے۔ اسی طرح کی ایک دردناک خبر چند دن پہلے مفسر قرآن حضرت اقدس مولانا صوفی عبد الحمید خان سواتی رحمہ اللہ تعالیٰ کے فرزند ہمارے محسن ومربی پیر طریقت ولی کامل حضرت مولانا صوفی محمد ریاض خان سواتی کی داعی اجل کو لبیک کہنے کی ملی۔ اس خبر کو سن کر روح تک اداس ہوگئی۔ یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ اللہ کے نیک بندے اپنے انوار وبرکات سمیت تیزی سے اس دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں اور یہ جگہ ظلمات سے بھر رہی ہے اور شیاطین اس خلا کو پُر کر رہے ہیں۔ ایسے حالات میں جب حضرت صوفی صاحب کی رحلت کی خبر ملی تو دل میں خیال پیدا ہوا:
اک چراغ اور بجھا اور بڑھی تاریکی۔

حضرت اقدس کی زندگی کا اکثر حصہ قرآن وحدیث پڑھانے اور مہمانان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتے گزرا۔ آپؒ اپنے والد محترمؒ کے لگائے گئے گلشن ''جامعہ نصرت العلوم گوجرانوالہ'' کے مالی تھے جہاں کے گلوں کو آپ نے دن رات محنت کر کے اپنے خون پسینے سے سینچا اور قیامت تک کیلئے اپنے لیے صدقہ جاریہ کا ذریعہ بنا دیا۔

حضرت صوفی صاحب ہمہ جہت شخصیت تھے وہ تمام مدارس دینیہ کے سرپرست اور تمام دینی تحریکوں کے روح رواں تھے۔ جب کبھی راولپنڈی تشریف لاتے ہمیں اپنی میزبانی کا شرف عطا فرماتے۔ ہمارے ادارے جامعہ محمودیہ دار القرآن راولپنڈی کی خصوصی سرپرستی فرماتے جامعہ کے سالانہ پروگرام میں ہمیشہ خصوصی شرکت فرماتے اور طلباء کرام کی حوصلہ افزائی فرماتے، اس سال رمضان المبارک سے پہلے شعبان المعظم میں جب سالانہ تقسیم اسناد و

انعامات کی تقریب جاری تھی، ایک بچہ جس نے سات سال کی عمر میں حفظ قرآن مکمل کیا حضرت کی خصوصی توجہ کا مرکز بن گیا، اس کے بعد آپ نے عظمت قرآن کریم پر خصوصی خطاب کیا، اسی دوران ہمارے علاقہ کے ایم این اے ملک ابراراحمد صاحب تشریف لائے تو حضرت نے قرآن مجید انکے سر پر رکھ کر وعدہ لیا کہ آپ اسمبلی میں قرآن و حدیث کے عملی نفاذ کے کوشش کریں گے اور ملک صاحب کو قرآن کریم بطور تحفہ پیش کیا۔ حرمین شریفین کے مبارک سفر پر جانے کا بہت شوق و ذوق رکھتے تھے، رمضان المبارک میں آخری عشرہ کا اعتکاف حرم مکہ میں فرماتے اور عبادت و ریاضت بالخصوص قرآن شریف کی تلاوت کثرت سے کیا کرتے تھے۔ آئمہ حرمین کی قرآت کے انداز اور آئمہ کرام کے ناموں سے خوب واقف تھے۔ میں نے رمضان المبارک گزشتہ سال انکے ساتھ گزارا تھا۔ بہت کم آرام کرتے اور عبادت و ریاضت کی کثرت کرتے۔ ختم قرآن مجید کے موقع پر میں نے لاکھوں کے مجمع میں انہیں خوب روتے دیکھا جو انکی بخشش و مغفرت کا بہترین سامان ہے۔

ہمیشہ جامعہ نصرت العلوم گوجرانوالہ جو کہ ہمارے حضرات شیخین کی خوب صورت یادا ور مرکز ہے اور اس مرکز کا ہر پھول نرالا ہے پھر وہ چاہے حضرت راشدی صاحب کی صورت میں یا حضرت قارن صاحب کی صورت میں ہو یا پھر حضرت مہتمم صاحب مولانا محمد فیاض خان سواتی صاحب کی صورت میں ہو۔ الغرض اس گلشن کا ہر پھول اپنی مثال آپ ہے۔ ہمارا حضرت اقدس کے خاندان سے تعلق بہت پرانا اور انتہائی گہرا ہے۔ میں نے اپنے خاندان کے اکابرین دادا جان مجاہد اسلام حضرت مولانا عبدالستار توحیدی رحمہ اللہ اور اپنے نانا جان مفتی عبدالحئ قریشی رحمۃ اللہ علیہ کی حضرات شیخینؒ سے محبت بھرے واقعات سنے۔ جو اس خاندان سے ہمارے آباؤ اجداد کے قلبی تعلق کی نشانی ہے۔ حضرت اقدس کا اس دنیا سے رخصت ہونا بلا شبہ انتہائی الم ناک ہے اور ایک عظیم نقصان ہے جس کا مداوا ممکن نہیں مگر یہی اس دنیا کی حقیقت ہے اور آخر کار ہمیں اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے جو کہ ہماری منزل مقصود ہے۔ ہم حضرت اقدس کے تمام لواحقین بالخصوص حضرت اقدس مولانا محمد فیاض خان سواتی صاحب اور حضرت کے صاحبزادے محمد اسامہ سواتی سے دلی تعزیت کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ پاک تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائیں اور حضرت اقدس کے درجات کو بلند فرمائیں اور ان کے اس گلشن جامعہ نصرت العلوم کو ان کے لیے نجات کا خوبصورت ذریعہ بنائیں۔ آمین یارب العالمین۔

مولانا عنایت اللہ چترالی
انچارج لائبریری جامعہ نصرۃ العلوم

چند تعزیتی تاثرات

مولانا محمد ریاض سواتی رحمہ اللہ عظیم باپ کے عظیم فرزند تھے، تمام عمر اپنے آباء کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدمت دین میں مصروف ومشغول رہے، مسجد القمر گوجرانوالہ میں جب میرا درس ہوتا تو وہ بڑی محبت سے تشریف لاتے اور مجھ ناچیز کی گفتگو آخر تک پوری توجہ سے سنتے، مجلس احرار اسلام کے کارکنوں کی حوصلہ افزائی فرماتے، بہت ہی شفیق اور مہربان تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے، حسنات قبول فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطاء فرمائے۔ تمام لواحقین وپسماندگان کو صبر جمیل عطاء فرمائے۔ مجلس احرار اسلام کے تمام اکابر وکارکنان حضرت مرحوم کے پسماندگان کے اس غم اور صدمے میں شریک ہیں اور اظہار تعزیت کرتے ہیں۔

(حضرت مولانا سید محمد کفیل بخاری، امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

آج مؤرخہ ۱۸ جون ۲۰۲۳ء بروز اتوار ایک طویل عرصہ کے بعد جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانولہ میں حضرت اقدس مولانا صوفی محمد ریاض خان سواتی مرحوم کی تعزیت کیلئے حاضری ہوئی۔ بندہ کے ساتھ میرے بڑے بیٹے مولانا محمد احمد ندیم، حضرت مولانا قاری خضر حیات داماد شیخ الحدیث مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی رحمہ اللہ اور مہر محمد سلیم صاحب تھے۔ حضرت اقدس مولانا محمد فیاض خان سواتی صاحب سے ملاقات ہوئی، تعزیت کی، اکابر کی یاد تازہ ہوئی، بے تکلفی، احترامِ محبت، حسن سلوک جو انہیں وراثت میں ملا ہے پایا۔ بزرگوں کے حالات کا تذکرہ ہوا، وہ تاریخی چارپائی دیکھ کر آنکھوں میں آنسو بھر آئے جس پر دونوں بزرگ شیخین حضرت اقدس امام اہلسنت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ اور مفسر قرآن امام فلسفہ ولی اللہی مولانا صوفی عبدالحمید سواتی رحمہ اللہ بیٹھتے تھے۔

حسن اتفاق حضرت شیخ سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کے فرزند مولانا عزیز الرحمٰن شاہد اور مولانا صوفی محمد ریاض خان سواتی رحمہ اللہ کے بڑے فرزند سے بھی مہمان خانے میں ملاقات ہوئی اور مہمان خانہ میں کچھ وقت بھی

گزرا۔حضرت اقدس مولانا صوفی محمد ریاض خان سواتی رحمہ اللہ کی یاد تازہ ہوئی لیکن عجب سماں تھا۔مہمان خانہ ہے میزبان نہیں، ادارہ ہے ناظم جامعہ نہیں، شہر کی جماعت ہے قدر دان نہیں، موت امر واقعہ ہے جو ہر ایک کو آنی ہے مگر

؎ کچھ ایسے بھی بزم سے اُٹھ جائیں گے جنہیں ڈھونڈنے نکلو گے مگر پا نہ سکو گے۔

مولانا صوفی محمد ریاض خان سواتی مرحوم جامعہ نصرۃ العلوم کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت تھے، شہر سے رابطہ، طلباء سے تعلق، مہمانوں کو سنبھالنا، اجتماعات کی نگرانی، مدارس کی سرپرستی اور ہر مقام پر نصرۃ العلوم کی نمائندگی آپ کی مرہون منت تھی، موصوف اپنی ذات میں ایک انجمن تھے، اللہ تعالیٰ اِس خلا کو اپنی قدرت سے پُر فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں، آمین ثم آمین۔اللہ تعالیٰ مرحوم کی لحد کو باغِ جنت بنائیں، درجات بلند فرمائیں اور ہم سب کو انکی باقیات صالحات کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائیں آمین ثم آمین بجاہ النبی الکریم۔

(حضرت مولانا ابو محمد عبدالکریم ندیم، مدیر مرکز تربیت المبلغین جامعہ امداد العلوم خانپور)

مولانا صوفی عبدالحمیدؒ کے صاحبزادے اور مولانا سرفراز خاں صفدرؒ کے بھتیجے مولانا ریاض خان کا انتقال دینی حلقوں کے لیے ایک خسارا ہے۔اللہ مرحوم کی مغفرت فرمائیں اور ان کی نسبی اور روحانی خاندان کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائیں۔

(حضرت مولانا مفتی محمد زاہد صاحب، شیخ الحدیث جامعہ امدادیہ فیصل آباد)

آپ ایک بہادر جرأت مند عالم دین تھے۔حق وصداقت کا جھنڈا اس بہادری کے ساتھ بلند کرتے کہ مثال قائم ہو جاتی۔والدگرامی کی تربیت، برادر کبیر کا اعتماد بزرگوں واساتذہ کی دعاؤں، دوستوں کی محبت واطاعت نے ان سے ایسے ایسے لاینحل مسائل حل کرائے جو یادگار ہیں۔جماعتی اعتبار سے ہمیشہ وہ جمعیت علماء اسلام کے ساتھ رہے۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے اپنے والدگرامی اور جامعہ کے تعلق کی روایت کو پروان چڑھایا۔چناب نگر کی سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں بھرپور وفد ان کی قیادت میں شریک ہوتا۔وہاں پہنچ کر کانفرنس کے انتظامات میں شاگردوں سمیت شریک ہو جاتے۔جو کام اپنے ذمہ لیتے منتظمین کو اس سے فارغ کر دیتے۔کسی کو اس طرف نظر کرنے کی ضرورت نہ رہتی۔سیالکوٹ، گوجرانوالہ میں مجلس کی تمام کانفرنسوں میں قافلہ سمیت نہ صرف شریک ہوتے بلکہ اپنے جامعہ اپنے بزرگوں کی نمائندگی کا حق ادا کرتے۔ان کا خطاب معلومات سے بھرپور، جذبات کی عکاسی، حالات کے صحیح تجزیہ پر ایسا مشتمل ہوتا جو بھی سنتا سر دھنتا۔غرض ایک بہادر، مستعد، ذہین اور فطین رہنما کی تمام صفات کا قدرت حق نے انہیں مرقع بنایا تھا۔عوام وخواص، علماء وسرکاری ضلعی افسران، طلباء ومتعلقین سب کے دلوں پر آپ

حکومت کرتے تھے۔ پچاس ساٹھ کے پیٹے میں تھے۔صحت بہت اچھی تھی۔ وہم وگمان بھی نہ تھا۔ چند دن قبل دل کا مسئلہ کھڑا ہوا ہسپتال آنا جانا رہا۔بس دیکھتے ہی دیکھتے قدم اٹھایا اور ایک جہاں سے دوسرے جہاں جا پہنچے۔

(حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب، مرکزی راہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان)

۲۸/مئی ۲۰۲۳ء کو ملک کی عظیم دینی درسگاہ مادرعلمی جامعہ نصرۃ العلوم گوجرنوالہ کے ناظم حضرت مولانا صوفی محمد ریاض خان سواتیؒ دنیا سے رحلت کر گئے، مولانا موصوف اس عظیم علمی خانوادے سے تعلق رکھتے تھے جس کے علمی مقام کا اعتراف صرف برصغیر پاک و ہند میں ہی نہیں بلکہ عرب وعجم اور یورپ وایشیاء کے تمام اہل علم کرتے ہیں، امام اہل سنت شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ کو علماء دیوبند میں سند کا مقام حاصل ہے، جن کی کتب سے کوئی عالم اور طالب علم مستغنی نہیں ہوسکتا، ان کے چھوٹے بھائی مفسر قرآن اور فلسفہ ولی اللہی کے عظیم شارح حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتی رحمہ اللہ کے علمی مقام سے کون ناواقف ہے، اسی خانوادے کے موجودہ شیخ الحدیث حضرت مولانا زاہدالراشدی مدظلہ کے علمی مقام کو ایک دنیا جانتی ہے، درس وتدریس کے علاوہ ان کی تحریر و تقریر سے بہت بڑا طبقہ مستفید ہورہا ہے، مہتمم جامعہ نصرۃ العلوم گوجرنوالہ حضرت مولانا محمد فیاض خان سواتی زیدمجدہم بھی علمی دنیا کی ایک جانی پہچانی شخصیت ہیں۔ اس عظیم علمی خانوادے کا تعلق ضلع مانسہرہ کے گاؤں چیڑاں ڈھکی نزدکڑمنگ بالا (وادی کونش) سے ہے، سواتی قوم کے اس خاندان نے دنیائے علم میں اپنا ایک مقام پیدا کیا ہے، مولانا صوفی محمد ریاض خان سواتی رحمہ اللہ مفسر قرآن حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتی رحمہ اللہ کے فرزند ارجمند اور حضرت مولانا محمد فیاض خان مہتمم جامعہ نصرۃ العلوم گوجرنوالہ کے چھوٹے بھائی تھے، مولانا مرحوم راقم الحروف کے ہم کلاس اور ہم درس دوست تھے، ۱۹۹۰ء میں جب راقم الحروف جامعہ نصرۃ العلوم میں داخل ہوا تو مولانا صوفی محمد ریاض خان مرحوم بھی موقوف علیہ میں راقم الحروف کے ساتھ ایک عام طالب علم کی طرح شریک درس تھے، دوسال تک ہم اکٹھے پڑھتے رہے، مولانا مرحوم ایک ملنسار، حلیم الطبع، کم گو اور جرأت مند شخصیت کے مالک تھے......سویت یونین کے خلاف افغان جہاد میں بھی آپ شریک رہے تھے......انہوں نے ہمیشہ جمعیت علماء اسلام کی پالیسیوں کا ساتھ دیا، اسی طرح تحریک ختم نبوت کے ساتھ بھی ان کی گہری دلچسپی تھی، وہ گوجرانوالہ کی تمام دینی تحریکات کے پشتیبان تھے، مولانا موصوف کی مذہبی، علمی، تدریسی، تبلیغی اور سیاسی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔

(حضرت مولانا مومن خان عثمانی، راہنما جمعیت علماء اسلام پاکستان)

مولانا حافظ فضل الہادی ہزاروی
مدرس جامعہ نصرۃ العلوم

تعزیتی سمینار کا آنکھوں دیکھا حال

۲۳ ذی قعدہ ۱۴۴۴ھ بمطابق ۱۳ جون ۲۰۲۳ء بروز منگل کو نماز ظہر کے بعد مرکزی جامع مسجد شیرانوالہ باغ گوجرانولہ میں جامعہ نصرۃ العلوم کے ناظم ہمارے ہردلعزیز استاد مولانا صوفی محمد ریاض خان سواتی رحمہ اللہ کی دینی، ملی اور تعلیمی وسماجی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کرنے کے لیے ''جمعیت اہل سنت والجماعت حنفی دیوبندی'' کے زیراہتمام ایک باوقار تعزیتی سیمینار کا انعقاد کیا گیا۔

سیمینار جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانولہ کے مہتمم استادگرامی جانشین مفسرقرآن مولانا محمد فیاض خان سواتی کی اجازت وراہنمائی سے مرکزی جامع مسجد شیرانوالہ باغ میں رکھا گیا جس کے مکمل انتظامات دیوبندی مکتب فکر کی تمام جماعتوں نے باہمی اتفاق سے ''جمعیت اہل سنت والجماعت حنفی دیوبندی'' کے پلیٹ فارم سے کیے۔ سیمینار میں سواتی خاندان سمیت مولانا صوفی محمد ریاض خان سواتی صاحب کے تمام متوسلین سے اظہار تعزیت کرنے کے لیے مسلک دیوبند کی تمام جماعتوں نے اپنی مرکزی اور صوبائی قیادت کو مدعو کیا تھا۔

نماز ظہر کے متصل بعد جمعیت اہل سنت والجماعت حنفی دیوبندی کے سیکرٹری جنرل، جامعہ نصرۃ العلوم کے فاضل مولانا حافظ گلزار احمد آزاد نے نقابت کے فرائض انجام دیتے ہوئے جامعہ کے شعبہ تجوید وقراءات کے صدر مدرس مولانا قاری سعید احمد کی تلاوت قرآن سے سیمینار کا آغاز کرایا۔ تلاوت کلام اللہ کے بعد قاری ارشد محمود صفدر نے بارگاہ رسالت میں گلہائے عقیدت پیش کرنے کے ساتھ ساتھ مولانا صوفی محمد ریاض خان سواتی کی خدمات پر انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے توصیفی کلام پیش کیا۔

بعد ازاں سلسلہ خطابات شروع ہوا اور سب سے پہلے جمعیت علمائے اسلام (س) کے مرکزی راہنما مولانا عبدالرؤف فاروقی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا صوفی محمد ریاض خان سواتی نہ صرف مرکز اہل

حق جامعہ نصرۃ العلوم کے نمائندہ تھے بلکہ وہ گوجرانولہ کی سرزمین پر علمائے دیوبند کے بھی ترجمان تھے۔انہوں نے اس سرزمین سے حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، حضرت شیخ الہندؒ، حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے توسط سے ملنے والے امام اہل السنۃؒ اور مفسر قرآنؒ کے علمی ورثہ اور نظریات کا پرچار کیا۔انہوں نے ساغر صدیقی کا شعر حضرت صوفی صاحب کی خدمات کی نذر کرتے ہوئے کہا کہ ملتان میں ایک بہت بڑے جلسے میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا محمد حیاتؒ سمیت دیگر قائدین کی موجودگی میں ساغر صدیقی کو کلام پیش کرنے کے لیے دعوت دی گئی تو ساغر صدیقی نے علماء کے گلدستے پر نظر دوڑاتے ہوئے کہا

؎ یہ جو دیوانے سے دو چار نظر آتے ہیں
ان میں کچھ صاحب اسرار نظر آتے ہیں

اور اس شعر کے مصداق علماء میں صوفی محمد ریاض خان سواتی کا بھی شمار کیا۔

سیمینار کے دوسرے مقرر مفتی منصور احمد نے کہا کہ دیوبندیت علم وتقویٰ اور اتباع سنت کے مجموعے کا نام ہے۔میں نے دیوبندیت کے پرانے اکابر کو نہیں دیکھا لیکن مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ اور مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتیؒ کو ان خصائل کا پیکر دیکھ کر اس نظریہ کی تصدیق کی ہے۔اور یہی سلسلہ آگے منتقل ہوا تو مذکورہ عناصر ثلاثہ کی عملی صورت صوفی محمد ریاض خان سواتی میں نظر آئی۔انہوں نے کہا کہ ہمارا سواتی خاندان کے ساتھ تین پشتوں سے تعلق ہے اور ہم تین پشتوں سے ان کی دینی وملی خدمات سمیت سخاوت وشجاعت کے بھی گواہ ہیں۔ان خدمات میں صوفی محمد ریاض خان سواتی کو حضرات شیخینؒ کا متبع پایا اور ان کی جیب اور دفتر کو تحریکات کے لیے ہمیشہ کھلے ہوئے پایا۔

مولانا ابوبکر شیخو پوری نے سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اللہ نے اپنے دین کی اشاعت کرنی تھی تو دین کے پھیلاؤ کا کام حضرات صحابہ کرامؓ سے لیا جبکہ اس کی تدوین کی سعادت ائمہ فقہاء کے حصے میں آئی۔اور جب دین کے تحفظ کا مرحلہ آیا تو ہندوستان میں تحفظ دین کا عملی سلسلہ شاہ ولی اللہؒ سے چلا۔گوجرانولہ کی سرزمین پر یہ کردار امام اہل السنۃؒ اور مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتیؒ نے ادا کیا۔انہوں نے کہا کہ حضرت مفسر قرآن رحمہ اللہ کی ایک نسبت دارالعلوم دیوبند سے فراغت کی تھی جبکہ دوسری نسبت علامہ عبدالشکور لکھنویؒ سے تلمذ کی تھی۔انہوں نے دونوں کی نمائندگی کرتے ہوئے گوجرانولہ کی سرزمین سے علم وفضل کے چشمے جاری کیے اور دین کا تحفظ کیا۔ان کی یہ خدمات اور جذبہ ان کے بعد صوفی محمد ریاض خان سواتی میں نظر آتا تھا۔ جمعیت علمائے اسلام لاہور کے راہنماء مولانا حافظ

نصیر احمد احرار نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حضرت عباسؓ کی وفات پر صحابہ کرامؓ عبداللہ بن عباسؓ سے تعزیت کرتے تھے لیکن وہ فرماتے ہیں مجھے ایک بدو کی تعزیت سے جو حوصلہ ملا وہ کہیں اور سے نہیں ملا۔ بدو نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہا تھا کہ آپ صبر کرو تو آپ کو عباسؓ سے بہتر چیز یعنی اجر ملے گا اور عباسؓ آپ کو چھوڑ کر آپ سے بہتر یعنی اللہ کے پاس گئے ہیں۔ ہم اسی بدو کے الفاظ دہراتے ہوئے صوفی محمد ریاض خان سواتی کے جملہ خاندان اور لواحقین سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔ مزید انہوں نے کہا کہ دارالعلوم دیو بند کے تذکرے سے ذہن کا رخ فوراً امام اہل السنہؒ اور مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتیؒ کی خدمات کی طرف مڑ جاتا ہے۔ دارالعلوم دیو بند کے فیض یافتہ گان میں قرآن و سنت کا پرچار اور اختلافات کو مقصد بنانے سے پرہیز سمیت سنت کی پیروی اور تعلق مع اللہ جیسی خصوصیات عام طور پر پائی جاتی ہیں۔ اور انہی کے حامل حضرات شیخینؒ اور پھر ان کے وارث صوفی محمد ریاض خان سواتی تھے۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان صوبہ پنجاب کے ناظم اعلیٰ مولانا قاضی عبدالرشید نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے ''موت العالم موت العالم'' کے مقولہ کا سہارا لیا اور کہا کہ صوفی محمد ریاض خان سواتی علم وفضل کے علمبردار تھے اور وہ نہ صرف علماء وطلباء کو تحفظ ختم نبوت کا درس دیتے رہے بلکہ انہیں تحریکات میں عملی جدوجہد کے گُر سکھاتے ہوئے دار فانی سے کوچ کر کے ''موت العالم موت العالم'' کا مصداق بن گئے۔

انہوں نے کہا کہ اس گھرانے کا ہر فرد ماہتاب وآفتاب ہے۔ امام اہل السنہؒ اور مولانا صوفی عبدالحمید خانؒ کے بعد مفکر اسلام علامہ زاہد الراشدی قولاً، فعلاً، عملاً، تقریراً، تحریراً دین اسلام کا تحفظ و پرچار کر رہے ہیں اور یہی کردار صوفی محمد ریاض خان سواتی بھی ادا کر کے چلے گئے جبکہ مولانا عبدالقدوس خان قارن اور مولانا محمد فیاض خان سواتی بھی اسی راستے پر گامزن ہیں۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں آج جو کچھ ہوں وہ بھی اسی خاندان کی مرہون منت ہے۔ میں سکول کے زمانے میں بریلویت کا علم بردار تھا لیکن امام اہل السنہؒ کی ''راہ سنت، ازالۃ الریب اور تبرید النواظر'' پڑھ کر نظریاتی طور پر ڈگمگانے سے بچ گیا اور ان کا گکھڑ میں صرف ایک درس سن کر درس نظامی کی تحصیل کا فیصلہ کیا۔

جمعیت علماء اسلام (س) صوبہ پنجاب کے راہنما مولانا ایوب خان ثاقب نے صوفی محمد ریاض خان سواتی سے اپنی دیرینہ دوستی کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ صوفی محمد ریاض خان سواتی نہ صرف میرے ہم مکتب دوست تھے بلکہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اس فرد منفرد کی زندگی ''حیات طیبہ'' تھی۔ انہوں نے گوجرانولہ کی سرزمین پر امن وامان کی فضاء قائم کرنے میں اہم کردار ادا کیا اور وہ تصوف وسلوک میں ایک صوفی مزاج مربی شخصیت اپنے اندر سمائے ہوئے

تھے جبکہ تحریکات میں ایک جری، نڈر اور بے باک عالم تھے۔ انہوں نے اظہارِ عقیدت کے طور پر کہا کہ میں مفسر قرآنؒ کے اس لختِ جگر کو اوران کی خدمات کو سلام عقیدت پیش کرتا ہوں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے اپنی گفتگو میں پیغمبر علیہ السلام کی حدیث کا سہارا لیتے ہوئے کہا کہ بندہ مر جائے تو اس کے اعمال بھی ختم ہو جاتے ہیں سوائے تین قسم کے اعمال کے جو صدقہ جاریہ کے طور پر ہمیشہ رہتے ہیں۔ جامعہ نصرۃ العلوم میں صوفی محمد ریاض خان سواتی کی دینی و علمی خدمات، ان کی نیک اولاد اور انکی تحریکی وسماجی خدمات ان کے لیے صدقہ جاریہ کے طور پر ہمیشہ رہیں گی۔ مولانا اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ حضرت ناظم صاحب سے میری جب بھی ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رضا کار کی حیثیت سے بہت گرم جوشی اور محبت سے عزت دی۔ یہ ان کی عظمت کی دلیل ہے کہ قائد جمعیت سمیت ملک کے اکابر علماء ان کے خاندان سے تعزیت کرنے وقتاً فوقتاً آ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم ان کی ملی و دینی اور سماجی خدمات پر انہیں خراج عقیدت پیش کرتے ہیں۔

مولانا حافظ گلزار احمد آزاد نے مقامی اہل علم و دانش کی نمائندہ شخصیات کا نام بنام شکریہ ادا کیا جن میں انہوں نے اپنی کمال مہربانی سے بندہ فضل الہادی کو بھی شامل فرمایا۔ پھر ان سب کی نمائندگی کا حق ادا کرنے کے لیے مولانا عبدالواحد رسول نگری کو خطاب کی دعوت دی، مولانا رسول نگری نے ایک شعر صوفی محمد ریاض خان سواتی کی خدمات کی نذر کرتے ہوئے کہا کہ

؎ وفا کے رستے کا ایک راہی سوئے منزل چلا گیا ہے
افسردہ دل اشک بار ہیں آنکھیں ہر اک کو رلا گیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ صوفی محمد ریاض خان سواتی رحمہ اللہ ہمارے استاد مولانا حاجی محمد فیاض خان سواتی کے چھوٹے بھائی اور مفکر اسلام علامہ زاہدالراشدی اور مولانا عبدالقدوس خان قارن کے چچا زاد بھائی تھے۔ مولانا محمد ریاض خان سواتی اپنے سفید لباس کی طرح پاکدامن اور ان کی حیات اجلی ہوئی تھی۔ ان کی رحلت ہمارے لیے نا قابل تلافی نقصان ہے اور ہم ان کے جملہ خاندان سے اظہار تعزیت کرتے ہیں۔

انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے مرکزی سیکرٹری جنرل مولانا ڈاکٹر احمد علی سراج نے دوران خطاب کہا کہ آج کی یہ کانفرنس صوفی محمد ریاض خان سواتی کی دینی و تعلیمی اور ملی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے منعقد کی

گئی ہے اور میں اس موقع پر صوفی محمد ریاض سواتی کے مقام و مرتبے کا اعتراف کرتے ہوئے کہنا چاہوں گا کہ وہ دو بڑے علمی بحروں کے وارث تھے اور ان کی تمام تر خدمات قابل فخر ہیں۔ میں حج کے موقع پر میدان عرفات میں جا کر ان کی بلندی درجات کے لیے دعا کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ علماء حق کا مرکز ہے اور شیخینؒ کے بعد سواتی برادران نے وہاں علم و فضل کے چشمے جاری و ساری رکھے ہیں اور ان شاء اللہ ان کے بعد ان کی اولاد بھی اس سلسلے کو قائم و دائم رکھیں گے۔ ڈاکٹر احمد علی سراج نے اظہار تعزیت کرتے ہوئے کہا کہ میں مفکر اسلام علامہ زاہد الراشدی، مولانا محمد فیاض خان سواتی اور ان کے جملہ خاندان سے تعزیت کرتا ہوں اور ان کے صبر و استقامت اور حوصلے کے لیے دعا گو ہوں۔

کانفرنس کے آخری مقرر جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانولہ کے استاذ الحدیث مولانا عبد القدوس خان قارن نے پروگرام میں آنے والے مہمانوں سمیت بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث اور جمعیت اشاعت التوحید والسنہ، جمعیت علماء اسلام اور دیگر تمام مکاتب فکر اور جماعتوں کے قائدین جنہوں نے سواتی خاندان سے اظہار تعزیت کیا سب کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ بھائی ریاض خان سواتی کی ولادت سے لے کر ان کی وفات تک ان کی زندگی میرے سامنے گزری اور انہیں علماء طلباء سمیت عوام الناس میں بیٹھے دیکھا۔ ان کی رحلت کا صدمہ نا قابل برداشت ہے۔ مولانا عبد القدوس خان قارن نے تمام قائدین سے صوفی ریاض خان سواتی کے فرزندان کے سروں پر دست شفقت رکھوایا۔ سیمینار کے اختتام پر مفکر اسلام علامہ زاہد الراشدی نے دعائیہ کلمات میں صوفی محمد ریاض خان سواتی کی خدمات کو سراہا اور ان کے اخلاص و تقویٰ کی گواہی دیتے ہوئے اپنی پرخلوص دعا کے ساتھ سیمینار کا اختتام کیا۔

سیمینار میں جمعیت اہل سنت والجماعت حنفی دیوبندی کی تمام جماعتوں کے مذکورہ نمائندہ قائدین کے اور سواتی خاندان کی بارونق شخصیات کے علاوہ مولانا سید عطاء اللہ شاہ ثالث، قاضی مراد اللہ خان، چودھری بابر رضوان باجوہ، مولانا محمد ناصر مہتمم جامعہ نعمانیہ، مفتی نعمان احمد، مولانا جواد محمود قاسمی، مولانا امجد محمود معاویہ، مولانا پیر احسان اللہ قاسمی، مولانا پیر ریاض احمد جھنگوی، مولانا عبید اللہ عامر، مولانا مفتی محمد اسلم طارق، مولانا محمد قاسم قاسمی، مولانا محمد سفیان چیمہ، حافظ عبد الجبار، مولانا نعمان بابر، مولانا محمد عارف شامی، مولانا صاحب زادہ نصر الدین خان عمر، محمد ابوبکر سمیت شہر کے دیگر بڑے علماء سمیت معززین اور طلباء کرام نے کثیر تعداد میں شرکت کی اور خاندان سواتی کو اپنی ہمہ جہت تعاون کا یقین دلایا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اردو زبان میں نماز کے موضوع پر ایک ضخیم، مستند اور مدلل کتاب

نماز مسنون کلاں

== تالیف ==

مفسر قرآن حضرت مولانا

صوفی عبدالحمید خان سواتیؒ

بانی جامعہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

نماز مسنون کلاں ایک ایسی مفید اور جامع کتاب ہے جس میں نماز کے تمام ضروری مسائل مع قوی دلائل از کتاب وسنت، احادیث صحیحہ، تعامل صحابہ کرامؓ، تابعین عظامؒ اور آئمہ مجتہدین کے مضبوط اقوال سے مزین ہیں جس میں طہارت، اذان، اوقات نماز، ارکان، فرائض، واجبات، سنن، مستحبات، مکروہات اور مفسدات کا پورا بیان ہے، نماز کی حکمت اور ضروری مباحث کے علاوہ جمعہ وعیدین، نماز جنازہ، تراویح اور نوافل کے جملہ اہم مباحث درج ہیں، اس کے ساتھ اذکار ودعوات اور خطبات جمعہ وعیدین اور نکاح کا ایک بہترین نصاب بھی درج ہے، اہلسنت والجماعت حنفی مسلک کے علماء، اساتذہ، طلباء اور عوام الناس سب کیلئے یہ ایک نعمت غیر مترقبہ ہے، اس کا انداز بیان نہایت سادہ اور عام فہم ہونے کی وجہ سے عام اردو خواں بھی اس سے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں، اس کا بائیسواں ایڈیشن تصحیح کے ساتھ عمدہ کاغذ، بہترین کتابت وطباعت اور معیاری جلد بندی کے ساتھ طبع ہو گیا ہے۔

صفحات: ۸۴۰

ناشر: ادارہ نشر واشاعت جامعہ نصرۃ العلوم فاروق گنج گوجرانوالہ